قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)
روزنامہ
الفضل
لندن
مدیر۔ابو سعید
جماعت احمدیہ کے ذریعہ
اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافتِ خامسہ کا عظیم الشان کردار
اور معیّتِ الٰہی
(علامہ ایچ ایم طارق)
ادارہ الفضل آن لائن لندن

جماعت احمدیہ کے ذریعہ

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں خلافتِ خامسہ کا عظیم الشان کردار اور معیّتِ الٰہی

(علامہ ایچ ایم طارق)

ادارہ الفضل آن لائن لندن

رابطہ کرنے کے لیے

ویب سائٹ: www.alfazlonline.org

ای میل ایڈریس: Info@alfazlonline.org

فون نمبر: +44 79 5161 4020

آن لائن ایڈیشن

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی بیعت عام سے قبل مختصر سا خطاب فرمایا جو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشھد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آجکل دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں۔ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین "

اشاعتِ اسلام کی پانچ شاخیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر۔۔۔ دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کردیا۔ ... منجملہ ان شاخوں کے **ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ** ہے۔ ...**دوسری شاخ** اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو حکم الٰہی حجت کی غرض سے جاری ہے اور اب تک بیس ہزار20000 سے کچھ زیادہ اشتہارات اسلامی حجتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کے لئے شائع ہو چکے ہیں اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔ ... **تیسری شاخ** اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنیوالے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پاکر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ ۔۔ چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے۔ ... **چوتھی شاخ** اس کارخانہ کی وہ مکتوبات ہیں جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف لکھے جاتے ہیں چنانچہ اب تک عرصہ مذکورہ بالا میں نوے ہزار سے بھی کچھ زیادہ خط آئے ہوں گے جن کا جواب لکھا گیا۔...**پانچویں شاخ** اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قائم کی مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔...یہ پانچ طور کا سلسلہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا۔۔۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ سب ضروری ہیں اور جس اصلاح کے لئے اس نے ارادہ فرمایا ہے وہ اصلاح بجز استعمال ان پانچوں طریقوں کے ظہور پذیر نہیں ہو سکتی۔“ (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 12 تا 26)

ایڈیٹر کے قلم سے

اللہ تعالیٰ، ادارہ الفضل آن لائن کو نئے نئے فیچرز متعارف کروانے کی توفیق دے رہا ہے۔ بالاقساط شائع ہونے والے مضامین کا یکجائی link مکرم ذیشان محمود مبلغ سیر الیون نے متعارف کروایا۔ جسے قارئین نے بہت پسند کیا اور اسے اپنے پاس محفوظ رکھا۔ چونکہ ادارہ الفضل جماعت کے تمام طبقوں کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے ہر طبقہ فکر کے لئے سہولت بہم پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ چنانچہ عمر رسیدہ خواتین و احباب جماعت جن کے لئے ویب یا فونز و دیگر gadgets پر جا کر الفضل سے استفادہ مشکل ہے یا دنیا کے بعض ایسے علاقے جہاں الفضل کی ویب سائٹ تک رسائی مشکل ہے وہاں کے رہائشی احمدی احباب و خواتین کے لئے ادارہ نے ISSUE یا PDF کی صورت میں مضامین کو یکجائی شکل میں (کتابی صورت میں) پیش کرنا شروع کیا ہے جسے بہت سراہا جارہا ہے۔

زیر نظر کتاب **"جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار و معیتِ الٰہی"** اس سلسلہ کی تیسری کڑی ہے۔ اس سے قبل **" اسلامی اصطلاحات کا بر محل استعمال"** اور **"ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک و شہر"** کتابی صورت میں آن لائن کی جاچکی ہیں۔ جنہیں قارئین و احباب جماعت نے اپنی اپنی آن لائن لائبریریوں میں محفوظ کر لیا ہے۔ اور مزید دو کتب پر کام جاری ہے۔ تکمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جہاں تک ادارہ کی اس زیر نظر کاوش کا تعلق ہے۔ یہ درج ذیل تین عناوین مضامین جماعت احمدیہ کے ایک عالم دین علامہ ایچ ایم طارق کے ہیں۔

1) **خلافت خامسہ اور معیتِ الٰہی (مشتمل بر دو اقساط)**
2) **جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار (مشتمل بر تین اقساط)**
3) **عہد خلافت خامسہ کے غیر معمولی کارہائے نمایاں اور خصوصی ترقیات (مشتمل بر چار اقساط)**

گویہ تینوں مضامین خلافت سے محبت اور خلیفۃ المسیح سے عقیدت و عشق کو بڑھانے اور دلوں کو گرمانے کا ذریعہ بنے ہیں۔ خلافت سے محبت اور پیار کی وجہ سے احباب جماعت میں بہت پسند کئے گئے۔ اور الفضل آن لائن کی ''مقبول ترین'' کی کیٹیگری میں منظر عام میں آنے کے معاً بعد جگہ پاتے رہے۔ اور قارئین کی طرف سے خوشکن الفاظ میں سراہے گئے۔

ان تین مضامین میں اول الذکر مضمون ''خلافت خامسہ اور معیتِ الٰہی'' میں خلافت خامسہ کے قیام اور حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے بطور خلیفہ منتخب ہونے کے متعلق رؤیا، کشوف اور خوابوں کا نچوڑ ''جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف و رؤیا اور الٰہی اشارے'' کتاب سے پیش کیا ہے۔

یہ کتاب 734 صفحات پر مشتمل ہے۔ موصوف نے اس مضمون میں تحریر کیا ہے کہ اتنی کثرت سے خوابیں اور رؤیا اس سے قبل چاروں خلفاء کے حوالہ سے منضبط نہ ہو سکیں۔ چونکہ اس تاریخی کتاب کو مرتب کرنے کی توفیق خاکسار کو بطور نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کے ملی تھی۔ میں نے بھی اس وقت محسوس کیا تھا کہ 250 سے زائد افراد جماعت کا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو بطور خلیفہ منتخب ہوتے خوابوں، رؤیا اور کشوف میں دیکھنا ایک الٰہی تائید و نصرت تھی۔ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ

مضمون نگار نے اس مضمون کی اہمیت کے پیش نظر پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اسے کتابی شکل میں شائع کروانے کی جب درخواست کی تو حضور نے ان کو تحریری پیغام بھجوایا کہ

”یہ مضمون الفضل میں دے دیں۔ الفضل آن لائن کی تو لاکھوں افراد تک رسائی ہوتی ہے جبکہ اگر کتاب چھپوائی بھی جائے تو زیادہ سے زیادہ دو یا تین ہزار افراد تک پہنچ سکتی ہے۔“

پیارے حضور کے ارشاد پر الفضل آن لائن میں اس کی اشاعت کی گئی۔ بعد ازاں جملہ تینوں مضامین کے یکجائی links دنیا بھر میں لاکھوں قارئین تک بذریعہ سوشل میڈیا پہنچائے گئے اور اب PDF کی شکل میں احباب کے سامنے یہ ایمان کو بڑھانے والا مواد پیش ہے۔

اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ ہر قسط کے آخر پر نیلے رنگ میں الفضل آن لائن کا link دیا گیا ہے۔ جس کو touch کرنے سے قاری کو براہ راست الفضل کے مضمون تک رسائی ملے گی۔ اور کتاب کے آخر میں مصادر و مراجع میں تمام links کو یکجائی طور پر پیش کر دیا گیا ہے۔ یہاں سے بھی الفضل کے مضامین تک رسائی مل سکتی ہے۔

اس روحانی و علمی مائدہ کو مکرم ذیشان محمود مبلغ سیرالیون نے قارئین کے لئے تیار کیا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اہم مائدہ کو قارئین الفضل آن لائن کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور خلافت سے محبت بڑھانے کا موجب ہو۔ آمین

ابو سعید

ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن لندن

24-6-2022

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

☼☼☼☼☼☼☼☼

خلافت خامسہ

اور

معیّتِ الٰہی

- حیرت انگیز بات
- خوابوں کا باہمی اشتراک
- ”اب تو ہماری جگہ بیٹھ“
- ”وہ بادشاہ آیا“
- ”اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر“

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے آغاز سے ہی منصب خلافت عطا کرنے کی ذمہ داری اپنی ذات سے منسوب کرکے واضح فرمادیا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ فرمایا:

وَاِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓٮِٕكَةِ اِنِّىۡ جَاعِلٌ فِى الۡاَرۡضِ خَلِيۡفَةً (البقرہ:31)

اور (یاد رکھ) جب تیرے ربّ نے فرشتوں سے کہا کہ یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔

اور پھر حضرت آدمؑ کو خلافت نبوت عطا فرمائی اوران کو روئے زمین پر صفات الٰہیہ کے اظہار کے لیے خدا کا جانشین اور خلیفۃ اللہ مقرر فرمایا۔

اسی طرح حضرت داؤد نبی اللہ علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرمایا:

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰكَ خَلِيۡفَةً فِى الۡاَرۡضِ (ص:27)

اے داؤد! یقیناً ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔

پھر امت محمدیہ سے بھی ایسی روحانی خلافت کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ (النور:56)

یعنی اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا۔

یہ الٰہی وعدہ جس طرح اسلام سے پہلے پورا ہوتا رہا اور بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰؑ اور ان کے جانشین حضرت یوشعؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک کو خود اللہ تعالیٰ نے روحانی خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی یہ وعدہ خلافت راشدہ کے ذریعہ سچا ثابت ہوا۔

چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اپنے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے خلیفہ ہونے کے بارے رؤیا میں دیکھا کہ آپ ایک کنویں سے ڈول کے ذریعہ پانی نکال رہے ہیں۔ پھر حضرت ابو بکرؓ آئے اور انہوں نے دو ڈول کچھ کمزوری سے کھینچے پھر حضرت عمرؓ کے آنے پر وہ ڈول بڑا ہو گیا اور انہوں نے ایک باہمت اور بہادر جوانمرد کی طرح بڑے زور سے پانی کھینچ کر دنیا کو سیر اب کیا۔

(صحیح بخاری کتاب اصحاب النبیؐ باب مناقب عمر بن الخطابؓ)

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جسے چاہے اپنے اس انتخاب کی پیشگی اطلاع بھی فرما دیتا ہے۔ یہی صداقت خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے اس دوسرے دور میں مسیح و مہدی کے زمانہ میں بھی بڑی شان سے ظاہر ہوئی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد آپؑ کی ساری جماعت نے بالاتفاق حضرت مسیح موعودؑ کے پہلے خلیفہ کے طور پر حضرت مولانا نور الدینؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت مولانا نور الدینؓ کے خلیفہ اوّل ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق کئی لوگوں کو پیشگی اطلاع فرمادی تھی۔ ان میں سے پندرہ کے قریب بشارات اب بھی جماعتی ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ ممکن ہے کہ دیگر کئی بزرگان نے بھی ایسی رؤیا دیکھی ہوں مگر اپنے ذاتی انکسار یا خلافت اولیٰ پر جماعت کا اتفاق دیکھ کر اس کے بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

خلافت ثانیہ کے انتخاب پر چونکہ ایک فتنہ بھی پیدا ہونے والا تھا۔ اس سے مخلص مومنوں کو بچانے اور خلیفہ برحق کی نشاندہی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسی رؤیائے صادقہ کے زیادہ گواہ کھڑے کر دیے۔ قریباً تین صد احباب جماعت نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کے خلیفہ ثانی ہونے کی پیشگی اطلاع اللہ تعالیٰ سے پاکر ریکارڈ کروائی۔ جس سے پھر ثابت ہو گیا کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔

انتخاب خلافت ثالثہ پر ایک اور فتنہ درپیش تھا۔ اس موقع پر بھی تین سو سے زائد مخلص احمدیوں نے بذریعہ خواب حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کے خلیفہ مقرر ہونے کی اطلاع پا کر اپنی گواہی محفوظ فرمادی۔

خلافت رابعہ کے انتخاب سے پہلے دو سو افراد نے اللہ تعالیٰ سے بذریعہ خواب حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کے خلیفہ ہونے کی پیشگی اطلاع پا کر شائع کروائی۔

خلافت خامسہ کے انتخاب کے وقت باوجودیکہ جماعت کی کثیر تعداد حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سے ذاتی واقفیت نہیں رکھتی تھی۔ جماعتی ریکارڈ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اڑھائی صد سے زائد احباب و خواتین کو آپ کے خلیفہ بننے کی پیشگی خبر عطا فرما کر ایک بار پھر اپنے خدائی انتخاب پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

حیرت انگیز بات

گذشتہ دنوں خلافت خامسہ کے بارے میں رؤیا و کشوف کے تفصیلی مطالعہ کے دوران یہ تجزیہ کر کے خوشگوار حیرت ہوئی کہ اول تو یہ رؤیا دیکھنے والوں کا تعلق عالمگیر جماعت احمدیہ کے تمام دنیا میں بسنے والے افراد سے ہے دوسرے جہاں کثیر تعداد میں احمدی ہیں وہاں خوابیں زیادہ آئیں اور جن ممالک میں تعداد نسبتاً کم تھی وہاں سے بھی خوابوں کی نمائندگی بہرحال ہوئی ہے۔ جس میں یہ اشارہ بھی تھا کہ اس بابرکت دَور میں جماعت کی عالمگیر ترقی میں غیر معمولی اضافہ ایک الٰہی تقدیر تھی۔

چنانچہ جماعتی ریکارڈ کے مطابق ان اڑھائی سو موصولہ خوابوں میں سے پاکستان کے صوبہ پنجاب سے 144، دیگر تینوں صوبوں سے صرف 44، ہندوستان سے 8، یورپ سے 31، افریقہ سے 12، امریکہ سے 9 جبکہ دیگر خوابیں کینیڈا، آسٹریلیا، سری لنکا وغیرہ سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ مزید پُرلطف بات یہ ہے کہ خوابیں دیکھنے والوں میں مردوں کے علاوہ احمدی خواتین بھی شامل ہیں اور ایک خاص تعداد واقفین زندگی اور مربیان وغیرہ کی بھی ہے۔

ان رؤیا وکشوف کا یہ دلچسپ مطالعہ میرے لیے ایک پُر سکون قلبی وروحانی واردات کے علاوہ نہایت ایمان افروز تجربہ بھی ثابت ہوا۔ جس کے کچھ پہلو اس وقت احباب کے سامنے رکھنے مقصود ہیں۔

ایک اہم پہلو یہ ہے کہ یہ خوابیں دراصل مخلص احمدیوں کی متضرعانہ دعاؤں کا جواب تھیں۔ کیونکہ سب سے زیادہ خوابیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات 19 اپریل 2003ء سے انتخاب خلافت 22 اپریل کے دوران بکثرت آئیں جب احباب جماعت نہایت اضطرار سے جماعت اور خلافت کے لیے دعائیں کر رہے تھے۔ پھر کچھ خوابوں کا تعلق 1999ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بیماری سے ہے جب احباب جماعت حضورؒ کی صحت کے لیے بے چینی سے متضرعانہ دعاؤں میں مصروف تھے۔

خوابوں کا باہمی اشتراک

ایک اور اہم بات ان خوابوں کے مطالعہ سے یہ سامنے آئی کہ ان کے مضامین میں گہرا معنوی اشتراک ان کی سچائی پر دلیل ہے یعنی ایک ہی مضمون کی خواب مختلف احباب جماعت کو دکھا کر انہیں ایک دوسرے پر گواہ بنا دیا گیا۔ یوں یہ خوابیں سچائی کے جوڑے بناتی ہیں۔ جن سے ان کی بے ساختگی کے ساتھ یہ بھی ظاہر ہے کہ ان رؤیا کا سرچشمہ ایک خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور یہ حقیقت ان خوابوں کے برحق ہونے پر دلیل ہے۔ جبکہ مجموعی طور پر بیس سال یا اس سے زائد عرصہ قبل کی یہ تمام خوابیں خلافت خامسہ کی سچائی پر گواہ ہیں۔ جن میں حضور کے دَور خلافت اور اس میں ترقی کے واضح اشارے ہیں۔ جو اپنے اپنے وقت پر پورا ہو کر اس خلافت کی عظمت اور صداقت ظاہر کرنے والی ہیں۔

”اب تو ہماری جگہ بیٹھ“

ان خوابوں میں سے چند ایک دلچسپ اور اہم رؤیا بیان کرنے سے پہلے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی خلافت کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام کا ذکر ضروری ہے جو آپ کے

دادا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؓ کے بارے میں ہوا تھا کہ ”اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔“ (تذکرہ صفحہ406)

یہ رؤیا ایک رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے والد بزرگوار حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے حق میں بھی پوری ہوئی جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کی وفات پر فرمایا:

”یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے، ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے...

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا شریف احمد صاحب کو مخاطب کر کے کشف میں دیکھتے ہیں کہ ”اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں“... یہ الہام حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق پورا نہیں ہوا... اب یہ بات بعینہٖ آپ کی ذات پر پوری ہوئی ہے... آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جو کچھ بھی اپنے بیٹے کے متعلق دیکھا وہ ان کے بیٹے کے متعلق پورا ہوا۔ اب جب کہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد صاحب کو بنایا تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ...

اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے ”تو ہماری جگہ بیٹھ جا“ کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔“

(الفضل انٹرنیشنل30/ جنوری 1998ء)

مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر خاکسار نے آپ کی سیرت کے بارے میں الفضل کے لیے ایک مضمون تحریر کیا جس میں ان کے زیر سایہ بطور ناظر دعوت الی اللہ آٹھ سالہ رفاقت کی کچھ یادیں اور دلنشین واقعات تحریر تھے۔ مضمون کے آخر میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں خاکسار نے یہ دعائیہ جملہ بھی لکھ دیا کہ اب اللہ تعالیٰ آپ کے صاحبزادے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے حق میں بھی یہ بات پوری فرمائے جو اب ان کی جگہ بیٹھے ہیں اور آپ کی ''امارت'' اور ''عمر'' میں بھی غیر معمولی برکت نصیب ہو۔

یہ مضمون الفضل میں اشاعت سے پہلے برائے ملاحظہ و مشورہ اس وقت کے ناظر اعلیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی خدمت میں دفتر میں حاضر ہو کر پیش کیا۔ جسے آپ اپنے ساتھ گھر لے گئے اور اگلے روز بعد ملاحظہ واپس فرما دیا۔ آپ نے اس مضمون میں اور کوئی تبدیلی تو نہ فرمائی لیکن وہ فقرہ جس میں یہ الہام آپ پر چسپاں کیا تھا اپنے طبعی عجز و انکسار کی وجہ سے حذف فرما دیا۔ وہ فقرہ مضمون میں تو شائع نہ ہو سکا مگر وہ دعا اللہ تعالیٰ نے پوری فرما دی جو آپ کے لیے ہی مقدر تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے الہام میں جو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو مخاطب کر کے آپؓ کی مسند خلافت پر بیٹھنے کا جو اشارہ تھا وہ بہر حال حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی ذات میں ہی پورا ہوا۔ جیسا کہ بعض دیگر خوابوں میں بھی اس بارے میں کھلے اشارے تھے۔ خاص طور پر مکرم سید شریف احمد شاہ صاحب آف شیخ پور ضلع گجرات کی خواب تو بہت ہی واضح ہے کہ ''حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی بیماری پر حضرت مرزا مسرور احمد کی طرف سے بطور ناظر اعلیٰ (1998ء یا 1999ء) اعلان شائع ہوا تھا اس وقت مجھے خواب آیا کہ ... حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے حضرت مرزا مسرور احمد کو فرمایا کہ ''آپ یہاں بیٹھیں اور ہم چلتے ہیں۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف و رؤیا اور الٰہی اشارے
از نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ زیر اہتمام صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کمیٹی صفحہ 526)

امریکہ سے ہماری ایک اور احمدی بہن زبیدہ صاحبہ کی خواب کا تفصیلی ذکر آگے آئے گا جنہوں نے خلافت خامسہ کے انتخاب کی رات حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو شیروانی میں دیکھ کر اپنی بیٹیوں کو پیشگی مطلع کر دیا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ ہوں گے۔

”اِنِّیْ مَعَكَ یَا مَسْرُوْر“

حضرت مسیح موعودؑ کو 19/دسمبر 1907ء میں یہ الہام ہوئے:

”میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ میں تیرے بوجھ اٹھاؤں گا۔“

”میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔“

”اِنِّیْ مَعَكَ یَا مَسْرُوْر۔ اے مسرور! میں تیرے ساتھ ہوں۔“

(تذکرہ صفحہ 630)

حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معیت کے یہ وعدے نہ صرف حضور علیہ السلام کی زندگی میں بلکہ آپؑ کے تمام خلفاء کے زمانہ میں بھی پورے ہوتے رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دَور میں (جن کا نام ہی ”مسرور“ ہے) تو یہ الہام جس شان سے پورا ہوا اور ہو رہا ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اسی الٰہی معیت کا کچھ ذکر اس جگہ مقصود ہے۔

اگلی صدی کا مجدد خلیفہ

جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں ان مبشر رؤیا کی تفصیل کا تعلق ہے اس کا آغاز تو آپ کی پیدائش کے ساتھ ہی ہو گیا تھا۔ جیسا کہ مکرم خاں سعید اللہ خان صاحب نے تحریر فرمایا:

”جب حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب پیدا ہوئے میں کالج میں پروفیسر تھا اور ہوسٹل میں وارڈن بھی تھا۔ پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب جو بزرگ تھے کالج آئے۔ میں ہوسٹل کے باہر کھڑا ہوا تھا مجھے مخاطب ہو کر کہنے لگے سعید اللہ خان! میں تو کالج پڑھانے آیا تھا مگر یہاں آکر چھٹی ہو گئی ہے اور ساتھ ہی کہا کہ میں نے آج رات کو خواب دیکھی کہ آج جو حضرت صاحب کے خاندان میں بچہ پیدا ہوا ہے وہ اگلی صدی کا مجدد ہے۔ میں نے یہ بات مرزا خورشید احمد صاحب کو بتا دی تھی۔“

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 485 تاریخ تحریر 30/جنوری 2008ء)

مذکورہ بالا مضمون کی طرف اشارہ مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب معلم وقف جدید میلبورن کی اس رؤیا میں بھی تھا کہ "حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ للہ کی وفات کے بعد پریشانی کے دوران چند لمحوں کے لئے اونگھ کی حالت طاری ہوئی تو دیکھا کہ میں بھی بیت فضل لندن کے باہر لوگوں کے ساتھ منتظر ہوں۔ عاشقان خلافت انتظار میں کھڑے ہیں۔ کئی افراد بیت الفضل کی کھڑکیوں کی طرف جھانک کر دیکھ رہے ہیں کہ بیت کے اندر کیا کارروائی ہو رہی ہے۔ خاکسار بھی بیت فضل کے سامنے کی طرف ایک کھڑکی سے دیکھ رہا ہے۔ کہ ایک شخص جو کہ سفید قمیص اور پینٹ پہنے ہوئے ہے۔ قمیص کے اوپر کئی رنگوں کے گول گول چھاپ۔ کپڑے اس قدر میلے معلوم ہوئے جیسا کہ سفر سے آئے ہوں۔ انہوں نے مجھے دو افراد کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ان دونوں کا نام منصب خلافت کے لئے سوچا جارہا ہے۔ جن میں ایک کا اسم مبارک مرزا مصلح الدین (ہے)... مرزا مصلح الدین صاحب پیٹھ پھیر کر دوسری طرف چہرہ کر کے بیٹھے تھے اس لئے ان کا چہرہ مبارک معلوم نہیں ہوا ...اس انجانے شخص نے اشارۃً بتایا کہ مرزا مصلح الدین صاحب ہی خلیفہ بنیں گے اس کے معاً بعد آنکھ کھل گئی۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 644)

مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی سلسلہ نے اپنی رؤیا کے حوالے سے بیان کیا کہ "خلافت خامسہ کے انتخاب کے وقت خاکسار کی تعنیاتی "محمودہ" ضلع راولپنڈی میں تھی کہ ایک یا دو روز قبل یہ اشارہ ہوا کہ "مرزا مسرور احمد صاحب" خلیفہ بنیں گے۔ اب نظام کی بات ہو گی۔ نظام کی۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 674
تاریخ تحریر 31/اکتوبر 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا قلم عطا ہونا

چنانچہ مکرم مسعود احمد صاحب بیان کرتے ہیں:

"13-14/اگست 1998ء کی درمیانی رات 11 بجے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ایک میز پر دوسرے لوگوں کے

ساتھ کھڑے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو پین نما کوئی چیز دی اور فرمایا۔ ''اب یہ لکھا کریں گے۔'' اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 510)

آنے والے خلیفہ کی روحانی تیاری

کئی خوابوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی فرشتوں کے ذریعہ روحانی تیاری کا ذکر ہے۔ جس کا عمل حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی پہلی بیماری 1999ء کے زمانے سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ جیسا کہ محمد یونس صاحب بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کی پہلی بیماری کے دنوں میں ایک رات کو خواب دیکھا کہ یکدم روشنی ہوئی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) نظر آئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آنے والے خلیفہ کو ساٹھ ہزار فرشتے نکھار کر رہے ہیں اور اس دوران اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے کہ مزید اس کی نکھار کرو۔ پھر بار بار تاکیداً کہتا جاتا ہے کہ مزید اس کی نکھار کرو۔ اور ساتھ ہی فرماتا ہے حضرت بلالؓ کے خاندان سے ہو گا۔ اور افریقہ کا شہزادہ ہو گا۔ اس دوران یہ سب کچھ دیکھنے میں آیا۔ کہ شوخ گندمی رنگ کا ہے۔ داڑھی بھی چھوٹی ہے اور بال ریشم کی طرح ہیں۔ عمر تقریباً 50 سال ہے۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 530)

روحانی چاند کا ظہور

ڈاکٹر (ہومیو) محمد رشید صاحب بیان کرتے ہیں کہ

''مورخہ 23/ اپریل 2003ء... کو اعلان ہوا کہ مکرم مرزا مسرور احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الخامس منتخب کر لیا گیا ہے۔ الحمدللہ۔ اس کے بعد خاکسار بستر پر لیٹ گیا اور تھوڑی دیر کے لئے آنکھ لگ گئی جیسے اونگھ آجاتی ہے تو درج ذیل الفاظ سنائی دیئے: ''پنجاہ ہزار چن چڑھّن'' یعنی روشنی ہو گئی۔ جاگنے پر خاکسار یہی الفاظ زبان سے بار بار دہرا رہا تھا۔ اس وقت گھڑی پر تقریباً صبح کے چار بج کر اکاون منٹ کا وقت تھا۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 676)

مکرمہ رضوانہ شفیق صاحبہ اہلیہ قاضی شفیق احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ آسٹریا کی رؤیا بھی اس کی تائید کرتی ہے۔

"جس روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات ہوئی عاجزہ گھر پر MTA سے براہ راست تمام نشریات دیکھ رہی تھی... اچانک تھکن کی وجہ سے لمحہ بھر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی مگر سمجھ نہیں آتا کہ نیند کی حالت ہے یا خیال کی حالت ہے مگر ایک دم نور ہی نور آسمان سے اترتا دکھائی دیا جو کہ بہت تیزی سے برق روئی سے زمین کی طرف بڑھتا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ نور اس جگہ میں جہاں خلافت کمیٹی بیٹھی ہے داخل ہو گیا ہے اسی لمحہ دل میں یہ خیال بھی پیدا ہو رہا ہے کہ اس بار خلیفۃ المسیح کا نام حروف ابجد کے لفظ "م" سے شروع ہو گا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے وہ نور "م" نامی شخص "مسرور" میں داخل ہو جاتا ہے اور یہ الفاظ دل میں گونجتے ہیں جو میرے منہ سے جاری ہو گئے کہ اللہ نے اپنا خلیفہ چن لیا ہے اور جس شخص میں اپنا نور بھرنا تھا بھر دیا۔ ایسے ہی عالم میں ایک دم جیسے میری آنکھ کھل گئی ہو یا وہ نظارہ ٹوٹ گیا ہو اور وہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔

سو میں نے بھی یہ نظارہ اگلے ہی لمحہ MTA پر براہ راست دیکھا۔ جس میں اعلان ہو رہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس مرزا مسرور احمد ہمارے خلیفہ ہوں گے۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف و رؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 731-732 تاریخ تحریر 30 اکتوبر 2005ء)

ناواقف احمدیوں کو "مسرور" کی آواز سنائی دینا

خلافت خامسہ کے بارے میں ان رؤیا مبارکہ کے متعلق ایک اور عجیب توارد یہ ہے کہ یہ خوابیں دیکھنے والے اکثر وہ لوگ تھے جو حضرت مرزا مسرور حمد صاحب بلکہ ان کے نام تک سے ناآشنا تھے۔ جیسا کہ موصوفہ رضوانہ شفیق صاحبہ بھی بیان کرتی ہیں کہ "خلافت خامسہ سے پہلے عاجزہ نے حضور کا نام کبھی نہیں سنا تھا اور نہ ہی عاجزہ حضور کو جانتی تھی بلکہ یہ حقیقت ہے کہ میں اور میرے شوہر دونوں ہی اس نام سے ناواقف تھے اور خلافت کے منصب پر جب اللہ تعالیٰ نے حضور

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو فائز کیا تب ہی ہم دونوں نے یہ نام پہلی بار سنا اور حضور انور کو پہلی بار دیکھا۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 732-731 تاریخ تحریر 30 اکتوبر 2005ء)

انتخاب خلافت کے موقع پر کرۂ ارض میں فرشتوں کا ایسا نزول ہوا اور انہوں نے "مسرور مسرور" کا ایسا شور برپا کیا کہ دنیا کے مختلف کونوں میں عالم کشف میں احمدی احباب و خواتین نے اپنے کانوں سے تکرار کے ساتھ بار بار یہ نام سنا۔

یہی واردات مکرمہ تسنیم کوثر عبدل صاحبہ بنت شیخ رشید احمد صاحب کے ساتھ گزری۔ انہوں نے بیان کیا کہ خلافت خامسہ کے انتخاب سے ایک رات پہلے خواب میں آواز آئی کہ "مرزا مسرور احمد۔"

یاد رہے کہ اس خواب سے پہلے میں نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو نہ دیکھا تھا اور نہ کبھی نام سننے کا اتفاق ہوا تھا کیونکہ اس زمانے میں، میں England میں مقیم تھی اور آپ کے نام کا تعارف نہ تھا۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 686)

اس روحانی تجربہ میں شریک ایک اور خوش نصیب مکرم محمد عبد الوحید خان صاحب نے بیان کیا کہ

"حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات سے اگلے روز خاکسار نے یہ نظارہ دیکھا کہ بیت فضل لندن کے اس راستے سے جہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) داخل ہوتے تھے ایک وجود کو باڈی گارڈز کے ہمراہ جمعہ کی نماز کے لئے داخل ہوتے دیکھا اور اسی وقت خاکسار کی آنکھ کھلی اور زبان پر اس وجود کا نام مرزا مسرور احمد جاری تھا... خاکسار نے حضرت مرزا مسرور احمد کو پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور نہ ہی تصویر دیکھی تھی۔ اس خواب میں حضرت مرزا صاحب کو عینک لگائے ہوئے دیکھا تھا۔ جب خلافت کمیٹی نے آپ کی خلافت کا اعلان فرمایا اور آپ بیعت لینے کے لئے بیٹھے

مگر آپ نے عینک نہیں لگائی تھی خاکسار تھوڑا سا پریشان ہوا کہ چہرہ بھی وہی ہے مگر عینک نہیں۔ اس اثناء میں آپ نے اپنی جیب سے عینک نکالی اور پھر خواب والی تصویر حقیقت بن کر سامنے آگئی اور خاکسار کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اپنے رب کی حمد میں۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 664
تاریخ تحریر 4/اپریل 2004ء)

ایسے خوش نصیبوں میں محترمہ مسز بشریٰ طیبہ یوسف صاحبہ بھی ہیں جنہوں نے بیان کیا:

"اپنے محسن امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کی جدائی کے شدید غم و حزن میں نڈھال تھی اور شب و روز دعا میں مصروف تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے خلافت حقہ کی عظیم برکات سے ہمیں نوازے اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اس کی رحمتیں و برکات نازل ہوں۔ اور تمام جماعت ہائے احمدیہ کو ہر قسم کے فتنہ اور شر سے اپنی پناہ میں رکھے۔ اس حالت میں نماز اور دعا میں بہت کمزوری اور ضعف محسوس کرتی۔ کہ بار بار اونگھ آتی اور میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے "مسرور احمد مسرور احمد" اور کچھ دیر تک دل و دماغ پر یہ احساس چھایا رہا۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 662
تاریخ تحریر 23/اپریل 2003ء)

مکرم جمال دین صاحب بیان کرتے ہیں:

"حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات سے اگلے دن میں تہجد کی نماز میں رو رو کر دعا مانگ رہا تھا کہ اے خدا! میری زندگی میں پہلے دو خلیفہ فوت ہوئے ہیں اور بہت خوف تھا اے خدا! یہ تیری جماعت ہے اب جو بھی خلافت آئے اس میں کوئی بھی ایسی بات نہ ہو میں یہ دعا سجدہ میں مانگ رہا تھا اور ابھی میں سجدہ سے اٹھا بھی نہ تھا کہ میرے کان میں آواز آئی مسرور مسرور مسرور مسرور اور پھر میری زبان سے بڑے زور سے نکلا الحمد للہ اور میرے جیون ساتھی نے پوچھا۔ کیا بات ہے؟ مجھے بھی بتاؤ تو میں نے کہا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو خلیفہ بنے گا اس کا نام مسرور ہو گا پھر انہوں نے کہا

کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سن لی اور بعد میں واقعتاً پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفہ بن گئے۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 667
تاریخ تحریر 25 نومبر 2005ء)

ایک اور خوش قسمت مکرم حکیم یعقوب احمد ناصر صاحب بیان کرتے ہیں:

"حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے اگلے روز صبح نماز تہجد، نماز فجر کے بعد دعائیں کرتا ہوا لیٹ گیا۔ مجھے اونگھ آئی تو میری زبان سے بے اختیار الفاظ نکلے "مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح" اس کے بعد بیٹھ کر اپنے آپ کو جھنجھوڑا کہ انتخاب خلافت سے قبل ایسے خیالات دل یا زبان پر لانا غلط ہیں۔ دعائیں کرتا ہوا پھر لیٹ گیا پھر اونگھ آئی دوبارہ یہی الفاظ بے اختیار میری زبان سے نکلے: "مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح" میرے دل نے یقین کرلیا کہ خدا تعالیٰ ہمیں نعمت خلافت سے محروم نہیں رکھے گا۔ بلکہ مرزا مسرور احمد صاحب کو منصب خلافت عطا فرما کر ہمیں اس نعمت سے نوازے گا۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 671
تاریخ تحریر 8 فروری 2006ء)

ایک اور سعادت مند مکرم خالد احمد سعید صاحب نے بیان کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کے بعد خواب میں بڑے سائز کے ایک بینر پر مرزا مسرور احمد لکھا ہوا کئی مرتبہ دیکھا اور اپنی اہلیہ سے بھی اس کا ذکر کیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

"یہ نظارہ کافی دیر تک دیکھتا رہتا ہوں حتیٰ کہ آنکھ کھل جاتی ہے ...میں نے اپنی بیگم کو کمرہ سے آواز دی اور کہا کہ مجھے رسالہ انصاراللہ کا وہ شمارہ لا دیں جو "حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد" نمبر ہے۔ اتنے میں اُٹھ کر ٹی وی لاؤنج میں آجاتا ہوں۔ تھوڑی دیر میں میری بیگم وہ شمارہ لائیں جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کا خطبہ جمعہ 12/ دسمبر 97ء کا تھا۔ میں نے اُسے غور سے بار بار پڑھا جہاں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کشف سنایا کہ "ہم چلتے ہیں اب تو میری جگہ

بیٹھ‘‘ یہ پڑھ کر میں نے اپنی بیگم اور بچیوں کو اپنا یہ خواب سنایا کہ دو مرتبہ میں نے آسمان پر ’’مرزا مسرور احمد‘‘ لکھا ہوا دیکھا ہے اور ساتھ ہی خطبہ کا وہ حصہ پڑھ کر سنایا جس میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے ’’ہم چلتے ہیں تو میری جگہ آکر بیٹھ جا‘‘ میری بیگم نے کہا کہ آپ کیا کرتے ہیں انتخاب سے پہلے ایسی باتیں نہ کریں...

دو بجے کے قریب میں اپنے بیڈ روم میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گیا تو خواب میں دیکھا کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا خلیفہ منتخب ہونے کا اعلان ہو رہا ہے۔ میں نے ڈرائنگ روم میں آکر اپنی بیگم سے پوچھا۔ قدسیہ! کیا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ اس نے فوراً کہا کہ چپ رہیں ابھی انتخاب نہیں ہوا اور انتخاب سے پہلے کسی کا نام نہیں لیتے۔ دعائیں کرتے ہوئے پھر میری آنکھ لگ گئی پھر میں نے خواب میں اعلان سنا کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ منتخب ہو گئے ہیں۔ پھر میں نے دوبارہ لیٹے لیٹے ہی پوچھا کہ قدسیہ! کیا صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے خلیفہ منتخب ہونے کا اعلان ہو گیا ہے۔ اس نے پھر مجھے منع کیا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ اب میں اُٹھ کر بیٹھ گیا اور 15 منٹ کے بعد بیت الفضل لندن سے MTA پر اعلان ہو رہا تھا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ منتخب ہو گئے۔ احباب جماعت کو مبارک ہو۔ قدسیہ نے مجھے فوراً کہا کہ الحمد للہ کہ آپ کا خواب پورا ہو گیا۔ الحمد للہ‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 556 تا 558
تاریخ تحریر 31 جولائی 2006ء)

ایک بیس سالہ نو عمر دعا گو لڑکی مکرمہ شکیلہ نصیر صاحبہ بنت مرزا نصیر احمد صاحب (جو حضور کے نام سے واقف نہیں تھیں اور نہ انہیں معلوم تھا کہ ناظر اعلیٰ کیا ہوتا ہے) بیان کرتی ہیں کہ

’’21 اپریل 2003ء کو خلافت خامسہ کے انتخاب کے لئے تمام جماعت کو نوافل اور دعاؤں کی تحریک کی گئی اسی رات اس عاجزہ نے بھی رات 1:30 بجے سے 3:00 بجے تک خشوع و خضوع سے نوافل ادا کئے۔ اور خدا تعالیٰ سے جماعت احمدیہ اور خلافت کے استحکام اور خلیفہ وقت کے انتخاب کے لئے متضرعانہ اور عاجزانہ دعائیں کیں اور ہر بار اس عاجزہ کے منہ سے یہی دعائیہ کلمات نکلے ’’کہ اے خدا! جو حق ہے وہ اس دل میں ڈال دے۔ اے خدا! جو حق ہے وہ اس دل میں ڈال دے۔‘‘

آخر جب 22/ اپریل 2003ء کی صبح سیکرٹری خلافت کمیٹی مکرم و محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے رضائے الٰہی سے منتخب ہونے والے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اعلان شروع کیا۔ تو اس اعلان کے دوران اس عاجزہ کے اندر سے ایک زبردست آواز آئی ”حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب“ یہ آواز اس قدر پر رعب اور بلند تھی کہ لگتا تھا کہ دل و دماغ کے تمام پردے چیرتی ہوئی باہر نکل جائے گی لہٰذا اس الٰہی آواز کو اپنے اندر دبائے رکھنے کے لئے عاجزہ کو اپنا ہاتھ زور سے اپنے منہ پر رکھنا پڑا۔ مگر جونہی یہ الٰہی آواز ختم ہوئی عین اسی لمحے مکرم و محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے اس بابرکت نام ”حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب“ کا انہی الفاظ میں بطور خلیفۃ المسیح الخامس اعلان کر دیا۔ اس وقت اس عاجزہ کی خوشی اور جذبات تشکر سے جو کیفیت تھی وہ ناقابل بیان ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ کرتا ہے پاک دل کو حق دل میں ڈالتا ہے۔“

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف و رؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 678

تاریخ تحریر 9/ مئی 2006ء)

خدا کے محبوب بندہ کا انتخاب

پھر انہی بابرکت خوابوں میں یہ بھی ذکر ہے کہ منتخب ہونے والا خلیفہ دنیا کا سب سے نیک وجود ہوگا۔ چنانچہ مکرم عبدالحلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ بیان کرتے ہیں کہ ”19/ اپریل 2003ء کو نماز فجر سے قبل خواب دیکھا کہ ایک ہال نما کمرہ ہے اس میں کچھ لوگ جمع ہیں۔ اور اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ان لوگوں کے نام جمع ہو رہے ہیں۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ نیک ہیں۔ تو میں چند سیڑھیاں چڑھ کر اس ہال کے پاس جاتا ہوں۔ تو اس کے دروازے پر ایک پہریدار کھڑا ہے۔ اس نے مجھے دیکھ کر فوراً دروازہ کھول دیا اور میں فوراً اندر چلا گیا۔ اور پہرے دار نے دروازہ بند کر دیا۔ ہال میں بالکل اندھیرا تھا۔ بہت سے لوگ زمین پر بیٹھے ہیں ان کے صرف سر نظر آتے ہیں جو اچھل اچھل کر اوپر اٹھتے ہیں اُس لسٹ کو دیکھنے کے لئے جس پر نام لکھے جا رہے ہیں۔ مجھے یہ نظارہ دیکھ کر بہت خوف آیا۔ میں فوراً دروازے کے پاس ہی زمین پر بیٹھ گیا... تو میں نے دیکھا کہ تھوڑی ہی دیر میں ایک کاغذ بڑے سائز کا اوپر بلند ہوا۔ اس پر اوپر پانچ چھ ناموں کی جگہ خالی ہے اور

نیچے بالکل خالی جگہ ہے صرف ایک نام بڑے حروف میں لکھا ہوا ہے "مرزا مسرور احمد" تو میں یہ نام دیکھتے ہی کمرے سے باہر آ گیا۔ اور پہرے دار نے دروازہ بند کر دیا۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 634-635
تاریخ تحریر 14/ نومبر 2005ء)

اسی خواب کی تائید مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب سابق مبلغ انچارج احمدیہ مشن دہلی حال قادیان کی اس خواب سے ہوتی ہے کہ منتخب ہونے والا خلیفہ اللہ کا محبوب ترین بندہ ہو گا۔ وہ بیان کرتے ہیں:

"میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ الفاظ لکھ رہا ہوں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کی اچانک وفات کی اطلاع ملی تو دل کی کیفیت کچھ عجیب ہو گئی۔ دیگر دعاؤں کے ساتھ خصوصاً یہ دعا بھی کرتا رہا کہ اے میرے اللہ! جو تیرا محبوب ترین اور مقرب بندہ ہے تو اس کو ہمارا امام منتخب فرمادے۔ جب یہ دعا کر رہا تھا تو اس وقت بار بار دل میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا نام آتا رہا۔ پھر میں ڈر کر دعاؤں میں لگ گیا۔ پھر یہی کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ہی خلیفہ ہوں گے۔ اور یہی حالت رہی یہاں تک کہ محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے یہ اعلان فرمایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس منتخب ہو گئے ہیں۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 638
تاریخ تحریر 30/ اپریل 2003ء)

اسی طرح ڈاکٹر مرزا احمد الدین صاحب (ہومیو پیتھ) نے بیان کیا کہ

"میرے بیٹے یوسف ندیم احمد کی بیوی، لبنیٰ ندیم نے خواب میں دیکھا۔ کوئی اونچی آواز میں کہہ رہا ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب۔ ابن اللہ ہیں۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 709-710
تاریخ تحریر 14/ نومبر 2005ء)

ابن اللہ کے معنے اللہ کے بیٹے کے ہیں اور روحانی زبان میں یہ محاورہ اللہ تعالیٰ کے خاص پیاروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

آنے والے خلیفہ کی انکساری

مکرم مقصود احمد صاحب نے بیان کیا کہ

''حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات والے دن بے چینی اور کرب میں دعائیں کرتا ہوا سو گیا۔ اس رات خواب میں دیکھا کہ انتخاب خلافت ہو رہا ہے۔ اور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا نام خلیفہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ جس پر آپ فرماتے ہیں کہ میں تو اس قابل نہیں کہ مجھ پر یہ بوجھ رکھا جائے۔ اس کے بعد تمام بزرگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے آپ کے حق میں ووٹ دیا اور آپ کو خلیفہ چن لیا۔

اس سے پہلے خاکسار نے نہ تو حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو دیکھا تھا اور نہ ہی میری ملاقات آپ سے ہوئی تھی اور نہ ہی میں آپ کے نام سے واقف تھا۔ اس کے بعد خاکسار کے کرب کی حالت جاتی رہی اور دلی سکون ہو گیا۔ اس کے تین دن بعد انتخاب خلافت میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے انتخاب کا اعلان ہوا تو دل حمد سے بھر گیا۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 648
تاریخ تحریر 24/ اکتوبر 2005ء)

آنے والے خلیفہ کا مقام خدا کی نظر میں

جہاں تک نئے منتخب خلیفہ کی صفات اور مقام کا تعلق ہے خواب میں اللہ کے پیاروں کو ہونے والے خلیفہ کے گمنام وجود کے بارے میں یہاں تک بتا دیا گیا تھا کہ اس کی مماثلت آنحضرت ﷺ اور آپ کے بعض خلفاء اور حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء سے بھی پائی جائے گی اور یہ وجود ان کی کئی خوبیوں کا حامل ہو گا۔ چنانچہ مکرم ناصر احمد صاحب مجوکہ بیان کرتے ہیں کہ

''حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے بطور خلیفۃ المسیح انتخاب کے وقت جبکہ MTA پر ابھی میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا کہ مجھے آنحضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو گئی۔ اس زیارت کے بعد میں نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو MTA پر دیکھا اور جونہی آپ نے اپنی آنکھیں اوپر اٹھائیں اور کیمرہ نے Close up لیا تو مجھے بجلی کے کرنٹ کی طرح جھٹکا

لگا کہ آپ کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں گہری مماثلت تھی (اگرچہ بناوٹ مختلف ہے)۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 726
تاریخ تحریر 2 دسمبر 2004ء)

اس میں اشارہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی محبت اور پیروی کے باعث آنحضور ﷺ کی روحانی بصیرت سے حصہ پانے والے ہیں۔ تبھی خدا کا یہ محبوب بندہ "بار امانت" اٹھانے کے لیے چنا گیا۔

مکرم عبد الحمید خان صاحب نے دو جمالی شان رکھنے والے خلفائے راشدین سے بطور خاص خلافت خامسہ کی بابرکت مماثلت کے بارے میں انتخاب سے قبل خواب میں دیکھا کہ "جناب مسرور احمد صاحب خلیفہ بن گئے ہیں۔ خواب کچھ اس طرح سے تھا کہ ایک ہال میں ایک اسٹیج لگا ہوا ہے اور اسٹیج پر چند کرسیاں رکھی ہوئی ہیں۔ جو خالی ہیں مگر اسٹیج کے ارد گرد لوگوں کی چہل قدمی ہو رہی ہے۔ خواب میں اسی اسٹیج کی طرف دیکھ رہا ہوں تھوڑی دیر بعد میرے کانوں میں ایک بلند آواز سنائی دیتی ہے جس میں یہ کہا جا رہا ہے "کہاں ہیں ابو بکر؟ کہاں ہیں عثمان؟ انہیں جلدی بلاؤ۔ جناب مسرور احمد صاحب تشریف لا چکے ہیں" مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ان دونوں خلفاء کو حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے استقبال کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا)

حضرت مسیح موعودؑ سے مماثلت

حضرت مسیح موعودؑ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی مشابہت کے بارے میں مکرم شاہد عثمان صاحب نے اپنی یہ رؤیا بیان کہ

"22 اپریل 2003ء کو نماز فجر کے بعد بیت احمدیہ میں تھوڑی دیر سویا ہوں چونکہ رات کو حفاظت کی ڈیوٹی پر تھا۔ تو خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی عین جوانی کی عمر میں

ہیں اور اسٹیج پر کھڑے ہو کر تقریر کر رہے ہیں اور میں ان کے سامنے بیٹھا ہوں۔ اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کو دفن نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی نیا انتخاب ہوا تھا۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 701 تاریخ 17/اپریل 2005ء)

آنے والے خلیفہ کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے مماثلت

مکرم ایس فیاض اسلم صاحب تامل ناڈو انڈیا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی شکل میں خواب میں دیکھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

"میں نے 23اپریل 2003ء کی صبح کو ایک خواب دیکھا کہ میں فون کر کے مولوی منیر احمد صاحب سے خلافت کے انتخاب کا رزلٹ پوچھتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت فضل عمر خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں پوچھا کہ میں اب انہیں کیسے مخاطب کروں۔ انہوں نے جواب دیا خلیفۃ المسیح الخامس کہہ کر۔ لفظ خامس کے بارہ میں بعد میں میں نے مولوی صاحب سے دریافت کیا کیونکہ مجھے عربی کا بالکل معمولی علم ہے اور میری مادری زبان تامل ہے۔ انہوں نے خواب میں مجھے کہا کہ حضرت فضل عمر خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ گاڑی پر سفر کر رہے ہیں اور ابھی لندن نہیں پہنچے... مگر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الخامس ہوا ہے۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 725-726 تاریخ تحریر 23/اپریل 2003ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 11 جون 2022ء)

وہ خلیفہ "ناصر الدین" ہوگا

مکرم خالد سمیع صاحب گلشن اقبال غربی کراچی نے خواب میں آنیوالے خلیفہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی صورت میں بیعت لیتے دیکھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

"میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ بیان لکھ رہا ہوں جو کہ میری کیفیت خلیفۃ المسیح الخامس کے انتخاب کے دوران بمقام بیت الفضل لندن نماز مغرب اور عشاء تھی۔ وہ کچھ اس طرح سے تھی۔ نماز مغرب و عشاء جمع کی گئی اور اس کے بعد ہم تمام افراد جماعت اس طرح سے صفوں میں بیٹھ گئے اور نئے خلیفۃ المسیح کے انتخاب کا انتظار کرنے لگے۔

ہر آن درود شریف کا ورد اور ساتھ یہ بھی دعا کر رہا تھا کہ اے خدا! آنے والا ہر طرح سے جانے والے خلیفہ کا نعم البدل ہو۔ کہ انتخاب کے اعلان سے چند لمحے پہلے میری نظر آسمان پر تھی تو میں نے دیکھا کہ میری پیٹھ کی طرف سے ایک ستارہ ٹوٹا اور کافی دور تک نظر آیا اور قبلہ رخ جا کر اس کی روشنی ختم ہو گئی۔ اس نظارہ کو دیکھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کی جو نشانیاں بتائی گئی تھی کہ ان کی پیدائش پر بہت سارے ستارے آسمان سے ٹوٹیں گے تو دل کو ایک طرح سے یہ تسلی ہو گئی کہ ان شاء اللہ آنے والا خلیفہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خصوصیات کا مظہر ہو گا۔ اس کے چند منٹ بعد مائیک سے جناب مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کی آواز آئی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نئے خلیفہ کا انتخاب عمل میں آ گیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس منتخب ہو گئے ہیں۔ ان کے اعلان میں جو الفاظ مجھ تک پہنچے وہ یہ تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث استخارہ میں تشریف لائے اور انہوں نے حضرت مرزا مسرور احمد کی بیعت لی۔۔۔ دل کو تسلی ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو خدا تعالیٰ نے ناصر الدین کا خطاب عطا کیا تھا۔ ان شاء اللہ یہ خلیفہ بھی ناصر الدین ہو گا۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 713
تاریخ تحریر 2/ نومبر 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے مشابہت

مکرم رانا آفتاب احمد صاحب لطیف آباد حیدر آباد کو خواب میں آنیوالے خلیفہ کی مماثلت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے بتائی گئی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

”خاکسار نے خلافت خامسہ کے انتخاب سے ایک ماہ قبل خواب میں دیکھا کہ بہت سے لوگ جمع ہیں۔ جیسا کہ جلسہ کے دنوں میں ہوتے ہیں۔ میری ملاقات حافظ مظفر احمد صاحب اور سید نصرت پاشا صاحب سے ہوئی ہے۔ ہم لوگ ایک کمرے میں چلے جاتے ہیں۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب بتاتے ہیں کہ خلافت کا انتخاب ہو رہا ہے۔ میں دیکھ کر آتا ہوں کہ کون خلیفہ بنے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد آکر بتاتے ہیں کہ حضرت مرزا طاہر احمد ہی دوبارہ خلیفہ منتخب ہوگئے ہیں۔ ہم سب لوگ بہت خوش ہیں اور دعا کرنے لگ جاتے ہیں۔“

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 597
تاریخ تحریر 8/ جولائی 2004ء)

دور خلافت خامسہ کی خصوصیات

مکرم لیمن اینجی صاحب گیمبیا نے اپنی رؤیا میں آنیوالے خلیفہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے جسم میں بڑا اور قد میں لمبا دیکھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

”میں نے خواب میں دیکھا کہ کثیر تعداد میں لوگ ایک نئے خلیفہ کی طرف بڑھ رہے ہیں جو کہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نہیں ہیں۔ یہ خواب 20/ فروری 2003ء میں دیکھی۔ جب لوگ اکٹھے ہو رہے تھے تو یکدم انہیں حکم ہوا کہ ٹھہر جائیں کیونکہ دونوں مرد وخواتین اکٹھے چل رہے تھے۔ اور یہ جو ٹھہر جانے کا حکم ہوا تھا۔ یہ ایک کسی پکارنے والے آلے سے دیا جارہا تھا اور جب لوگ ٹھہر گئے تو مجھے اندازہ ہوا کہ مرد عورتوں کو ایک بڑے فاصلے سے علیحدہ کیا گیا تھا۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو حکم ہوا کہ تیزی سے دوڑتے ہوئے نئے خلیفہ کی طرف بڑھو۔ تب مجھے اندازہ ہوا کہ لوگ کسی سنجیدہ دوڑ میں شریک ہیں۔ میں نے اپنے آپ کو بڑی تیزی سے دوڑتے ہوئے پایا یہ ہرگز آسان دوڑ نہیں تھی۔ بہر حال مجھے اس بات کا ایک حد تک افسوس ہوا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ عورتیں اس دوڑ میں مجھ سے آگے نکل گئی ہیں۔

جب تمام لوگ گزر گئے میں حیرانگی سے کیا دیکھتا ہوں کہ ہر قسم کے جانور بھی اس سمت میں دوڑ رہے ہیں وہ انتہائی برق رفتاری کے ساتھ دھول اُڑاتے ہوئے دوڑ رہے تھے۔ میں اس جگہ کی

کشادگی سے حیران رہ گیا۔ جہاں یہ واقعہ ہو رہا تھا۔ اس کے بعد میں نے سفید فاختائیں بھی ساری دنیا سے اڑتے ہوئے نئے خلیفہ کی طرف آتے ہوئے دیکھیں۔ انہوں نے سارے آسمان کو آرام سے اڑتے ہوئے سفید رنگ سے بھر دیا تھا۔ بالآخر جس خلیفہ کو میں نے دیکھا ان کا وجود بڑا اور لمبا تھا۔ حضرت خلیفہ طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ کے جسم سے۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 588 تا 590
تاریخ تحریر 10/ اپریل 2006ء)

زمانہ خلافت خامسہ کا لمبا ہونا

نئے خلیفہ کے لمبے قد سے دور خلافت خامسہ کے نسبتاً لمبا ہونے کا مفہوم ایک اور خواب سے بھی ظاہر ہے۔ چنانچہ مکرم ایس اے کیو سیف الدین آف انڈیا نے اپنی خواب کی تعبیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمر 90 سال کا اشارہ لیا ہے۔ واللہ اعلم۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

"میں نے 18/ اپریل 2003ء کی رات کو دیکھا کہ میں دھوان سا ہی یہ سن کر گیا ہوں کہ سید یعقوب الرحمان صاحب (جماعت کے مخلص دوست) کا انتقال ہو گیا ہے۔ دوسرے لوگ بھی تھے۔ میں نے دیکھا کہ ان کی لاش پڑی ہوئی ہے اور لوگ دیکھ رہے ہیں اور میں بھی افسوس کے ساتھ دیکھ رہا ہوں۔ دوسرے دن 19/ اپریل کو خبر ملی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کی وفات ہو گئی ہے۔۔۔ میں نے اپنی جانب سے یہ تفہیم کی (i) جناب یعقوب الرحمن کی عمر 90 سال ہے اس لئے حضور کی عمر لمبی ہو گی۔ (ii) نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کے لڑکے یوسف علیہ السلام کی صفت لے کر حضرت مرزا مسرور احمد آئے ہیں۔ لیکن اپنے اور بیگانوں کی طرف سے کچھ ہلکی سی مخالفت ہو گی جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام گھرے ہوئے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ بہت بلند شان والا بنا دے گا۔ اور مطلع بالکل صاف کر دے گا اور زبردست ذہن و فہم دے گا اور درجات بلند کرے گا اور حضور کا حسن سلوک مخالفوں کے دل جیت لے گا۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 633
تاریخ تحریر 7/ ستمبر 2004ء)

آنے والا خلیفہ "نعمت اللہ"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اور صفاتی نام "نعمت اللہ" خواب میں دکھایا گیا۔ مکرم حافظ عبدالاعلیٰ طاہر صاحب بیان کرتے ہیں: "خاکسار نے ایک ماہ قبل خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کی وفات دیکھی اور جو چہرہ وفات کے بعد MTA پر ہم نے دیکھا بعینہٖ یہی چہرہ خواب میں نظر آیا۔ بڑا ہشاش بشاش چہرہ گویا کہ ابھی سو کے اٹھ جائیں گے۔ خاکسار نے اپنا خواب کسی کو نہ بتایا۔ کسی کو بتانے کا حوصلہ ہی نہیں پڑ رہا تھا۔ حضور رحمہ اللہ کی وفات سے لے کر خلافت کے انتخاب تک ہمہ وقت یہی دعا کرنے کی توفیق ملی کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر آزمائش سے بچائے اور جلد خلافت جیسی عظیم نعمت عطا فرمائے۔

یہی دعا کرتے ہوئے خاکسار رات کو سویا خواب میں خدا تعالیٰ نے دکھایا کہ ایک خوبصورت گاڑی آکر رکی ہے۔ اس میں سے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اترے ہیں۔ ایک اور دوست ساتھ ہیں ان کی پہچان نہ ہو سکی۔ خاکسار کے کانوں میں آواز آئی "نعمت اللہ، نعمت اللہ"۔ اس کے ساتھ ہی خاکسار کی آنکھ کھل گئی۔ خاکسار اٹھا وضو کیا نوافل پڑھے۔ رات 3:40 بجے انتخاب خلافت کا اعلان ہوا تو خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف و رؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 598
تاریخ تحریر 29/اپریل 2003ء)

اپنے دادا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؓ کے روپ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتخاب سے قبل آنے والی رؤیا میں ایک نہایت اہم بات ان اعلیٰ صفات سے تعلق رکھتی ہے جن کی پیشگی خبر دی گئی کہ آپ نہایت عمدہ اور پاکیزہ صفات کے حامل اور صاحب شرف و حشمت ہوں گے۔ بعض مبارک ناموں میں سے ایک نام آپ کے دادا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کا ہے جن کے روپ میں آپ کو مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ کریم احمد نعیم صاحب ہیوسٹن امریکہ نے دیکھا وہ بیان کرتی ہیں کہ "جس دن خلافت خامسہ کا انتخاب ہونا تھا۔ رات کو میں نے خواب دیکھا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب

جنہیں مجھے بچپن میں قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ کالی اچکن پہنے ہوئے کھڑے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں کچھ کاغذات ہیں اور دھندلا سا نظر آیا کہ دو پگڑی والے کھڑے ہیں جن کو وہ کاغذات دے رہے ہیں۔ صبح اُٹھ کر میں نے یہ خواب اپنی بڑی بیٹی کو نیویارک میں سنائی اور کہا کہ شاید مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ بنیں گے۔ بہر حال دعا کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے غم کو خوشی میں بدلتے ہوئے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو تاج خلافت پہنا دیا۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 716 تاریخ تحریر 20/جون 2004ء)

الہام "وہ بادشاہ آیا"

حضرت مسیح موعودؑ کو حضرت مرزا شریف صاحب کے بارہ میں الہام ہوا تھا: "وہ بادشاہ آیا"۔ جو ظاہراً ان کے اور ان کے بیٹے کے بارہ میں پورا نہ ہوا کہ الٰہی تقدیر کے مطابق ان کے پوتے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی روحانی بادشاہت اور خلافت کی طرف اشارہ تھا۔

کیونکہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے اس جمالی دور میں "بادشاہ" سے مراد ظاہری حکومت نہیں بلکہ روحانی بادشاہت یعنی خلافت ہی تھی جیسا کہ خلافت خامسہ میں جماعت کے عالمگیر پھیلاؤ مالی وسعت و خدمت انسانیت وغیرہ کی بدولت جماعت اور اس کے سربراہ کو عالمی سطح پر پذیرائی ملی اور ایک شاہانہ رعب اور عزت و وجاہت عطا ہوئی۔ چنانچہ ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ عالمی سطح پر خدمت کے ایسے بے نظیر کام ہو رہے ہیں کہ بڑے بڑے مسلمان بادشاہوں کو بھی اس کی توفیق نہیں۔

اسی طرح خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں بادشاہوں کی سطح پر جماعت کے رابطے ہونے لگے اور حضور انور نے انہیں قیام امن کے خطوط لکھے۔ پھر آپ نے شاہان مملکت کی طرح مختلف ممالک کی پارلیمنٹس میں خطاب فرما کر بھی یہ الہام پوری فرمادیا۔

پھر "بادشاہ" کے خطاب کے ساتھ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو "قاضی" کا لقب بھی دیا گیا۔ جس کی تعبیر ان کے پوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے دور میں کھل کر سامنے آئی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے جنوری 1907ء کو رؤیا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ ”وہ بادشاہ آیا“۔

دوسرے نے کہا کہ ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔“

(بدر جلد6 نمبر2،1 مورخہ 10 جنوری 1907ء صفحہ 3 تذکرہ صفحہ 584)

آنے والا خلیفہ ”قاضی“

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو ”بطور قاضی“ بھی دکھایا گیا جیسا کہ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد شریف صاحب بیان کرتے ہیں: ”حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات پر دل بہت اداس تھے... اس دوران خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ربوہ میں لوگ اکٹھے ہیں اور سیلاب ہے عوام کا اور ایک ہاتھ پر بیعت ہو رہی ہے۔ میں اپنے دوستوں سے پتہ کرتا ہوں کہ کس کی بیعت ہو رہی ہے۔ تو پتہ چلتا ہے کہ ربوہ کے قاضی کی بیعت ہو رہی ہے چنانچہ میں بھی بیعت کر لیتا ہوں۔ صبح اٹھنے کے بعد خاکسار اپنی لاعلمی میں نظر دوڑاتا ہے کہ ربوہ کا کون سا قاضی ہے جس کی بیعت خاکسار نے خواب میں کی ہے۔ تو دل تسلی نہیں پاتا۔ چنانچہ ایک یا دو دن کے بعد جب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا اعلان بطور خلیفۃ المسیح الخامس ہوا تو اس وقت بیعت تو کر لی مگر دل میں ایک بات تھی کہ خواب میں تو میں نے بیعت قاضی کی کی تھی مگر آج اعلان امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صاحب کا بطور خلیفۃ المسیح کیا گیا ہے۔ خدا پر یقین رکھتے ہوئے بیعت کی کہ میری خواب ممکن ہے سچی نہ ہو مگر یہ اعلان بہر حال سچا ہے اور یہ خدائی سلسلہ ہے... اس کو بھلانے کی کوشش کی کیونکہ خواب ایسی تھی جیسے کہ نظارہ صاف اور ستھرا ہے۔ بہر حال اگلے ہی دن جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کا خطبہ جمعہ فرمودہ 12/دسمبر 1997ء M.T.A نے بار بار نشر کیا جس میں حضور (رحمہ اللہ) نے قاضی کا لفظ ہی استعمال کیا کہ وہ قاضی تھے۔ یہ خطبہ سن کر اتنی تسلی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے۔ میں وہ جذبات نوک قلم پر نہیں لا سکتا کہ کس طرح میرے رب نے میری تسلی کے سامان پیدا کئے۔“

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 665-666

تاریخ تحریر 27/اکتوبر 2005ء)

جیسا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے بیان کیا یہ بات بھی درست ہے کہ حضور کو قبل از خلافت 1988ء تا دسمبر 1997ء بطور ممبر مرکزی قضاء بورڈ خدمت کی توفیق ملی۔ تاہم آنیوالے خلیفہ کے قاضی ہونے میں اس کے دور خلافت میں احمدیہ نظام قضاء کی عالمگیر وسعت کی طرف بھی اشارہ تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دَور میں 11 مزید ممالک میں صیغہ قضاء کا قیام عمل میں آیا اور آپ ہی کے دور میں جماعت کے محکمہ قضاء پر سو سال مکمل ہونے پر اب تک کل 18 ممالک میں یہ نظام مستحکم ہو چکا ہے۔ جن میں پاکستان کے علاوہ بھارت، بنگلہ دیش، ملائیشیا، انڈونیشیا، ڈنمارک، جرمنی، بیلجیئم، ہالینڈ، ناروے، سویڈن، انگلینڈ، شمالی امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، ماریشس اور تنزانیہ کے ممالک شامل ہیں۔

قاعدہ کے مطابق ان سب ممالک کی اپیلیں حضور کے پاس آسکتی ہیں۔ خلافت خامسہ میں دارالقضاء کے جائزہ کے مطابق تقریباً ہر تین میں سے ایک کیس کے بارے میں کسی نہ کسی فریق کی طرف سے لازمی طور پر معاملہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے۔ ''قاضی'' ہونے کا یہ نکتہ اس لیے بھی اہم ہے کہ رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی میں مسیح موعود کے لیے ''حکماً عدلاً'' یعنی منصف قاضی ہونے کے الفاظ تھے۔ جو اس مسیح کے نائب اور خلیفہ ہونے کے لحاظ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور میں بدرجہ اُولیٰ پورے ہو رہے ہیں۔

اور یوں الہام حضرت مسیح موعودؑ کا وہ حصہ بھی پورا ہو گیا کہ ''ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔''

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد کے روپ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو آپ کے والد مرزا منصور احمد صاحب کے روپ میں بھی دکھایا گیا جیسا کہ مکرم نصیر احمد صاحب شارلٹ۔ امریکہ نے بیان کیا ہے: ''20/اپریل کی رات انتخاب سے ایک رات پہلے خواب میں دیکھا۔ ایک Paper پر کالے مارکر سے موٹے الفاظ میں لکھا ہے ''مرزا منصور احمد'' اسی رات یہ خواب دو دفعہ دیکھا۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف و رؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 660 تاریخ تحریر 25/اپریل 2003ء)

مسز نصرت ممتاز صاحبہ ملک زوجہ نسیم احمد شاہد صاحب نے رؤیا میں دیکھا کہ نیا خلیفہ ''ابن منصور'' ہوگا وہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کی وفات والے دن منڈی بہاؤالدین میں خدام وانصار کا اجتماع ہورہا تھا کہ میرے بیٹے نے اطلاع دی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ للہ) انتقال فرما گئے ہیں۔ یہ سن کر میں رونے لگی اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنے لگی کہ اے اللہ تعالیٰ! بتا کہ اب خلیفہ وقت کون بنے گا۔ تو میرے کان میں تین دفعہ یہ آواز آئی کہ ابن منصور، ابن منصور، ابن منصور... پھر جب اعلان ہوا کہ خلیفۂ وقت مرزا منصور احمد صاحب کے بیٹے، مرزا مسرور احمد صاحب منتخب ہوگئے ہیں تو خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 65
تاریخ تحریر 18/اپریل 2005ء)

آنے والا خلیفہ ''عزیز''

ایک خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا صفاتی نام ''عزیز'' بھی آیا ہے عزیز مکرم بابوسرائے ایس سووے صاحب طالب علم یونیورسٹی آف گیمبیا نے بیان کیا کہ ''مورخہ 19، 20/اپریل 2003ء جب کہ میں اپنے گاؤں میں چھٹیوں پر تھا میرے بڑے بھائی Muhammd A.S Sowe نے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کی خبر دی۔ مورخہ 16/اپریل 2003ء بروز سوموار کی شب ایک واضح خواب میں مَیں نے ایک شخص کی تصویر دیکھی۔ سفید پگڑی کے ساتھ بالکل ویسی ہی جیسی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ پہنا کرتے تھے اور تصویر کے نیچے لکھا ہوا تھا ''حضرت مرزا مسرور عزیز احمد'' مجھے بتایا گیا کہ حضرت مرزا مسرور عزیز احمد نئے خلیفہ ہیں۔

کچھ دنوں بعد میں مشن ہاؤس بارہ (Barra) گیا اور اپنی خواب ایریا مشنری استاذ عیسیٰ جوزف کو سنائی اور اسی روز مشن ہاؤس بارہ میں MTA کے ایک پروگرام میں جو دوبارہ نشر ہورہا تھا میں نے سکرین پر ہوبہو ایسے شخص کو دیکھا جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا اور وہ ہمارے نئے منتخب خلیفہ، خلیفۃ المسیح الخامس حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ تھے۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 627
تاریخ تحریر 10/اپریل 2006ء)

آنے والا خلیفہ ”سیف اللہ“

ایک خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ”سیف اللہ“ کا ذکر ہے۔ مکرمہ طاہر نورین صاحبہ جرمنی بیان کرتی ہیں کہ ”جس رات خلافتِ خامسہ کا انتخاب تھا۔ میں ٹی وی (M.T.A) پر دیکھ رہی تھی۔ پھر سوچا دو نفل ادا کروں۔ نفل ادا کرنے کے بعد M.T.A دیکھتے دیکھتے مجھے چند منٹ کے لئے نیند آ گئی۔ سیف اللہ، سیف اللہ کی آواز آئی اور میں جاگ گئی۔ ادھر ادھر دیکھا پھر M.T.A دیکھنے لگ گئی اور چند منٹ بعد خلافت خامسہ کا اعلان سنا۔ (الحمد للہ)“

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 729
تاریخ تحریر 16/جون 2003ء)

سیف اللہ کے معنے ہیں اللہ کی تلوار اور یہ لقب رسول اللہ ﷺ نے فاتح شام و عراق حضرت خالد بن ولیدؓ کو عطا کیا تھا۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے اس جمالی دَور میں یہ اشارہ ہے کہ آنے والا خلیفہ بلا خوف و خطر حق و صداقت کا اعلان کرنے والا ہو گا اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس میدان میں غیر معمولی جرأت و شجاعت عطا فرمائے گا اور خاص الٰہی رعب سے آپ کو نصرت عطا ہو گی۔

آنے والا خلیفہ ”شیر“

مکرم ڈمکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب آئی سپیشلسٹ حیدرآباد (AMA پریذیڈنٹ) نے خواب میں حضورانور کو شیر کی صورت میں دیکھا، وہ بیان کرتے ہیں:

خلافت خامسہ کے انتخاب کے وقت وہ کراچی میں تھے اور طبعاً ایک پریشانی کا عالم تھا۔ انتخاب خلافت کے تین چار روز بعد انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بلند مقام پر ایک شیر بیٹھا ہوا ہے جس کا منہ مشرق کی طرف ہے اور ڈاکٹر صاحب موصوف اس کے سامنے کھڑے ہیں۔ آسمان سے ایک روشنی اتر رہی ہے جو مسلسل پھیلتی چلی جا رہی ہے اور اس شیر کے اوپر پڑتی ہے اور ڈاکٹر صاحب موصوف کو مخاطب کر کے کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ اور اس شیر کو مخاطب کر کے یہ آواز آتی ہے: ”الیس اللہ بکاف عبدہ“ کیا اللہ اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں۔ (بیان کردہ دراجلاس حیدرآباد مورخہ 22 جنوری 2022ء)

”مجھے دنیا کی کوئی طاقت اور دشمن پکڑ نہیں سکتا“

اسی طرح ایک خواب میں مکرم نسیم احمد شاہد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو ایک سفید کبوتر کی صورت میں دیکھا جسے ایک بھورے رنگ کا بلا پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں:

”مورخہ 20,19/اپریل 2003ء کی درمیانی رات تقریباً 4,3 بجے صبح لیٹے ہوئے خواب میں دیکھا کہ میرے سینہ پر ایک سفید رنگ کا کبوتر آ کر بیٹھا ہے۔ اسی دوران میں اپنے بائیں طرف ایک بھورے رنگ کا بلّا جو کبوتر کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ دیکھتا ہوں فوراً ہی کبوتر کی شکل صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی پاک صورت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور وہ اوپر کی طرف چلے جاتے ہیں اور بلّا غائب ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی غائبانہ آواز سنائی دیتی ہے۔ کہ ”مجھے دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی دشمن پکڑ نہیں سکتا۔“

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 670
تاریخ تحریر 28/نومبر 2005ء)

آنے والا خلیفہ ”بشیر الزماں“

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام بشیر الزمان یعنی زمانے کو بشارتیں عطا کرنے والا بھی ایک خواب میں بیان کیا گیاہے۔ مکرم ڈاکٹر رشید سید اعظم صاحب۔ امریکہ بیان کرتے ہیں کہ ”19/اپریل 2003ء کی صبح تہجد سے پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک خوبصورت باغ میں جمع ہیں اور بہتے ہوئے شفاف پانی سے وضو کر چکے ہیں۔ ایک فرشتہ نما بزرگ کہتے ہیں کہ ”بشیر الزماں“ پیدا ہو چکے ہیں۔ میں نے یہ خواب اپنی اہلیہ کو حضور (رحمہ اللہ) کی وفات کی خبر سے پہلے سنا دی تھی میری تفہیم یہی ہے کہ یہ خواب خلافت خامسہ سے منسلک ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ”بشیر الزماں“ بھی ہے۔ واللہ اعلم“

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 645
تاریخ تحریر 29/مئی 2003ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کو غلبۂ اسلام کی خوشخبریاں دیتے آئے ہیں۔ اہل فلسطین کو مخاطب کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کی خبر دیتے ہوئے آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی جو

ترقی ہو رہی ہے اور جماعت جس طرح پھیل رہی ہے، ہر ملک میں اور ہر ملک کے کئی شہروں میں جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے اور جماعت کا تعارف ہو گیا ہے اور دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں بھی جماعت کا تعارف ہو گیا ہے۔ تو ہمیں امید ہے کہ جلد ان شاء اللہ آئندہ بیس، پچیس سال جماعت کی ترقی کے بہت اہم سال ہیں۔ اور آپ دیکھیں گے کہ اکثریت ان شاء اللہ مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے تلے آجائے گی یا کم از کم مسلمانوں میں سے اکثریت ایسی ہو گی کہ جو یہ تسلیم کرنے والی ہو گی کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔"

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کبابیر جماعت کے ساتھ ورچوئل ملاقات مورخہ 5/جون 2021ء)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت خلافت کی کماحقہ قدر کرنے کی توفیق دے اور کامل اطاعت کرتے ہوئے اس کی دائمی برکات سے ہمیں وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 23 جون 2022ء)

"اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر"

حضرت مسیح موعودؑ کو 19/دسمبر 1907ء میں یہ الہام ہوئے:

میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ میں تیرے بوجھ اٹھاؤں گا۔

"میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔ اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر۔ اے مسرور! میں تیرے ساتھ ہوں۔

(تذکرہ صفحہ 630)
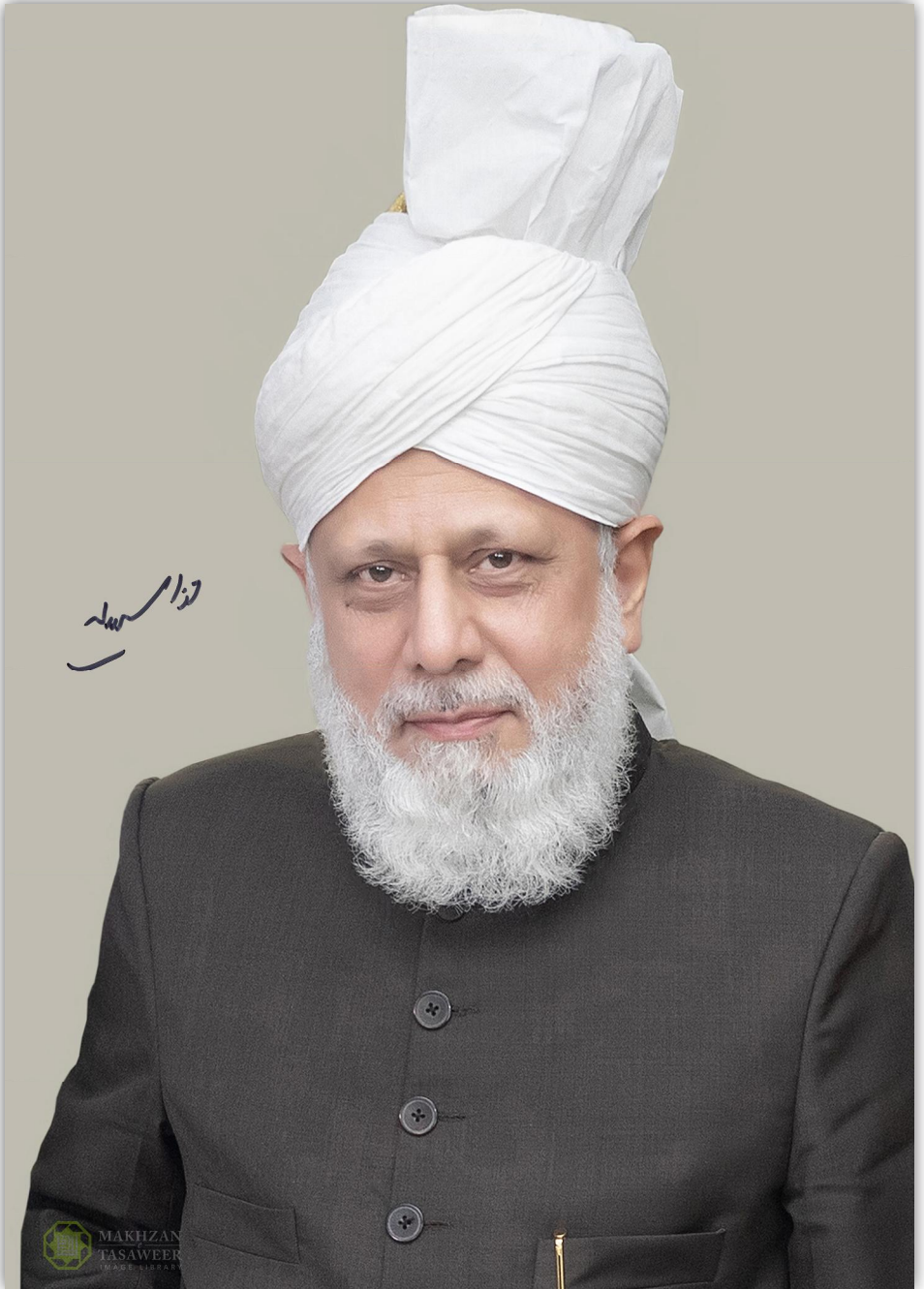
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
(یوم خلافت کے موقع پر قارئین الفضل آن لائن کے لئے ایک حسین اور لازوال تحفہ)

جماعت احمدیہ کے ذریعہ

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں

خلافتِ خامسہ

کا عظیم الشان کردار

- اشاعت اسلام کی شاخیں
- خلافت احمدیہ میں پانچ بنیادی شاخوں کا پھیلاؤ اور پھول پھل
- عہد خلفاء راشدین میں ہونے والی بتدریج ترقی
- اشاعت دین کی پہلی شاخ۔ تالیف و تصنیف
- اشاعت دین کی دوسری شاخ۔ اشتہارات
- اشاعت دین کی تیسری شاخ۔ آمد مہمانان اور ملاقاتیں
- اشاعت دین کی چوتھی شاخ۔ مکتوبات
- اشاعت دین کی پانچویں شاخ۔ مریدین اور مبائعین

اسلام کی نشاۃ ثانیہ الٰہی پیش خبریوں کے مطابق چودھویں صدی کے مجدد مسیح ومہدی موعودؑ کے زمانہ میں مقدر تھی۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ مسیح ومہدی موعود نے 1889ء میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور 1891ء میں اسلام کی موعودہ ترقی اور نشاۃ ثانیہ کا احاطہ کرنے کے لئے پانچ شاخوں کی بنیاد رکھنے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ ”اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر۔۔۔ دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔۔۔ یہ پانچ طور کا سلسلہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا۔۔۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ سب ضروری ہیں اور جس اصلاح کے لئے اس نے ارادہ فرمایا ہے وہ اصلاح بجز استعمال ان پانچوں طریقوں کے ظہور پذیر نہیں ہو سکتی۔“

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 11-12، 25-26)

اشاعت اسلام کی شاخیں

وہ پانچ شاخیں (i) تالیف و تصنیف (ii) اشتہارات (iii) مہمانان و ملاقات (iv) مکتوبات (v) اور مریدین ومبائعین کا سلسلہ ہے۔ حضورؑ نے اپنے دور مبارک میں ان شاخوں کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان اہم بنیادی شعبہ جات کے ذریعہ احسن طور پر کام جاری ہے۔ یوں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے شجر اسلام کی ان تر و تازہ شاخوں کے پھلنے پھولنے کو جماعت احمدیہ کی ترقی کا ایک پیمانہ قرار دیا۔

خلافت احمدیہ میں پانچ بنیادی شاخوں کا پھیلاؤ اور پھول پھل

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد جماعت میں الٰہی وعدوں کے مطابق خلافت احمدیہ قائم ہوئی جس کے ہر مبارک دور میں اشاعت اسلام کا سلسلہ بدستور بڑھتا چلا جا تا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ شجر اسلام کی آبیاری کے بعد یہ شاخیں مسلسل پھیلتی اور پھولتی پھلتی جارہی ہیں

اور ایک دیئے سے دوسرا دیا روشن تر ہوتا چلا جارہا ہے۔ تمکنت دین کا یہ سلسلہ خلافت اولیٰ سے خلافت خامسہ تک گزشتہ ایک سو چودہ 114 سالوں پر محیط ہر دور خلافت میں مسلسل ترقی پذیر نظر آتا ہے جو اس حقیقت پر گواہ ہے کہ خلافت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال سے تائید یافتہ ہے۔ جس کے نتیجہ میں قافلہ احمدیت شاہراہ غلبہ اسلام پر دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتے ہوئے دین حق کی شان ظاہر کر رہا ہے۔ البتہ خلافت راشدہ سے اس کا ایک اصولی فرق ضرور ہے کہ وہ دور قرون اولیٰ جلالی شان اور دنیوی فتوحات کے ظہور کا زمانہ تھا جبکہ خلفاء احمدیت کا یہ جمالی دور علمی و عملی جہاد کا ایسا زمانہ ہے جس میں قرآنی پرکشش تعلیمات کے حسن کے ساتھ دنیا کو اس طرف کھینچ کر ان کی اشاعت اور اسلامی دلائل کی حجت و غلبہ کے سامان ہو رہے ہیں۔

عہد خلفاء راشدین میں ہونے والی بتدریج ترقی

پس بعد میں آنیوالے خلفاء کے دور میں قرون اولیٰ کے زمانہ میں اور دور حاضر میں زیادہ ترقی اور وسعت کا حاصل ہو جانا کوئی اچنبھا نہیں بلکہ ایک طبعی تدریجی عمل ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے رؤیا میں دیکھا کہ میں کنوئیں سے پانی نکال رہا ہوں اتنے میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ آ گئے اور حضرت ابو بکرؓ نے قریباً دو ڈول پانی کے نکالے اور ان کے پانی کھینچنے میں کچھ کمزوری تھی پھر حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے ڈول لیا تو وہ ان کے ہاتھ میں بڑا ہو گیا اور انہوں نے اسے اتنی قوت سے کھینچا کہ میں نے ان جیسا کوئی جوانمرد بہادر نہیں دیکھا جو اس کی طرح پانی نکالے یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے جانوروں کے ریوڑ بھی پانی سے سیر اب کر لیے۔

(بخاری کتاب التعبیر بَابُ نَزْعِ الْمَاءِ مِنَ الْبِئْرِ حَتّٰی یرْوِی النَّاسُ)

اس میں رسول اللہ ﷺ کو خوشخبری دی گئی تھی کہ اسلامی ترقیات کی شان و شوکت حضرت عمرؓ کے دور میں نمایاں ہو گی۔

اسی امر کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”جہاں تک ظاہری کامیابیوں اور فتوحات کا تعلق ہے رسول کریم ﷺ کا زمانہ رات سے مشابہت رکھتا تھا اور بعد میں آنے والا زمانہ دن سے مشابہت رکھتا تھا۔ چنانچہ دیکھ لو جب رسول

کریم ﷺ وفات پاگئے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ظاہری رنگ میں غلبہ دینا شروع کر دیا یہاں تک کہ اسلام کو ایسی طاقت حاصل ہو گئی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آواز جب قیصر سنتا تو ہو اس کو رد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا حالانکہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں یہ حالت تھی کہ آپ کا خط جب اس کے پاس گیا تو اس پر اثر بھی ہوا مگر پھر اپنی قوم سے ڈر گیا اور رسول کریم ﷺ کی بات ماننے کے لئے تیار نہ ہوا۔ حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو آپ کو ابو بکرؓ سے بھی زیادہ رعب حاصل ہوا۔ قیصر صرف انکی بات کو سنتا نہیں تھا بلکہ ساتھ ہی دوڑتا بھی تھا کہ اگر میں نے اس کے مطابق عمل نہ کیا تو میرے لئے اچھا نہیں ہو گا اور کسریٰ تو اس وقت بالکل تباہ حال ہو چکا تھا۔ عثمانؓ کا زمانہ آیا تو ان کو بھی ایسا دبدبہ اور رعب حاصل ہوا کہ چاروں طرف ان کا نام گونجتا تھا اور ہر شخص سمجھتا تھا کہ مجھے امیر المومنین کے حکم کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ اب جہاں تک دنیوی اعزاز کا سوال ہے محمد رسول ﷺ کو وہ عزت حاصل نہیں ہوئی جو ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کو حاصل ہوئی مگر پھر بھی یہ لوگ روحانی دنیا کے نجوم تھے شمس محمد رسول اللہ ﷺ ہی تھے۔"

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 339-340)

خلافت خامسہ کا عہد آفریں اور انقلاب انگیز دور اب تک قریباً اکیسویں صدی کی ابتدائی دو دہائیاں اپنے اندر سمیٹ چکا ہے اور اس لئے بھی خاص اہمیت کا حامل ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات "انی معك یا مسرور" اور "وہ بادشاہ آیا" اس دور میں نئی شان اور آن بان کے ساتھ ہم اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

اس تاریخ ساز عہد کی غیر معمولی ترقیات اور شاندار وسعتوں کا مکمل احاطہ کرنا کسی ایک مضمون میں ممکن نہیں۔ آنے والے مؤرخ اس زمانہ کا ذکر فخر سے کیا کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

لہٰذا زیر نظر مضمون خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں اشاعت اسلام کی پانچ شاخوں پر عالمگیر جماعت احمدیہ کی شاندار کاوشوں کا محض ایک طائرانہ جائزہ ہے تا کہ خلافت حقہ احمدیہ اور اس کی برکات پر یقین رکھنے والے احباب کیلئے ازدیاد ایمان کا موجب ہو اور وہ شکر نعمت ادا کر کے آئندہ جلد نازل ہونیوالے خدا کے اور فضلوں اور رحمتوں کے امیدوار اور وارث ہوں۔

چنانچہ بابرکت دور کے جملہ جلسہ ہائے سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی دیگر خلفائے سلسلہ کی طرح تحدیث نعمت کے طور پر دنیا کے سامنے ان برکات اور افضال الٰہی کا مسلسل ذکر فرماتے رہے جیسا کہ خود حضرت بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا تھا:

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

(یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے دشمنوں کو رسوا کیا)

پس حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں جس طرح دشمن آپ کی کامیابیاں دیکھ کر شرمسار اور ذلیل ہوئے آج بھی معاندین خلافت احمدیہ کی ترقیات دیکھ کر دم بخود اور سرنگوں ہیں۔

ع قادِر کے کاروبار نمودار ہو گئے

اشاعت دین کی پہلی شاخ

تالیف و تصنیف

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے 1891ء فرمایا تھا:

”منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے۔“

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 12)

حضرت مسیح موعودؑ کے بعد بھی ہر دور خلافت میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی خاطر تالیف و تصنیف کی شاخ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں اس شاخ کی عظیم الشان ترقی کا مختصر جائزہ ہی حیران کن ہے کہ وہ کتب جن کی اشاعت کا آغاز چند ہزار سے ہوا۔ آج خدا کے فضل سے اس کی تعداد لاکھوں میں پہنچ چکی ہے۔

احمدیہ رقیم پریس اور دنیا میں اس کی شاخیں

اکیسویں صدی میں خلافت خامسہ کے آغاز پر پریس میں ایک الیکٹرانک اور ڈیجیٹل انقلاب برپا ہوا اور اس دور میں اعلائے کلمہ اسلام کے لئے جماعتی لٹریچر کی اشاعت کی ایک الگ شان نظر آتی ہے۔ جماعت کے مرکزی رقیم پریس کا آغاز اسلام آباد برطانیہ میں 1987ء میں ہوا پھر اس کی شاخیں دنیا کے مختلف ممالک میں قائم ہونے لگیں۔

آج دنیا کے مختلف حصوں میں جدید سہولتوں سے آراستہ ایک درجن 12 کے قریب ممالک میں جماعت کے اپنے پریس قائم ہیں جن کے ذریعہ ہر سال لاکھوں کتب کی اشاعت ہوتی ہے۔ برطانیہ کے علاوہ بھارت کے مرکزی پریس فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں جدید پرنٹنگ و بائینڈنگ کی مشینری موجود ہے جس میں فور کلر مشین کے ساتھ ساتھ سنگل کلر پرنٹنگ کی کئی مشینیں ہیں۔ اور پلیٹ میکنگ اور بائیڈنگ کی جدید مشینری موجود ہے اور طباعت کے تمام کام جماعتی پریس میں سر انجام دے کر کتب پوری دنیا میں بھجوائی جاتی ہیں۔

پھر افریقہ کے ممالک گھانا میں بھی جماعت کے ایسے پریس موجود ہیں۔ خلافت خامسہ میں جماعتی پریس میں ترقی کی ایک جھلک پیش ہے۔

عمارات پریس میں توسیع

خلافت خامسہ کے آغاز سے ہی گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، سیر الیون، آئیوری کوسٹ اور تنزانیہ میں جماعتی پریس کام کر رہے تھے۔ لٹریچر کی اشاعت کے کام میں وسعت کی وجہ سے پریسوں کی عمارتیں چھوٹی پڑ گئیں چنانچہ ان کی نئی تعمیر کے ذریعہ کشائش پیدا کی گئی۔ ان کے علاوہ کینیا، گیمبیا اور بینن میں بھی ایسے پریس لگائے گئے۔

جدید مشینری اور دیگر سہولیات سے آراستہ پریس اور ان کی کارکردگی

پھر یہ پریس جدید مشینری اور دیگر سہولیات سے آراستہ کئے گئے۔ چنانچہ 2019ء میں ہی صرف گھانا کے پریس میں چھ 6 جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کی تنصیب کی گئی ہے جس کے بعد اپنے علاقے کا یہ جدید ترین پریس جماعتی ضروریاتِ طباعت میں خود کفیل ہے۔ بلکہ حکومتی ادارے بھی ان پریس سے کام کرواتے ہیں۔ ایک مرتبہ وزیرِ داخلہ تنزانیہ نے افریقی ممالک کے وزراء کی ایک میٹنگ کے لئے کوئی ضروری رپورٹ کتابی صورت میں پرنٹ کروانی تھی میٹنگ سے صرف ایک روز پہلے انہوں نے گورنمنٹ پریس کے علاوہ مختلف پریسوں سے بھی پوچھا مگر سب نے انکار کر دیا۔ جماعتی پریس نے راتوں رات وہ شائع کر دی، اسی طرح ملکی قومی اخبارات بھی ان پریس سے شائع ہوتے ہیں۔

بورکینا فاسو کے نورالاسلام پرنٹنگ پریس کا اعلیٰ معیار دیکھ کر بعض دوسری کمپنیوں نے بھی یہاں سے کام کروانا شروع کر دیا ہے۔ ایئر فرانس (Air France) کی کمپنی کے ڈائریکٹر نے جماعت کے نام ایک خط میں تحریر کیا کہ اگر بورکینا فاسو میں اس معیار کی طباعت ہو سکتی ہے تو ہمیں آئندہ سے اپنے طباعت کے کاموں کے لئے پیرس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اب اللہ کے فضل سے وہ اپنے کام جماعت کے پریس سے کروا رہے ہیں۔ اسی طرح سیر الیون میں اقوام متحدہ کے ادارے یونیسیف (Unicef) نے بچوں کی بہت ساری کتابیں جماعتی پریس سے چھپوائی ہیں۔

جماعتی پریسوں سے شائع شدہ جماعتی لٹریچر کا 19 سالہ جائزہ

(i) خلافت خامسہ میں سالانہ کتب کی اشاعت کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقاریر جلسہ سالانہ برطانیہ میں گیارہ 11 سالوں میں ہی کل اٹھانوے لاکھ 9800000 سے زائد کتب کی اشاعت کا ذکر فرمایاہے جسکی سالانہ اوسط تقریباً نولاکھ 900000 بنتی ہے جبکہ عہد خلافت خامسہ کے 19 سالہ دور میں جماعتی پریس سے جماعتی کتب کی اشاعت کی اوسطاً تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اسی طرح لیف لیٹس اور اشتہارات کی لاکھوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ جس کا تفصیلی ذکر آگے ہو گا۔

(ii) خلافت خامسہ کے اب تک کے انیس 19 سالہ دور میں انیس 19 نئی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم و مختصر تفسیری نوٹس کی اشاعت ہوئی ہے۔ جبکہ اب تک جماعت کے ذریعہ شائع شدہ تراجم قرآن کی کل تعداد چھہتر 76 ہو چکی ہے۔

(iii) اکناف عالم میں اشاعت اسلام کی خاطر اس وقت دنیا کی نو 9 مختلف زبانوں عربی، فرنچ، ٹرکش، رشین، بنگلہ، چینی، انڈونیشین، سواحیلی، سپینش میں مرکزی ڈیسک قائم ہیں جن کے ذریعہ دن رات جماعتی لٹریچر کے ترجمہ کا کام جاری ہے۔ انٹرنیشنل عربک انگلش ٹرانسلیشن ڈیسک الگ قائم ہے جس کے ذریعہ انگریزی سے عربی میں لٹریچر کے ترجمہ کا کام ہو رہاہے۔ دنیا میں تین ارب سے زائد آبادی یہ نو 9 زبانیں بولتی ہے۔

مختلف ممالک اپنی علاقائی زبانوں میں بھی جماعتی لٹریچر کی اشاعت کرتے ہیں۔ سال 2021ء کی رپورٹ کے مطابق خلافت خامسہ کے صرف ایک سال میں انتالیس 39 علاقائی زبانوں میں چھتیس لاکھ اٹھاسی ہزار 3688000 کی تعداد میں مختلف جماعتی کتب ولٹریچر کی اشاعت ہوئی۔ اس سے گزشتہ دو دہائیوں میں شائع ہونے والی کتب کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس لٹریچر میں انگریزی، اردو اور عربی کے علاوہ بنگلہ، البانین، بوسنین، لتھوینین، لیٹوین، سواحیلی، کرونڈی وغیرہ جیسی بہت ساری علاقائی زبانیں شامل ہیں۔

اشاعت دین کی دوسری شاخ

اشتہارات

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے 1891 میں فرمایا تھا:

"دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو حکم الٰہی حجت کی غرض سے جاری ہے اور اب تک بیس ہزار 20000 سے کچھ زیادہ اشتہارات اسلامی حجتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کے لئے شائع ہو چکے ہیں اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔"

گویا حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے ابتدائی تین سالوں میں اس وقت اپنی توفیق کے مطابق بیس ہزار 20000 اشتہار شائع کر کے بھی جماعت کتنی خوشی محسوس کرتی تھی آج ان کی تعداد لاکھوں سے بڑھ کر کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔

اشاعت اسلام کی یہ شاخ اشتہارات پھلتے پھولتے ہوئے خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں درج ذیل مزید پانچ 5 شاخوں میں تقسیم ہو کر اپنے بے شمار شیریں پھل دے رہی ہے۔

(i) اشتہارات

تبلیغ احمدیت کا یہ ذریعہ اشتہارات یعنی لیف لٹس اور پمفلٹس کی صورت میں ہر دور خلافت میں مسلسل ترقی پذیر رہا ہے جو ایک سو چونتیس 134 سال بعد خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں لاکھوں سے بڑھ کر کروڑوں کی تعداد میں داخل ہو چکا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذاتی توجہ اور اس بابرکت تحریک کا مرہون منت ہے، آپ نے صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر جماعتی تعارف پر مشتمل اشتہارات ہر ملک کی آبادی کے کم از کم دس 10 فیصد حصہ تک پہنچانے کے لئے ارشاد فرمایا تھا۔ جس کے نتیجہ میں دنیا کی مختلف زبانوں میں کروڑوں کی تعداد میں جماعت کے تعارف پر مشتمل اشتہارات کے ذریعہ کروڑہا افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے۔

سال 2021ء کی رپورٹ کے مطابق صرف ایک سال میں ہی ایک سو تین 103 ممالک میں مجموعی طور پر انہتر لاکھ چوراسی ہزار 6984000 لیف لٹس تقسیم کیے گئے جن کے ذریعہ ایک کروڑ اڑسٹھ لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔ بعض ممالک خصوصاً سپین میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی نگرانی میں یہ کام ٹھوس بنیادوں پر ہوا جب حضورانور نے 2014ء سے جامعہ برطانیہ سے فارغ التحصیل ہونیوالی کلاس کے سپرد سپین میں جاکر تقسیم اشتہارات کی یہ ذمہ داری کی۔ دو سال بعد جامعہ احمدیہ جرمنی کے فارغ التحصیل مربیان بھی اس مہم کا حصہ بن گئے جنہوں نے 2019 میں کرونا کی وبا پھیلنے تک لاکھوں اشتہارات سپین کے پورے ملک میں تقسیم کیے اور وہاں امن کے سفیر مشہور ہوئے۔ بعض دوکانداروں نے تو یہ فولڈر تقسیم کرنے کے لئے اپنے سٹورز پر رکھنے شروع کر دیئے۔ سپین کے ترپن 53 صوبوں میں سے اکثر کے گورنرز نے اس تقسیم اشتہارات کے بعد امیر جماعت احمدیہ سپین اور دیگر عہدے داران کے ساتھ میٹنگ کر کے اس کام کو سراہا اور اشاعت اسلام کی یہ مہم بہت کامیاب رہی اسی طرح دیگر ممالک میں بھی حضور انور کی ہدایات کے مطابق تقسیم اشتہارات کا کام پہلے سے کئی گنا بڑھ گیا۔

(ii)اخبارات ورسائل

دنیائے صحافت کا ایک شعبہ اخبارات اور رسائل ہیں چنانچہ جماعت کی آفیشل ویب سائیٹ پر پندرہ 15 کے قریب اخبارات اور رسائل موجود ہیں جن کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کا کام جاری ہے دیگر اخبارات میں بھی جماعتی مضامین کی اشاعت ہوتی رہتی ہے چنانچہ تازہ رپورٹ کے مطابق صرف ایک سال میں مجموعی طور پر دو ہزار اکیس 2021 اخبارات نے تین ہزار دو سو چوہتر 3274 جماعتی مضامین اور آرٹیکلز شائع کیے جن کے ذریعہ تقریباً تینتیس کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

اخبارات کا ذکر ہو اور دنیا بھر میں اردو صحافت میں سب سے قدیم اخبار الفضل کا ذکر نہ ہو تو مضمون ادھورا رہ جائے گا۔ پاکستان میں الفضل پر بعض جبری پابندیوں کے بعد اب یہ لندن سے آن لائن جاری ہے جس کی سرکولیشن لاکھوں میں ہے۔ الفضل انٹرنیشنل اس کے علاوہ ہے۔

ماس میڈیا (Mass Media)

اشتہارات دنیائے صحافت کا ایک شعبہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ دور حاضر کی ایجادات پریس وغیرہ اوررسل ورسائل کے جملہ وسائل وانتظامات دراصل تو اسلام کی اشاعت کی خاطر ہیں۔

(ملخص از تحفہ گولڑویہ صفحہ 99-100)

اکیسویں صدی میں خلافت خامسہ کے عہد سعادت میں صحافت نے ماس میڈیا کی صورت اختیار کرلی ہے۔ ماس میڈیا کے دیگر ذرائع مثلاً ٹی وی اور ریڈیو چینلز کے ذریعہ بھی تبلیغ احمدیت اور اشاعت اسلام کا کام جاری وساری ہے۔

(iii)ریڈیو چینلز

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنی خلافت کے آغاز میں ایک احمدیہ ریڈیو سٹیشن کے قیام کی خواہش ظاہر کی تھی۔ خلافت خامسہ میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ریڈیو سٹیشن کی تعداد ستائیس 27 ہو چکی ہے جن کے ذریعہ اشاعت اسلام کا کام مسلسل جاری ہے۔

اسی بابرکت عہد میں 7 فروری 2016ء کو وائس آف اسلام ریڈیو اسٹیشن کا آغاز بھی جماعتی میڈیا میں ایک مفید اضافہ اور سنگ میل ثابت ہوا ہے جس کی نشریات 24 گھنٹے جاری رہتی ہیں۔ اور اس کے ذریعہ خلافت خامسہ کے گزشتہ چھ 6 سالوں میں ہر سال لاکھوں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

(iv)ٹی وی چینلز

خلافت خامسہ کے آغاز میں ایم ٹی اے کا ایک چینل جاری تھا اب اللہ کے فضل سے مسلم ٹی وی احمدیہ (MTA) برطانیہ کے آٹھ ٹی وی چینلز چوبیس گھنٹے نشریات پیش کر رہے ہیں ان پر سترہ 17 مختلف زبانوں میں رواں ترجمے نشر کیے جاتے ہیں۔ جن میں انگریزی، عربی، فرانسیسی، جرمن، بنگلہ، سواحیلی، افریقن، انگریزی، انڈونیشین، ترکی، بلغارین، بوزنین، ملیالم، تامل، روسی، پشتو، ہسپانوی اور سندھی زبانیں شامل ہیں۔

دیگر ریڈیو وٹی وی چینلز

آجکل صرف ریڈیو چینلز کے ذریعہ بھی کروڑوں افراد تک پیغام احمدیت تک پہنچ رہا ہے۔جماعت کے اپنے چینلز کے علاوہ انہتر 69 ممالک میں دیگر ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر اسی ایک سال میں پانچ ہزار اڑسٹھ 5068 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ ایک ہزار آٹھ سو ستہتر 1877 گھنٹے جماعت کے لئے وقت ملا۔

ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ بھی سینتالیس ہزار آٹھ سو47800 گھنٹے پر مشتمل دس ہزار آٹھ سو اکتیس 10831 پروگرام نشر ہوئے۔ایک محتاط اندازے کے مطابق دیگر چینلز کے ذریعہ صرف ایک سال میں تینتیس33 کروڑ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔

(v)ویب سائیٹ اور بلاگ

دور حاضر میں ویب سائیٹ یا بلاگ نے کافی اہمیت حاصل کی ہے۔جماعت کی آفیشل ویب سائیٹ alislam.org کا آغاز 1995ء میں ہوا تھا۔جس پر انگریزی زبان میں تین سو سولہ 316 اور اردو زبان میں ایک ہزار1000 کتب موجود ہیں نیز اس ویب سائیٹ کی شاخیں چالیس40 سے زائد مختلف زبانوں میں بھی قائم ہیں۔

اشاعت دین کی تیسری شاخ

آمد مہمانان اور ملاقاتیں

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے 1891ء میں فرمایا تھا:

”تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنیوالے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔۔۔چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے۔“

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 14)

ہر خلیفہ وقت کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شبانہ روز مصروفیات کا ایک پہلو افراد جماعت اور دیگر اغراض سے آنیوالے غیر از جماعت و دنیا بھر سے با اثر افراد سے ملاقات کا ہے جو پہلے سے کہیں بڑھ چکا ہے ہزاروں احمدی خاندان و دیگر غیر از جماعت نے حضو انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے بالمشافہ ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے۔ جس میں ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ پر آنیوالے روحانی پرندوں کے علاوہ دوران سال آنیوالے وہ مخلصین بھی شامل ہیں جن میں سے بعض کینیڈا کی طرح اپنے ممالک سے پورا جہاز چارٹرڈ کر کے آ چکے ہیں۔

خاکسار کی طرح حضور انور کا ہر ملاقاتی نہ صرف ذاتی طور پر تجربہ رکھتا ہے بلکہ اس بات کا عینی شاہد ہے کہ حضور انور سے ملاقات کر کے باہر آنیوالے افراد اتنے شاداں و فرحاں ہوتے ہیں اور ان کے چہرے اتنے ہشاش بشاش اور دل مسرتوں سے معمور و مسرور ہوتے ہیں کہ جیسے دنیا جہان کی نعمت انہیں نصیب ہو گئی۔ یہ بات دراصل مومنوں کی ایمانی بشاشت اور خلافت کی روحانی برکت اور نورانی تجلی سے تعلق رکھتی ہے۔

کیا ہے کوئی دنیا میں خوشیاں بانٹنے والی اس خلافت مسیح و مہدی کی کوئی نظیر!

الغرض حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی افراد جماعت سے ملاقات نہ صرف ازدیاد ایمان کا باعث بنتی ہے بلکہ ان کی زندگیوں کی کایا پلٹ کے رکھ دیتی ہے۔ایسی سربر آوردہ بااثر ملکی یا بین الاقوامی شہرت کی حامل شخصیات جو حضور انور سے ملاقات کے لئے آئیں ان کی طویل فہرست کی یہاں گنجائش نہیں۔

الغرض ہر طبقہ فکر کے لوگ حضور انور سے ملنے اور راہنمائی حاصل کرنے کے لئے آتے رہتے ہیں ان میں مختلف ممالک کے سیاسی راہنما اور مختلف چرچوں کے مذہبی لیڈر وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں۔

مہمانان کے قیام وطعام اور مہمان نوازی کے لئے نہ صرف لنڈن میں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں نظام جماعت موجود ہے مہمان خانے بھی قائم ہیں، تاہم سب سے بڑھ کر ایسے مہمانان کی آمد کا سلسلہ مسکن خلافت برطانیہ میں جاری رہتا ہے 2019ء تک جلسوں وغیرہ کے لئے پہلے بیت الفضل لنڈن میں اور اس کے بعد اسلام آباد ٹلفورڈ میں جمع ہونے والے ایسے مہمانان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔اور ساری دنیا میں ہونیوالے جلسہ ہائے سالانہ اور دیگر جماعتی تقاریب میں ایسے مہمانان حضرت مسیح موعودؑ کی تعداد سالانہ لاکھوں سے بھی تجاوز کرتی ہے، جن کی حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے ابتدائی سالوں میں دس ہزار سالانہ کی اوسط تعداد پر بھی ہم خوش تھے۔فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ

مہمانان کے لئے توسیع عمارت

اس وقت دنیا بھر میں مہمانان مسیح موعودؑ کے لئے توسیع مکانات ایک خوبصورت نظارہ پیش کر رہی ہے۔یہ توسیع خاص طور پر برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، پاکستان اور بھارت میں جاری رہی لیکن خاص طور پر مرکز اولین قادیان میں جو توسیع خلافت خامسہ میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ظاہر ہوئیں اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔

اولین مرکز سلسلہ قادیان کی ترقی اور توسیع وتجدید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جماعت کی ترقی کے ساتھ آپ کی پسماندہ بستی قادیان کی ترقی کا بھی وعدہ الٰہی ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دعوۃ الامیر میں صداقت احمدیت کی دلیل

کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہؑ کو قادیان کے کسمپرسی کے زمانہ میں 1882ء میں الہام ہوا کہ "وسع مکانك" یعنی اپنے مکان وسیع کرو۔ حضور نے اس وقت کی مالی توفیق کے مطابق صرف تین چھپر ہی بنوا سکے۔ اس کے بعد مختلف ادوار میں اس ارشاد کی تعمیل میں قادیان کے عمارات کی توسیع و تجدید ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کی شان اور تقدیر ہے کہ خلافت رابعہ کے دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دورہ 1991ء کے بعد پھر اس سلسلہ کا آغاز ہوا اور 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے بعد تو قادیان میں ایسی شاندار توسیع و تجدید ہوئی جس کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی۔

2009ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے قادیان میں توسیع عمارات کا نہایت اختصار سے یہ ذکر فرمایا تھا کہ

"1991 میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دورہ کیا تو اس دورہ کے بعد وَسِّعْ مَکَانَکَ کا پھر ایک نیا دور شروع ہوا۔ جہاں احمدیوں کے مکانوں میں بھی جماعتی عمارات میں بھی خوب اضافہ ہوتا چلا گیا۔ پھر 2005 میں میرے دور کے بعد اللہ تعالیٰ نے مزید توفیق عطا فرمائی کہ قادیان میں جماعتی عمارات میں وسعت پیدا ہوئی اور جماعتی مرکزی عمارات کے علاوہ آسٹریلیا، امریکہ، انڈونیشیا، ماریشس وغیرہ نے وہاں اپنے بڑے وسیع گیسٹ ہاوسز بنائے۔ جماعتی طور پر ایم ٹی اے کی خوبصورت بلڈنگ اور دفتر نشرو اشاعت بن گیا کتب کی سٹور بھی اس میں مہیا کئے گئے ہیں۔ بڑے بڑے ہال بنائے گئے ہیں۔ دو منزلہ نمائش ہال بنایا گیا۔ ایک بڑی وسیع تین منزلہ لائبریری بنائی گئی ہے۔ فضل عمر پریس کی تعمیر ہوئی۔ لجنہ ہال بنا۔ ایک تین منزلہ گیسٹ ہاؤس مرکزی طور پر بنایا گیا۔ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مزید توسیع ہوئی اور نئے بلاک ہے اور اس طرح بے شمار نئی تعمیر اور توسیع ہوئی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مسجد اقصیٰ میں توسیع کی گئی ہے۔ جس میں صحن سے پیچھے ہٹ کے تقریباً تین منزلہ جگہ مہیا کی گئی ہے اور اس میں جو نئی جگہ بنی ہے اس میں تقریباً پانچ ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس طرح قادیان میں کئی دوسری مساجد کی تعمیر ہوئی اور سب کی تفصیل کا تو بیان نہیں ہو سکتا اور نہ بغیر دیکھے اس وسعت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے جو ان نئی

تعمیرات کی وجہ سے وہاں قادیان میں ہو رہی ہے۔ یہ چند تعمیرات جن کا میں نے ذکر کیا ہے یہ گزشتہ تین چار سال کے عرصہ میں ہوئی ہیں تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا کرنا کہ ہر روز ہم اس الہام کی شان دیکھ رہے ہیں اور نہ صرف قادیان میں بلکہ دنیا میں ہر جگہ حتیٰ کہ پاکستان میں بھی نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ توفیق دے رہا ہے۔ ہمارے مخالفین سے کس طرح اللہ تعالیٰ نے مواخذہ کرنا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن جہاں تک اس کے وَسِّعْ مَکَانَکَ کا سوال ہے اللہ تعالیٰ ہر روز ہمیں ایک شان سے اسے پورا ہوتا دکھا رہا ہے۔" (خطبہ جمعہ 12 جون 2009ء)

عہد خلافت خامسہ میں قادیان میں ہونیوالی یہ توسیع اتنی غیر معمولی ہے کہ اس کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے کسی قدر تفصیل ضروری ہے جن میں پہلے تعمیرات نو کا ذکر ہو گا۔

دارالضیافت قادیان کی تعمیر نو

دارالضیافت قادیان کی عمارت کو حضور انور کی راہنمائی سے مختلف مراحل میں از سر نو تعمیر کیا گیا ہے۔ 2008ء میں ایک پورشن کی از سر نو تعمیر کی گئی۔ سن 2014ء میں دارالضیافت میں دو منزلہ ٹائلٹ بلاک تعمیر کیا گیا۔ پھر 2017ء میں دارالضیافت کے بقیہ حصہ کی از سر نو تعمیر کی گئی۔ جس میں اب اکیالیس 41 کمرے مہمانوں کے قیام اور سہولت کی رہائش کے لئے موجود ہیں۔

تعمیر نو سرائے وسیم

2009 میں مہمانوں کی رہائش کے لئے قادیان میں ایک تین منزلہ عمارت سرائے وسیم بھی تعمیر کی گئی ہے۔ جس میں پینتیس 35 کمرے، ڈائننگ ہال، ڈرائینگ ہال، کانفرنس روم، سٹنگ رومز وغیرہ شامل ہیں۔ جلسہ سالانہ، اجتماعات، شوریٰ اور دیگر اہم مواقع پر یہ گیسٹ ہاؤس استعمال ہوتا ہے۔

تعمیر نو سرائے خدمت

2005ء میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے سرائے خدمت کے نام سے دو منزلہ وسیع ہال پر مشتمل اس عمارت کی تعمیر کی جسکی رینوویشن 2018ء میں مکمل ہوئی اور دو منزلہ ٹائلٹ بلاک علیحدہ سے تعمیر کیے گئے۔

آسٹریلیا گیسٹ ہاؤس، ماریشس گیسٹ ہاؤس، میانمار (برما)، انڈونیشیا گیسٹ ہاؤس کی تعمیر نو

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی ضروریات کے لیے آسٹریلیا، ماریشس، میانمار (برما) کی جماعتوں کو اپنے ممالک کے گیسٹ ہاؤسز بنانے کی توفیق ملی۔ آسٹریلیا کا گیسٹ ہاؤس 2009ء اور رینوویشن 2018ء میں ہوئی۔ ماریشس گیسٹ ہاؤس کا گراؤنڈ فلور 2005ء میں اور فرسٹ فلور 2008ء میں تعمیر کیا گیا اور 2018ء میں اس کی رینوویشن ہوئی۔ برما کے گیسٹ ہاؤس کی تعمیر 2017ء میں ہوئی۔ انڈونیشیا جماعت کا زیر تعمیر گیسٹ ہاؤس اس سال پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔

حضور اقدس کے دور میں ہی امریکا، جرمنی، یو کے اور کینیڈا کے گیسٹ ہاؤسز کی مکمل رینوویشن کی گئی۔ اب اس عمارت میں نصرت گرلز اسکول و اقراء کنڈر گارٹن جاری ہیں۔

اسی طرح احاطہ گیسٹ ہاؤس میں ہی پچاس 50 ٹائلٹس پر مشتمل Toilet Block کی تعمیر بھی 2018ء میں مکمل ہوئی۔

تعمیر نو سرائے طاہر

سرائے طاہر (جامعہ احمدیہ) کی عمارت کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2005ء میں فرمایا تھا جسے مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب آف امریکا نے اپنے خرچ پر تعمیر کروایا۔ اس میں اب جامعہ احمدیہ قائم ہے۔ آج کل رینوویشن کے ذریعہ اسے طلباء کی کلاسز و رہائش کے اعتبار سے مزید بہتر بنایا جا رہا ہے۔

روٹی پلانٹ اور لنگر خانوں کا قیام

حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا تھا ''یہ نان تیرے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لیے ہے۔'' مہمانان حضرت مسیح موعودؑ کے لیے روٹی کے انتظام کے لیے قادیان میں روٹی پلانٹ بھی لگایا گیا ہے۔ لبنان سے روٹی پکانے کی Automatic مشین لا کر نصب کی گئی ہے جس میں کم و بیش آٹھ

ہزار 8000 روٹی ایک گھنٹہ میں تیار ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے ایک وسیع و عریض عمارت بھی تیار کی گئی ہے۔ یہ کام 2012ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔

چوتھی اور پانچویں توسیع مسجد اقصیٰ قادیان

حضرت مسیح موعودؑ، خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ کے زمانہ میں ہونیوالی توسیع کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر مسجد اقصیٰ کو گرا کر چوتھی مرتبہ توسیع کی گئی۔ جس میں مسجد کی تین منزلہ جدید عمارت کا سنگ بنیاد 7 جون 2008ء کو رکھا گیا اور توسیع کا کام 2011ء میں مکمل ہوا۔ پھر مسجد اقصیٰ کے جدید حصہ میں عمدہ قسم کی لکڑی کی کھڑکیاں اور مزین دروازے لگائے اور نمازیوں کی سہولت کے لئے لفٹ بھی لگائی گئی۔ جون 2015ء میں ایک بار پھر پانچویں توسیع کا فیصلہ کیا گیا۔ مسجد اقصیٰ کے قدیمی حصہ میں بھی رینوویشن کے کام ہوئے۔ قدیمی حصہ کو ریٹروفٹنگ کے ذریعہ مضبوطی دی گئی۔ پرانی بالوں والی چھت کی بجائے RCC کی چھت ڈالی گئی۔ قدیمی حصہ والے گنبدوں کی طرز پر مسجد اقصیٰ کی چھت پر دوسری جانب بھی بالکل ویسے ہی گنبد بنائے گئے۔ مسجد اقصیٰ کے قدیمی حصہ کے بیرونی در کو محرابوں سے مزین کرتے ہوئے ان میں لکڑی کے خوبصورت دروازے اور درمیان میں ایک وسیع داخلی گیٹ بنایا گیا جس پر گنبد اور مینارے تعمیر کئے گئے۔ یہ کام 2017ء میں پایہ تکمیل پہنچا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تجدید مسجد مبارک

حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں آپ کی راہنمائی وتوجہ سے 2014ء میں مسجد مبارک کی رینوویشن ہوئی۔ قدیمی حصہ کے مینارے (جو بعد کی زائد تعمیرات میں اوجھل ہو گئے تھے) اپنی اصل حالت پر دوبارہ قائم کیے گئے۔ مسجد کی سیڑھیوں کشادہ اور وسیع کی گئی۔ چھت کی مرمت کے ساتھ ہال پر شاہ نشین کی جگہ (جہاں حضرت مسیح موعود تشریف فرما ہوتے تھے) سنگ مرمر کا ایک بینچ رکھا گیا۔ مسجد کے اندرونی مرمتی کام بھی ہوئے۔ مسجد کو ساؤنڈ پروف کر کے اور جدید سسٹم لگا کر ایئر کنڈیشنز کیا گیا۔ مسجد کی کھڑکیوں دروازوں پر

عمدہ پالش اور سامنے سے مسجد کے ایلیویشن کو بھی مزید خوبصورت بنایا گیا۔ اسی طرح مسجد مبارک کے لئے لفٹ بھی لگائی گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

حضور انور کی منظوری سے پانچ خستہ حال مساجد منہدم کر کے از سر نو تعمیر کی گئیں جن میں مسجد رحمان، مسجد سبحان، ریتی چھلہ کی مسجد ممتاز، حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تعمیر فرمودہ مسجد نور اور کوٹھی دارالسلام کی مسجد مسرور قابل ذکر ہے۔ ان کے علاوہ بھی مختلف محلہ جات میں موضع ننگل کاہلواں میں کئی مساجد تعمیر ہوئیں۔ حضور انور کے دور میں تیار ہونے والی ان مساجد کی کل تعداد پندرہ 15 ہو چکی ہے۔

تجدید دارالمسیح خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں دارالمسیح کے تمام مکانات کی رینوویشن کی گئی ہے۔ جس میں کمرہ پیدائش حضرت مسیح موعودؑ، دالان حضرت اماں جان، کمرہ پیدائش حضرت مصلح موعودؓ، گول کمرہ اور دیگر تمام حصوں کی رینوویشن ہوئی۔ دارالمسیح میں واٹر پروفنگ کر کے دوبارہ پلستر کیا گیا تا کہ دیواروں میں سیلن باقی نہ رہے۔ اس طرح اکثر مقامات پر ریٹروفٹنگ کے ذریعہ اصل دیواریں متاثر کئے بغیر مکانات کو مضبوطی دی گئی۔ رینوویشن کے دوران دارالمسیح کو حتی المقدور اصل نقشہ کے مطابق محفوظ کیا گیا ہے قصر خلافت اور دیگر سات مکانات خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور کی عمدہ رنگ میں رینوویشن کر کے ان کی اصل حالت میں محفوظ کیا گیا۔ نیز مکان حضرت ام طاہر سے ملحق گلشن احمد میں ایک خوبصورت پارک بنایا گیا ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 31 مئی 2022ء)

تجدید مکان حضرت خلیفہ المسیح الاولؓ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے اس مکان کے رہائش والے حصہ کی رینوویشن کی گئی ہے۔ اس کے ایک ہال میں نظارت نشر و اشاعت کے تحت شائع ہونے والی کتب کی نمائش لگائی گئی ہے جب کہ دوسرے ہال میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر نمائش لگانے کی تیاری کی جارہی ہے۔ اس مکان کی رینوویشن 2021ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تعمیر دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

دارالمسیح کے سامنے تعلیم الاسلام ہائی اسکول اور مدرسہ احمدیہ کی پرانی عمارت کے خستہ حصہ کی تعمیر نو اور باقی کو رینوویٹ کر کے خوبصورت عمارت کی شکل دی گئی۔ یہ تمام کام 2015 میں مکمل ہوئے۔ اس طرح قادیان کے دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید و وقف جدید کا انتظام بہت بہتر ہو گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

2016 میں دارالمسیح کے سامنے دفتر نظارت امور عامہ و خارجہ کی تعمیر ہوئی دفتر نظامت تعمیرات کی بھی نئی تعمیر ہوئی ہے۔ جامعہ احمدیہ کے قریب دفتر نشر واشاعت کی وسیع و عریض عمارت ''البلاغ'' کے نام سے الگ تعمیر کی گئی ہے۔ جس کے گراؤنڈ فلور میں دفتر نشر واشاعت اور شعبہ سمعی بصری کے اور ایک گودام بھی بنایا گیا ہے عمارت کے فرسٹ فلور پر دفاتر شعبہ نورالاسلام، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، نظارت دعوۃ الی اللہ شمالی و جنوبی ہند، نظارت تعلیم وغیرہ قائم ہیں۔ اسی طرح مخزن تصاویر قادیان اور قرآن نمائش بھی اسی عمارت کے دو ہالز میں قائم کی گئی ہیں۔ یہ تعمیر 2009ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تعمیر فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

ایک وسیع و عریض عمارت کی تعمیر کا کام سن 2009ء میں مکمل ہوا اور پریس عمارت میں منتقل کیا گیا اور طباعت کے تمام کام جماعتی پریس میں سرانجام دے کر کتب پوری دنیا میں بھجوائی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تعمیر نورالدین لائبریری

خلافت خامسہ میں قادیان میں ایک وسیع و عریض لائبریری ''نورالدین لائبریری'' تعمیر ہوئی۔ اس دومنزلہ عمارت میں سلسلہ کی کتب و اخبارات کے علاوہ دیگر دنیوی علوم کے شعبے بھی موجود ہیں۔ لائبریری کی تعمیر 2009ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی اور 2018ء میں رینوویشن بھی عمل میں لائی جا چکی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

تعمیر و تجدید تعلیم الاسلام ہائی اسکول

خلافت خامسہ کے دور میں ہی تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی ضروریات کے پیش نظر موجودہ عمارت کی رینوویشن کے ساتھ ساتھ ایک نئی عمارت بھی تعمیر کی گئی ہے جس میں فرسٹ فلور پر سینیئر سیکنڈری سکول کی کلاسز اور Laboratories قائم کی گئی ہیں اسی طرح گراؤنڈ فلور پر پرائمری سیکشن کی کلاسز بنائی گئی ہیں۔ طلباء کے لئے Smart Class Rooms بنائے گئے ہیں۔ سکول کی تعمیر اور پرانی عمارت کی رینوویشن کا کام سن 2018ء میں مکمل ہوا۔

تعمیر جلسہ گاہ بستان احمد

خلافت خامسہ میں ہی قادیان میں جلسہ گاہ کو چار دیواری میں محفوظ کر کے مستقل انتظامات کئے گئے ہیں۔ شعبہ سمعی بصری، شعبہ ترجمانی، شعبہ بجلی و دیگر اہم شعبوں کے لئے زنانہ و مردانہ جلسہ گاہ میں مستقل Cabins کے ساتھ بجلی کا انتظام ہے۔ علاوہ ازیں LED Lights پختہ سٹیج اور مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ میں کل ساٹھ 60 عدد مستقل ٹائلٹس ہیں۔ ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے علاوہ فٹبال، کرکٹ اور والی بال وغیرہ کے ٹورنامنٹ بھی یہاں کروائے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تعمیر و تجدید نور ہسپتال

نور ہسپتال کی نئی عمارت کا افتتاح بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2005ء میں فرمایا تھا۔ اب اس کی رینوویشن کا کام جاری ہے جو کہ ان شاء اللہ امسال 2022ء میں پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

تجدید بہشتی مقبرہ اور تاریخی مکان اماں جان

سن 2019ء میں احاطہ خاص کے ارگرد RCC کے مضبوط چار دیواری تعمیر کی گئی۔ اسی طرح نئے داخلی گیٹ نصب کئے گئے۔ داخلی گیٹ کی پیشانی پر سنگ مرمر میں سیاہ پتھر سے عبارات لکھوائی گئیں مختلف زبانوں میں بہشتی مقبرہ کا تعارف اور وہ دعائیں جو حضورؑ نے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے لئے کی ہیں آویزاں کی گئیں۔

اس طرح تمام کتبہ جات کو محراب نما بنا کر ایک جیسی شکل دی گئی اور قطعہ جات میں کتبہ جات کے مختلف سائز کو ایک جیسا کیا گیا۔ تمام کتبہ جات کی تعارفی پلیٹس تبدیل کر کے نئی پلیٹس لگوائی گئیں۔ یہ 2016ء میں مکمل ہوا۔

بہشتی مقبرہ حضرت اقدس مسیحؑ کا تعمیر کردہ مکان خستہ حالت میں تھا۔ 1905ء میں زلزلہ کے بعد جب حضورؑ نے بہشتی مقبرہ میں مع اہل خانہ قیام فرمایا تھا یہ مکان انہیں دنوں میں حضور علیہ السلام نے تعمیر کروایا تھا۔ 2013ء میں مکان کی حالت بہت خستہ ہو چکی۔ اس تاریخی مکان کو اس کی اصل حالت پر رینوویٹ کیا گیا۔ یہ کام سن 2014ء پایہ تکمیل کو پہنچا۔ بہشتی مقبرہ میں وہ بابرکت شاہ نشین جہاں حضور علیہ السلام اپنے خدام کے ساتھ جب باغ میں تشریف لاتے تو اس مقام محفل عرفان منعقد ہوتی تھی۔ اس جگہ سنگ مرمر کی ایک خوبصورت بارہ دری تعمیر کی گئی ہے۔ شاہ نشین کے مقام پر سنگ مرمر کا ایک بینچ بھی رکھا گیا ہے۔ یہ کام 2015ء میں مکمل ہوا۔

اسی طرح بہشتی مقبرہ تمام چار دیواری کی مرمت کر کے اس کو اندر باہر سے پلستر کر کے روغن کیا گیا۔ بہشتی مقبروں کے راستوں کی مرمت کی گئی۔ بے ترتیب درخت ختم کر کے ایک ترتیب کے ساتھ پھول بوٹے اور درخت لگائے گئے اور بہشتی مقبرہ کی تزئین میں اضافہ کیا گیا۔ بہشتی مقبرہ کے تمام راستوں میں LED Lights لگا کر اسے روشن کیا گیا۔ یہ تمام کام سن 2014 اور 2015 میں مکمل کئے گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تعمیر یادگار مقام ظہور قدرت ثانیہ و پارک بہشتی مقبرہ

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008 کے موقعہ پر بہشتی مقبرہ قادیان میں ایک یادگار تعمیر کی گئی تھی جس میں شیشے کی پلیٹس خراب ہونے کی وجہ سے ان کو ہٹا کر سنگ مرمر کی ایک خوبصورت یادگار تعمیر کی گئی۔ جس میں سفید سنگ مرمر میں نیلے رنگ کے پتھر سے قرآنی آیات، احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات لکھوائے گئے۔ یادگار میں فاؤنٹین اور لائیٹ بھی نصب کی گئیں۔ یہ کام 2016 میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

2015ء میں بہشتی مقبرہ میں مقام ظہور قدرت ثانیہ کے قریب ہی خالی جگہ پر ایک پارک تعمیر کرکے درمیان میں ایک فوارہ بھی نصب کیا گیا ہے۔

تجدید دار البیعت لدھیانہ

دھیانہ میں دارالبیعت جہاں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے 23مارچ 1889ء کو پہلی بیعت لی تھی۔ سیدنا حضورانور کی خصوصی راہنمائی میں اس خستہ عمارت کی مکمل رینوویشن کی گئی۔ تاریخی حصہ کی رینوویشن کے ساتھ ساتھ غیر تاریخی حصہ کو منہدم کرکے اس کی جگہ ایک دو منزلہ عمارت میں مرکزی گیسٹ ہاؤس اور مربی ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے۔ اس پراجیکٹ کی تکمیل سن 2017ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

تجدید تاریخی مکان ہوشیار پور

ہوشیار پور میں وہ تاریخی مکان جس میں چلہ کشی کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دعاؤں کے ذریعہ صداقت اسلام کے لیے ایک روشن نشان طلب فرمایا اور اللہ تعالی نے آپ کو مصلح موعود کی پیشگوئی سے نوازا۔ اس بابرکت مکان کی رینوویشن بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہ مبارک اور خصوصی راہنمائی کے نتیجہ میں عمل میں لائی گئی۔ اس پورے مکان کو اس کی اصل شکل میں محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو ہر طرح سے مضبوط بھی کیا گیا ہے اور زائرین کی سہولت کے بھی تمام انتظامات 2017ء میں پایہ تکمیل کو پہنچے۔

ربوہ پاکستان میں تعمیر نو

ربوہ میں صدرانجمن اور تنظیموں کے گیسٹ ہاؤسز کے علاوہ وقف جدید اور تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس ہیں۔ خلافت خامسہ میں تحریک جدید نے ایک نیا گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا ہے۔ پرانے گیسٹ ہاؤس سرائے فضل عمر کے پندرہ 15 کمروں میں نئے گیسٹ ہاؤس سرائے ناصر کے مزید پینتالیس45 کمروں کا اضافہ ہوگیا ہے۔ صدرانجمن احمدیہ کے دفاتر کی ضرورت کے تحت ایک نئی چھ6 منزلہ عمارت زیر تعمیر ہے۔ اسی طرح صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان کے لیے ایک سو اکیاسی181 کوارٹرز تعمیر کیے گئے اور چھتیس36 کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ نیز تحریک جدید انجمن احمدیہ کے کارکنان کے لیے ایک سو باسٹھ162 کوارٹرز اور وقف جدید انجمن احمدیہ کے تحت ساٹھ60

سے زائد کوارٹرز تعمیر کیے جا چکے ہیں۔ اسی طرح نظارت تعلیم کے اٹھارہ 18 کوارٹرز بھی تعمیر ہوئے۔ بیوگان کے لیے چھیاسٹھ 66 کوارٹرز اور شہداء کی فیملیز کے لیے چھتیس 36 کوارٹرز اس کے علاوہ ہیں۔

بیت الاقصیٰ ربوہ، دفتر الفضل کی رینوویشن سمیت بہشتی مقبرہ دارالفضل کی ایکسٹینشن اور رینوویشن بھی ہوئی۔ بہشتی مقبرہ طاہر آباد کا قیام خلافت خامسہ میں ہوا۔ اس کے علاوہ مربی ہاؤس طاہر آباد غربی، بیت الطاہر دارالفضل، عقب ہسپتال بیت الذکر، بیت الذکر باب الابواب، بیت الذکر دارالنصر شرقی نور، بیت الغالب نصیر آباد غالب، بیت الذکر فیکٹری ایریا کوارٹرز دارالنور، بیت الذکر دارالنصر غربی اقبال، وئیر ہاؤس صدر انجمن احمدیہ، مکان دارالنصر وغیرہ کی تعمیرات بھی شامل ہیں۔ نظارت تعلیم کے تحت ناصر ہائی سکول، طاہر پرائمری سکول، مریم سکول دارالنصر، مریم سکول دارالرحمت، نصرت جہاں اکیڈمی پرائمری سکول، احمد نگر سکول، نصرت جہاں گرلز کالج کی تعمیرات بھی اسی بابرکت خلافت خامسہ کے دور میں ہوئیں۔

ربوہ میں اسی دور میں دو2 نئے لنگر خانے لنگر خانہ نمبر 8 اور لنگر خانہ نمبر 13 بنائے گئے۔ باقی جہاں لنگر خانے موجود تھے وہاں بعض تعمیراتی کام ہوئے اور لنگر خانہ دارالضیافت سمیت کل بارہ 12 روٹی پلانٹ نصب کیے گئے جو فی گھنٹہ چھ ہزار 6000 سے آٹھ ہزار 8000 روٹیاں تیار کر سکتے ہیں۔

دارالضیافت ربوہ کی تعمیر نو

عہد خلافت خامسہ میں دارالضیافت ربوہ پاکستان میں 2010ء میں 122 کمروں پر مشتمل نئی وسیع عمارت تعمیر ہوئی نیز رہائش کے لیے تین 3 ہالز بھی بنائے گئے۔ 2017ء، 2018ء میں ایک اور نئی عمارت کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظوری عطا فرمائی جو زیر تعمیر ہے جو قریباً ایک سو 100 کمروں پر مشتمل ہو گی۔ اور یوں دارالضیافت کی نئی اور پرانی عمارات میں جماعتی شوریٰ پر آنیوالے ایک ہزار مہمانان کے قیام و طعام کی سہولت ہو گی۔

اسی بابرکت دور میں دارالضیافت ربوہ میں چاول اور گندم کے نئے سٹورز تعمیر ہوئے۔ نیا مذبح خانہ، واش رومز اور پارکنگ شیڈز بنائے گئے۔ یہیں یتامیٰ آفس کی تعمیر ہوئی۔ اس لنگر خانہ میں ایک جدید روٹی پلانٹ بھی نصب کیا گیا جس سے فی گھنٹہ چار ہزار 4000 روٹیاں تیار ہو سکتی ہیں۔

اس مضمون میں تو صرف قادیان اور ربوہ کے مراکز کا بطور نمونہ ذکر کیا ہے ورنہ دنیا کے تمام بڑے ممالک میں خلافت خامسہ میں توسیع مراکز کے وسیع کام ہوئے جن میں خصوصاً امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور جرمنی قابل ذکر ہیں۔

خلیفۃ المسیح سے ملاقات کا ذریعہ جلسہ ہائے سالانہ

ہر دور خلافت میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے سالانہ جلسے بھی افراد جماعت سے ملاقات کا ایک مؤثر ذریعہ رہا ہے۔ خلافت خامسہ کے انیس 19 سالوں میں ہونے والے اٹھارہ 18 مرکزی جلسہ ہائے سالانہ برطانیہ میں پانچ لاکھ سے زائد افراد جماعت نے جلسہ میں شرکت کر کے براہ راست حضور انور کے خطابات سننے کی توفیق پائی ہے۔ ان مرکزی جلسہ ہائے سالانہ میں دنیا بھر سے بیسیوں بااثر افراد بھی شامل ہوئے جنہوں نے اشاعت اسلام کے حوالہ سے جماعت اور حضرت خلیفۃ المسیح سے جماعت کی مساعی کے بارہ رپورٹس سن کر نہایت خوشگوار تاثرات بیان کیے ہیں۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں یہ نشان بھی ظاہر ہوا کہ پاکستان جس کے ایک جلسہ سالانہ اور لنگر کو روکا گیا جہاں آخری جلسہ میں تین لاکھ کے قریب مہمانان نے ربوہ شرکت کی تھی۔ اب عالمی سطح پر دنیا بھر کے اسّی 80 سے زائد ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے جہاں لنگر مسیح موعود جاری ہے اور جس میں عالمی سطح پر لاکھوں مہمانان مسیح موعودؑ ہر سال شامل ہوتے ہیں۔

ان ممالک میں خاص طور پر قابل ذکر امریکہ، کینیڈا، بھارت، جرمنی، فرانس، ہالینڈ، سپین، بیلجیئم، آسٹریا، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، فنلینڈ، غانا، نائیجیریا، بورکینافاسو، نائیجر، گنی، گیمبیا، سینیگال، ملائیشیا، کینیا، سیرالیون، تنزانیہ، یوگنڈا، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، فجی، جاپان، برما، بھوٹان، سری لنکا، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے علاوہ بعض عرب ممالک بھی شامل ہیں۔

براہ راست خطبہ حضور انور

خلافت رابعہ سے خلیفہ وقت کے جماعت کے ساتھ رابطے کا وہ تاریخ ساز دور شروع ہوا جس میں احمدیت کے ذریعہ خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ تمام عالمگیر جماعتوں میں سنا جانے لگا۔ جو امام وقت سے افراد جماعت کی ملاقات اور نصیحت و تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ یہ سلسلہ مسلسل وسعت پذیر ہے اور خلافت خامسہ میں دنیا کی پانچ 5 عالمگیر زبانوں انگریزی، عربی، فرنچ، جرمن اور بنگالی میں براہ راست رواں ترجمہ بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ حضور انور سے یہ ملاقات ہر احمدی کو میسر ہے اور سب کے لیے اکتساب فیض کا ذریعہ ہے۔

رابطہ بذریعہ کلاسز حضور انور

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایم ٹی اے پر اطفال و ناصرات کی تعلیمی و تربیتی کلاسز کا سلسلہ شروع کروایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے بابرکت عہد میں اس میں وسعت اور ترقی ہوئی۔ ان کلاسز کے ذریعہ احمدیت کی ایسی فوج تیار ہو رہی ہے جس نے آئندہ اشاعت اسلام کی اہم ذمہ داری ادا کرنا ہے چنانچہ آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور خلافت کے اولین سالوں میں کلاسز میں بیٹھے بچے آج جماعت کے سکالرز کے طور پر MTA کے پروگراموں کے ذریعہ اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

ورچوئل ملاقات کے نئے بابرکت سلسلہ کا آغاز

امام مہدی کے زمانہ کی علامات میں سے ایک علامت حضرت امام جعفر صادقؒ نے یہ بیان فرمائی تھی کہ ”جب ہمارے قائم (امام مہدی) کا ظہور ہو گا تو اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ کی قوت سماعت اور قوت بصارت میں اتنا اضافہ کر دے گا کہ ان لوگوں اور امام قائم کے درمیان قاصد کی ضرورت نہ رہے گی امام اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے جو کچھ فرمائیں گے وہ یہ لوگ سنیں گے اور جب نظر اٹھائیں گے تو اپنے امام کی زیارت کر لیں گے۔“

(بحار الانوار مترجم از علامہ باقر مجلسی جلد 12 صفحہ 346 ترجمہ سید حسن امداد 30 اپریل 1998 محفوظ بک ایجنسی کراچی)

اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا آغاز حضرت امام مہدی کے چوتھے خلیفہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمدؒ کے دور خلافت میں 1994ء میں ایم ٹی اے کے قیام سے ہو گیا تھا۔

عہد خلافت خامسہ میں اس پیشگوئی کی عظمت میں اور اضافہ ہوا جب کرونا وائرس کی وبا کی کے دوران ساری دنیا محدود و مقید ہو کر رہ گئی مگر ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ورچوئل ملاقات کا متبادل سلسلہ شروع فرمایا جس کے ذریعہ مختلف ممالک کے ذیلی و جماعتی ممبران عاملہ و افراد جماعت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست ملاقات کا شرف حاصل کرتے ہیں چنانچہ آغاز 2022ء تک اس سلسلہ کے تحت بیس20 سے زائد ممالک کے ساتھ حضور انور کی ملاقات ہو چکی ہے اور یوں اس مشکل دور کرونا میں آپ کی تائید الٰہی میں "انی معک یا مسرور" کا الہام بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے۔

ورچوئل ملاقات کی سعادت حاصل کرنے والے ممالک میں نائیجیریا، گنی بساؤ، فن لینڈ، سنگاپور، کینیڈا، امریکہ، ناروے، انڈیا، جرمنی، سویڈن، یوکے، آئرلینڈ، ڈنمارک، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، فلسطین، گیمبیا، انڈونیشا، غانا، آسٹریلیا، بنگلہ دیش، ماریشس، بیلجیئم وغیرہ شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہفتہ بھر کی ان ملاقاتوں کا مختصراً احوال ایم ٹی اے کے پروگرام This Week With Hazoor میں قابل دید ہوتا ہے جو ایک مقبول و معروف پروگرام بنتا جا رہا ہے اور افراد جماعت کے لئے حضور انور کی بے تکلف براہ راست راہنمائی کے حصول کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن یکم جون 2022ء)

اشاعت دین کی چوتھی شاخ

مکتوبات

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”چوتھی شاخ اس کارخانہ کی وہ مکتوبات ہیں جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف لکھے جاتے ہیں چنانچہ اب تک عرصہ مذکورہ بالا میں نوے ہزار سے بھی کچھ زیادہ خط آئے ہوں گے جن کا جواب لکھا گیا۔“

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 23)

خطوط حضور انور

تمام خلفائے احمدیت کے ادوار میں خطوط کے ذریعہ رابطہ، تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کا سلسلہ بدستور ترقی پذیر رہا۔ تاہم خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں جماعت میں وسعت اور ذرائع رسل و رسائل میں تیز رفتار ترقی کے ساتھ اس شعبہ میں ایک غیر معمولی تغیر آیا کہ اکیلے اس شعبہ کو سنبھالنا ہی بڑی ہمت اور محنت کو چاہتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ذمہ داری سے بھی خوب عہدہ برآ ہوئے۔ آپ کی دن بھر کی مصروفیات کا ایک پہلو وہ خطوط ہیں جو افراد جماعت کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں بغرض راہنمائی، مشورہ یا دعا وغیرہ تحریر کیے جاتے ہیں اور ان کے جواب حضور انور کی طرف سے تحریر کیے جاتے ہیں۔ اکثر خطوط جن پر حضور انور کے دست مبارک سے آپ کے دستخط ثبت ہوتے ہیں۔ ایک طرف وہ ہر احمدی کے لیے سکون طمانیت اور بے انتہا دلی مسرت کا موجب ہوتے ہیں تو دوسری طرف دعائیہ خطوط کے جوابات کے جلو میں قبولیت دعا کے حیران کن معجزانہ نشانات بھی موجود ہوتے ہیں وہ ایک الگ ایمان افروز روحانی واردات ہے۔ جو ہر احمدی گھرانے میں پیش آتی ہے اور وہ اس کے چشمدید گواہ ہیں۔ ان دعاؤں کی برسات سے نہ صرف وہ مظلوم احمدی اور ان کے خاندان حصہ پاتے ہیں جو دنیا

کے مختلف ممالک میں مذہب کے نام پہ ظلم و جبر کا نشانہ بنائے جاتے ہیں، شہادت کا رتبہ یا اسیری کی سعادت حاصل کرتے ہیں بلکہ عام احمدی بھی اپنے امام کی دعاؤں کی برکت سے اپنے آپ کو حصارِ امن و عافیت میں محفوظ پاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا امام راتوں کو جاگ کر ان کے لیے دعائیں کر رہا ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں احمدیوں کے اموال و اولاد میں غیر معمولی برکت عطا ہوتی ہے۔ بہتیرے نرینہ اولاد سے بہرہ مند کیے جاتے ہیں۔ لاعلاج مریض معجزانہ شفا پاتے ہیں۔ طالبعلم اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرتے ہیں اور ان میں بہتیرے ایسے ہیں جنہیں پیش از وقت حضور کی طرف سے جوابی مکتوب متعلقہ دعا کی قبولیت کے حوالہ سے جو بشارت دی جاتی ہے وہ من و عن اسی طرح پوری ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ ہر خلافت میں جاری رہا لیکن خلافت خامسہ کے انیس 19 سالوں میں جبکہ جماعت دنیا کے دوسو تیرہ 213 ممالک تک پھیل چکی ہے، ان دعاؤں کی وسعت اور ہمہ گیری میں بھی غیر معمولی اضافہ کے ساتھ برکات نظر آتی ہیں۔

عہد خلافت خامسہ کے قبولیت دعا کے یہ تمام واقعات جمع کیے جائیں تو یہ ضخیم کتاب بن جائے۔ حضور کی طبعی تواضع اور انکسار اس میں حائل نہ ہو تو یہ ایک ایسی تاریخی دستاویز ہے جسے مدون و مرتب کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

برادرم مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لنڈن کی ایک رپورٹ کے مطابق خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں دفتر پرائیوٹ سیکرٹری میں مختلف خطوط پر مشتمل روزانہ اڑھائی ہزار 2500 سے تین ہزار 3000 ہزار فیکس موصول ہو رہی ہیں اسی طرح پوسٹ کے ذریعہ روزانہ سینکڑوں خطوط آتے ہیں جن کی تعداد ماہانہ نوے 90 ہزار اور سالانہ دس لاکھ سے زیادہ ہو جاتی ہے چنانچہ مختلف ممالک کی طرف سے آنے والی دفتری رپورٹس اس کے علاوہ ہیں۔

(A DAY IN THE LIFE OF HAZRAT KHALIFATUL MASIH aba)

(YOUTUBE/MTAONLNE1)

اس لحاظ سے خلافت خامسہ کے انیس 19 سالوں میں حضو انور کی خدمت میں آنیوالے خطوط اور ان کے جوابات کی تعداد کروڑوں میں جا پہنچتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کا یہ

پہلو یقیناً اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک غیبی ہاتھ مسلسل خلافت خامسہ کی تائید میں ہے اور ملائکہ مسلسل آپ کی مدد کے لئے آسمان سے اترتے ہوئے "انی معک یا مسرور" کے نعرے الاپتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اور افراد جماعت کے درمیان تعلق کا بہترین ذریعہ خطوط ہیں۔

سربراہان ممالک کو خطوط

حضرت مسیح موعودؑ کے صاحبزادے حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے بارہ میں یہ الہام کہ "وہ بادشاہ آیا" ان کے پوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی ذات میں اس رنگ میں پورا ہوا کہ آپ کو مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد قیامِ امنِ عالم کی خاطر دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں اور سربراہوں کو بذریعہ خطوط مخاطب کرنے کا موقع پیدا ہو گیا جو خلافت خامسہ کے کارہائے نمایاں کا ایک درخشاں اور تاریخی پہلو ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کے حکمرانوں کو درپیش عالمی خطرات کے تناظر میں قیام امن کی خاطر سنجیدہ تعاون اور جدو جہد کے لئے خطوط لکھنے کا اہتمام فرمایا۔ یہ خطوط 1۔پوپ بینیڈکٹ 2۔اسرائیل کے وزیر اعظم، 3۔صدر اسلامی جمہوریہ ایران، 4۔صدر ریاست ہائے متحدہ امریکہ، 5۔وزیر اعظم کینیڈا، 6۔خادم حرمین شریفین سعودی عرب کے بادشاہ، 7۔عوامی جمہوریہ چین کے وزیراعظم، 8۔وزیراعظم برطانیہ، 9۔جرمنی کی چانسلر، 10۔صدر جمہوریہ فرانس، 11۔ملکہ برطانیہ، 12صدر روسی فیڈریشن، 13۔ایران کے مذہبی راہنما آیت اللہ خامنائی کی خدمت میں تحریر کیے گئے۔ ان خطوط کو بہت قدر اور احترام کی نظر سے دیکھا گیا اور ان کے دور رس اثرات پیدا ہوئے جس پر زمانہ شاہد ہے۔

اشاعت دین کی پانچویں شاخ

مریدین اور مبائعین

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا:

”پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قائم کی مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔“

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 24)

اللہ تعالیٰ نے اعلائے کلمہ اسلام کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ذریعہ جو سلسلہ قائم فرمایا تھا اور اس کی آبیاری آپؑ کے ذریعہ ہوئی وہ آج ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

آج سلسلہ احمدیہ کا قیام دوسو تیرہ 213 ممالک میں ہو چکا ہے اور ان میں سے 38 نئے ممالک ہیں جن میں عہد خلافت خامسہ میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور ان انیس 19 سالوں میں 80 لاکھ سے زائد افراد سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔

گزشتہ 19 سالوں میں 3000 سے زائد نئے مشن ہاؤسز قائم ہوئے۔ 6 ہزار سے زائد نئی مساجد کا قیام عمل میں آیا اور دنیا بھر احمدیہ مساجد کی تعداد 9000 ہو چکی ہے اسی طرح خلافت خامسہ میں 15000 سے زائد جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور 90 ممالک میں 591 لائبریریاں موجود ہیں۔

خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونیوالے 80 لاکھ سے زائد افراد اور ممالک کی تفصیل کا سالوار گوشوارہ پیش خدمت ہے۔

- **سال 2003ء** میں بیعتوں کی تعداد آٹھ لاکھ بانوے ہزار چار سو تین 892403 رہی اور کیوبا میں احمدیت کا پودا لگا۔

- **سال 2004**ء میں بیعتوں کی تعداد تین لاکھ انچاس ہزار دس349010 رہی اور سینٹ کٹس اینڈ نیو اور مارتنیق میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال2005**ء میں بیعتوں کی تعداد دو لاکھ ستانوے ہزار ننانوے 297099رہی اور جبر الٹر، بہاماس، سینٹ ونسٹ میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال 2006**ء میں بیعتوں کی تعداد دو لاکھ ترانوے ہزار آٹھ سو اکیاسی293881 رہی اور اسٹونیا، انٹگوا، برموڈا، بولویا میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال2007**ء میں بیعتوں کی تعداددو لاکھ اکسٹھ ہزار نو سو تریسٹھ 261963رہی اور گواڈلوپ، سینٹ مارٹن، ہیٹی اور فرنچ گیانا میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال2008**ء میں بیعتوں کی تعداد تین لاکھ چون ہزار چھ سو اَڑتیس254638 رہی اور آئس لینڈ، تاجکستان، لٹویا اور پلاؤ میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال2009**ء میں بیعتوں کی تعدادچار لاکھ ایک ہزار چھ سودس 401610 رہی۔ لیتھوانیا اور سربیا احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال2010**ء میں بیعتوں کی تعداد چار لاکھ اٹھاون ہزار سات سوساٹھ 458760 رہی اور فیرو آئی لینڈز، ڈومینیکا، ترکمانستان میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال2011**ء میں بیعتوں کی تعدادچار لاکھ اسی ہزار آٹھ سوبائیس480822 رہی اور بارباڈوس اور چلی میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال2012**ء میں بیعتوں کی تعدادپانچ لاکھ چودہ ہزار تین سو باون 514352 رہی اورامریکن سموعا میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال2013**ء میں بیعتوں کی تعداد پانچ لاکھ چالیس ہزار سات سو بیاسی 540782 رہی اور کوسٹاریکا اور مونٹنگرو میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال2014**ء میں بیعتوں کی تعداد پانچ لاکھ پچپن ہزار دو سو پینتیس555235 رہی اور بیلیز اور یوراگوئے میں احمدیت کا پودا لگا۔

- **سال2015**ء میں بیعتوں کی تعداد پانچ لاکھ سڑسٹھ ہزار تین سو تیس 567330 رہی اور پورٹو ریکو میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال2016**ء میں بیعتوں کی تعداد پانچ لاکھ چوراسی ہزار تین سو تراسی 584383 رہی اور کے مین آئی لینڈز، پیراگوئے میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال2017**ء سال میں بیعتوں کی تعداد چھ لاکھ نو ہزار پانچ سو چھپن 609556 رہی اور ہنڈراس میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال 2018**ء میں بیعتوں کی تعداد چھ لاکھ سنتالیس ہزار 647000 رہی اور ایسٹ ٹائمر، جارجیا میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال 2019**ء میں بیعتوں کی تعداد چھ لاکھ اڑسٹھ ہزار پانچ سو ستائیس 668527 رہی اور آرمینیا میں احمدیت کا پودا لگا۔
- **سال 2020**ء میں بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ بارہ ہزار ایک سو اناسی 112179 رہی۔
- **سال 2021**ء میں بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ پچیس ہزار دو سو اکیس 125221 رہی۔

اس سے ظاہر ہے کہ خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں عالمگیر سطح پر جماعت میں کس طرح وسعت اور ترقی کے سامان خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے پیدا کئے۔ یہ اپنی ذات میں الٰہی تائید کا ایک زبردست نشان ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

دورہ جات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

مرشد اور مرید کا تعلق بھی الفت و محبت اور عشق کا عجیب رنگ رکھتا ہے جس میں

ع دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی

اگر مرید اپنا سب کچھ مرشد پر فدا کرنے کے لیے ہر دم تیار اور آمادہ ہوتا ہے تو دوسری طرف مرشد بھی ان کی خبر گیری کیلئے ہر لحظہ بے چین ہوتا ہے۔ اکثر مرید ملاقاتوں کے لئے حاضر خدمت ہوتے ہیں تو گاہے مرشد از راہ شفقت خود ان کی احوال پرسی کو دورے پر تشریف لے جاتے ہیں

اور جب کبھی نہ جاسکیں تو چشم تصور سے انہیں محو نہیں ہونے دیتے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں، میں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لیے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔“

(روزنامہ الفضل یکم اگست 2014ء)

افراد جماعت کی تعلیم و تربیت اور جماعتی نظام کے استحکام اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا میں پہنچانے کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انیس19 سالہ دور خلافت میں دنیا بھر کے دورے کیے جن سے کوئی براعظم خالی نہیں رہا۔ آپ نے اندرون برطانیہ کے دورہ جات کے علاوہ دیگر ممالک کے سو100 سے زائد دورہ جات کیے جس میں انیتس29 مغربی ممالک شامل ہیں۔ ان دورہ جات کا عرصہ قیام قریباً گیارہ سو1100 ایام، تین سال پر محیط ہے۔ ان دورہ جات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیالیس42 مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ آپ نے ایک سو تین 103 مساجد کا افتتاح فرمایا۔ چودہ ہزار دو سو سینتیس14237 بااثر، تعلیم یافتہ لوگوں سے ملاقاتیں فرمائیں۔ ایک لاکھ نوے ہزار190000 سے زائد احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان دوروں میں بھی حضور کی معمول کی روزمرہ مصروفیات عالمی ڈاک وغیرہ بدستور جاری رہتی ہیں اور آپ کے ساتھ کام کرنے والے بھی حیران ہوتے ہیں کہ اتنی طاقت ایک ایسے انسان میں کیسے بھر جاتی ہے دراصل یہ محض اللہ کی محبت کا کرشمہ ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دورہ جات کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دوروں کے بڑے مثبت اثرات ہوتے ہیں۔ اپنوں اور غیروں سے تعلق کے لحاظ سے بھی اور جماعتی انتظامی لحاظ سے بھی براہ راست مشاہدہ اور معلومات سے بہت سی چیزیں میرے علم میں آجاتی ہیں۔

تین بڑے فائدے تو یہ ہیں کہ ان ملکوں کے پڑھے لکھے طبقے اور اثر و رسوخ والے لوگوں سے رابطہ ہو جاتا ہے، ملاقاتوں کی صورت میں بھی اور مساجد کے افتتاح یا ریسپشن وغیرہ میں۔ دوسرے میڈیا کے ذریعہ سے اسلام اور احمدیت کا تعارف اور حقیقی تعلیم لوگوں کے علم میں آ جاتی ہے۔ اور تیسری بڑی بات یہ ہے کہ افراد سے، افرادِ جماعت سے ذاتی رابطہ اور تعارف ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ان کے ایمان و اخلاص اور جو تعلق ہے مودّت و اخوت کا، محبت اور بھائی چارے کا اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت اور افرادِ جماعت کے آپس میں براہ راست ملنے، دیکھنے، سننے سے غیر معمولی تبدیلی بھی پیدا ہوتی ہے اور جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ پھر ان حالات کے مطابق جو ان ملکوں میں ہوتے ہیں براہ راست خطبات میں ان سے باتیں بھی ہو جاتی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 16 نومبر 2018ء)

یہاں دلچسپی کی خاطر عہد خلافت خامسہ کے تاریخ ساز دورہ جات کا سال وار طائرانہ جائزہ پیش ہے:

حضورانور نے 2003ء میں 2 دورہ جات کیے۔ 20 تا 31 اگست 2003ء میں دورہ جرمنی تیرہ 13 ایام پر مشتمل تھا۔ پھر یکم تا 7 ستمبر 2003ء کو سات 7 ایام پر مشتمل دورہ فرانس کیا۔ ان دورہ جات میں ایک 1 مسجد کا افتتاح فرمایا اور سات ہزار نو سو سنتیس 7937 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

2004ء میں گیارہ 11 ممالک کے چودہ 14 دورہ جات فرمائے۔ جن میں گھانا، بورکینافاسو، بینن، نائیجیریا، بیلجیم، جرمنی، ہالینڈ، کینیڈا، سوئٹزرلینڈ، یوکے اور فرانس شامل ہیں۔ یہ دورہ ایک سو انتالیس 139 ایام پر مشتمل تھا۔ جس میں حضور انور نے چھبیس 26 مساجد کا افتتاح اور پانچ 5 مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ پانچ سو تنتیس 533 بااثر افراد سے ملاقات کی اور اٹھائیس ہزر دو سو سترہ 28217 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

2005ء میں تیرہ13 ممالک کے دورہ جات فرمائے جن میں ایک سو ستتر177 ایام دورہ میں صرف ہوئے۔ان ممالک میں سپین، فرانس، کینیا، تنزانیہ، یوگنڈا، کینیڈا، جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، ہالینڈ، ماریشس اور انڈیا شامل ہیں۔ان دورہ جات میں سات7 مساجد کا افتتاح فرمایا اور بارہ12 مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ایک ہزار دو سو چھیالیس1246 بااثر افراد سے ملاقات کی اور سنتیس ہزار آٹھ سو اٹھارہ37818 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

2006ء میں آٹھ8 ممالک کے دس10 دورہ جات کیے جن میں سنگاپور، آسٹریلیا، فجی، نیوزی لینڈ، جاپان، بیلجیئم، جرمنی، ہالینڈ ممالک شامل ہیں۔جو اکیاسی 81 ایام پر مشتمل ہیں۔ان دورہ جات میں تین3 مساجد کا افتتاح فرمایا اور دو2 مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔تین سو چار304 بااثر افراد کے علاوہ آٹھ ہزار چار سو چوہتر8474 احباب جماعت کو بھی شرف ملاقات بخشا۔

2007ء میں تین3 ممالک کے چار4 دورہ جات انیتس29 ایام پر مشتمل تھے جن میں ہالینڈ، فرانس اور جرمنی شامل ہیں۔ان دورہ جات میں تین3 مساجد کا افتتاح فرمایا اور ایک1 مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔سات7 بااثر افراد کے علاوہ دو ہزار آٹھ سو انتالیس2839 احباب جماعت کو بھی شرف ملاقات بخشا۔

2008ء میں دس10 ممالک کے بارہ12 دورہ جات فرمائے جو نوے90 ایام پر مشتمل تھے ان میں غانا، نائیجیریا، بینن، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، فرانس، ہالینڈ، بیلجیئم اور انڈیا شامل ہیں۔ان دورہ جات میں انیس19 مساجد کا افتتاح فرمایا۔ایک ہزار نو سو پینسٹھ1965 بااثر افراد سے ملاقات کی اور سنتیس ہزار پانچ سو انیتس37529 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

2009ء میں تین3 ممالک کے چھ6 دورہ جات فرمائے جن میں بیلجیئم، جرمنی اور ہالینڈ شامل ہیں۔ان میں ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔چوبیس24 بااثر افراد سے ملاقات کی اور ایک ہزار چار سو بتالیس1442 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

2010ء میں سات7 ممالک کے سات7 دورہ جات کیے جو اکاون51 ایام پر مشتمل تھے جن میں فرانس، سپین، اٹلی، سوئٹزرلینڈ، بیلجیئم، جرمنی اور آئرلینڈ شامل ہیں۔ان دورہ جات میں ایک

مسجد کا افتتاح فرمایا اور دو2 مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ تین سو پچہتر 375 باثر افراد سے ملاقات کی اور تین ہزار چورانوے 3094 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

2011ء میں پانچ 5 ممالک کے آٹھ 8 دورہ جات فرمائے، جو چھیاسٹھ 66 ایام پر مشتمل تھے ان ممالک میں بیلجیئم، جرمنی، ہالینڈ، ناروے اور ڈنمارک شامل ہیں۔۔ان دورہ جات میں سات 7 مساجد کا افتتاح فرمایا اور چار 4 مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ پانچ سو ترپن 553 باثر افراد سے ملاقات کی اور چھ ہزار چار سو چالیس 6440 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

2012ء میں پانچ 5 ممالک کے اسی 80 ایام پر مشتمل آٹھ 8 دورہ جات فرمائے۔ جن میں بیلجیئم، جرمنی، ہالینڈ، امریکہ اور کینیڈا شامل ہیں۔ ان دورہ جات میں آٹھ 8 مساجد کا افتتاح فرمایا اور تین 3 مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ ایک ہزار تین سو اڑسٹھ 1368 باثر افراد سے ملاقات کی اور پندرہ ہزار چھ سو گیارہ 15611 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

2013ء میں آٹھ 8 ممالک کے چھیانوے 96 ایام پر مشتمل آٹھ 8 دورہ جات فرمائے۔ جن میں سپین، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، سنگاپور، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جاپان شامل ہیں۔ ان دورہ جات میں چھ 6 مساجد کا افتتاح فرمایا اور دو 2 مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ دو ہزار دو سو بائیس 2212 باثر افراد سے ملاقات کی اور بارہ ہزر پانچ سو چوراسی 12584 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

2014ء میں دو 2 ممالک جرمنی اور آئرلینڈ کے پچیس 25 ایام پر مشتمل دو 2 دورہ جات فرمائے۔ ان دورہ جات میں تین 3 مساجد کا افتتاح فرمایا اور دو 2 مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ آٹھ سو تہتر 873 باثر افراد سے ملاقات کی اور دو ہزار چار سو ستر 2470 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

2015ء میں تین 3 ممالک جرمنی، ہالینڈ اور جاپان کے پینتالیس 45 ایام پر مشتمل چار 4 دورہ جات فرمائے۔ ان دورہ جات میں چار 4 مساجد کا افتتاح فرمایا اور چار 4 مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ ایک ہزار سات سو چونسٹھ 1764 باثر افراد سے ملاقات کی اور چار ہزار چھ سو اٹھارہ 4618 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

2016ء میں چار4 ممالک ڈنمارک، سویڈن، جرمنی اور کینیڈا کے اٹھہتر78 ایام پر مشتمل چار 4دورہ جات فرمائے۔ان دورہ جات میں چھ6 مساجد کا افتتاح فرمایا اور دو2 مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ دو ہزار چار سو اکانوے 2491 بااثر افراد سے ملاقات کے علاوہ دس ہزار بیس10020 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

2017ء میں جرمنی کے اٹھائیس28 ایام پر مشتمل دو2 دورہ جات فرمائے۔ان دورہ جات میں تین3 مساجد کا افتتاح فرمایا اور دو2 مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ چار سو چالیس 440 بااثر افراد سے ملاقات کی اور چار ہزار سات سو تیس4730 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

2018ء میں پانچ5 ممالک یوکے، جرمنی، بیلجیئم، امریکہ اور گوئٹے مالا کے بتالیس42 ایام پر مشتمل پانچ 5 دورہ جات فرمائے۔ ان دورہ جات میں چھ6 مساجد کا افتتاح فرمایا۔ بیاسی 82 بااثر افراد سے ملاقات کی اور چھ ہزار آٹھ سو انہتر6869 احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

اس کے علاوہ ستمبر، اکتوبر2019ء میں حضور انور نے ہالینڈ، فرانس اور جرمنی کا اٹھائیس 28دنوں پر مشتمل دورہ فرمایا۔ اس دورہ میں تقریباً تین ہزار میل کا سفر طے فرمایا۔ ان دورہ جات میں پانچ مساجد کا افتتاح فرمایا۔ دوران دورہ حضورانور نے سولہ 16 سے زائد خطابات و تقاریر فرمائیں۔ سینکڑوں بچوں کی تقاریب آمین میں شرکت فرمائی اور ہزاروں احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ فجزاہ اللہ منّا احسن الجزاء

عہد خلافت خامسہ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور جماعت احمدیہ کی ترقیات کا یہ ایک اجمالی نقشہ ہے ورنہ یہ موضوع اتنا وسیع ہے کہ اس ایک مختصر مضمون میں اس کا احاطہ مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔اس لئے اسے حصہ اول بنا کر حصہ دوم میں عہد خلافت خامسہ کے دیگر غیر معمولی نمایاں کارنامے الگ پیش کئے جارہے ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 2جون 2022ء)

عہد خلافت خامسہ

کے

غیر معمولی کارہائے نمایاں

اور

خصوصی ترقیات

- امن کانفرنسز (Peace Symposium)
- عالمی ''امن انعام'' کا بابرکت اجراء
- عالمی ایوانوں میں پیغام امن و اسلام
- مذاہب عالم کانفرنس
- خلافت خامسہ میں تحریک وقف نو کے بابرکت پھل
- خلافت خامسہ میں خدمت انسانیت
- خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں عالمگیر تنظیموں کی سطح پر غیر معمولی ترقیات
- خلافت خامسہ میں جماعت کی مالی قربانی میں غیر معمولی ترقی
- مرکز خلافت اسلام آباد اور ''مسجد مبارک'' کی تعمیر نو

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں حضرت مسیح موعودؑ کی قائم فرمودہ پانچ شاخوں چار دانگ عالم میں پھلنے پھولنے کے حوالہ سے ایک مضمون بعنوان ''جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں عہد خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار'' میں پیش کیا جا چکا ہے جو محض شاہراہ ترقی اسلام کی طرف گامزن جماعت کے جائزہ کا ایک پیمانہ تھا، ورنہ یہ بابرکت دور جس میں جماعت کو قائم ہوئے 134 سال ہونے کو آئے ہیں اور غلبہ اسلام و احمدیت کا موعودہ تین صدیوں کا زمانہ اپنے نصف کو پہنچنے کے قریب ہے اور اس کے آثار اکناف عالم میں نظر آرہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ''انی معک یا مسرور'' ایک نئی آب و تاب کے ساتھ آپ کے پڑپوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے حق میں پورا ہو کر آسمانی تائیدیں ظاہر فرمارہا ہے۔ نیز حضور انور کے بزرگ دادا حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے بارہ میں ''وہ بادشاہ آیا'' کا الہام بھی ہمارے موجودہ امام کی ذات میں نئی آن بان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ عالمی ایوانوں میں اسلام کا پیغامِ امن عالم پہنچنا اور قیام امن کے لئے دور حاضر کے تمام عظیم شاہان مملکت کو خطوط بھی عہد خلافت خامسہ کی تابناک تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔

زیر نظر مضمون میں عہد خلافت خامسہ کے غیر معمولی کارہائے نمایاں یا اس عہد کی خصوصی ترقیات کا ذکر مقصود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح خدا کے فضل کا سایہ قدم قدم پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے سر پر رہا اور یہ سلسلہ پوری آب و تاب کے ساتھ جاری و ساری ہے اور رہے گا۔ ان شاء اللہ

امن کانفرنسز (Peace Symposium)

اور عالمی "امن انعام" کا بابرکت اجراء

خلافت خامسہ کے عہد میں 2004ء سے امن کانفرنس (Peace Symposium) کا آغاز ہوا جس میں دنیا بھر سے مختلف نمائندے شامل ہوتے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطاب میں حالات حاضرہ کے پیش نظر دنیا کو امن کا پیغام دیتے ہیں جو اسلام اور جماعت احمدیہ کے تعارف کے علاوہ عالمی امن کے قیام کے لئے نہایت مفید ثابت ہو رہا ہے چنانچہ حضور کے بابرکت عہد میں سولہ 16 مرکزی امن کانفرنسز کا انعقاد کیا جا چکا ہے۔ امن کانفرنسز میں ہر سال دنیا بھر میں قیام امن کے لئے نمایاں کام کرنے والوں کو احمدیہ امن پرائز سے بھی نوازا جاتا ہے۔ احمدیہ امن انعام کا آغاز 2009ء سے ہوا اور اب تک جن دس 10 منتخب افراد کو جماعت احمدیہ کی طرف سے عالمی سطح پر یہ انعام دیا جا چکا ہے ان کے اسماء حسب ذیل ہیں :

1۔ مکرم ڈاکٹر لارڈ ایرک ایوبری صاحب (Lord Eric Avebury) آف یوکے

2۔ مکرم عبد الستار ایدھی صاحب (Abdul Sattar Edhi) آف پاکستان

3۔ ایس او ایس چلڈرن ویلج (SOS children's villages UK)

4۔ مکرم ڈاکٹر اہنبا بوچی ایڈجی (Dr. Oheneba Boachie-Adjei) آف غانا

5۔ مکرم میگنس میک فرلانس بارو صاحب (Magnus-MacFarlane-Barrow) آف سکاٹ لینڈ

6۔ مکرمہ سندھوتی سپکل (Sindhutai Sapkal) آف انڈیا

7۔ مکرمہ حادیل قاسم (Hadeel Qasim) آف عراق

8۔ مکرمہ سٹوسکو تھرلو (Mrs Setsuko Thurlow) آف جاپان

9۔ مکرم ڈاکٹر لیونڈ روشل (Dr Leonid Roshal) آف روس

10۔ مکرم ڈاکٹر فریڈ میڈنک (Dr Fred Mednick) آف امریکہ

ان کانفرنسز کے ذریعہ ساری دنیا میں حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف "سفیر امن" کے طور پر ہوا، اب دنیا کی بڑی بڑی پارلیمنٹس آپ کو اپنے خطاب کی دعوت دینے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔

عالمی ایوانوں میں پیغام امن واسلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کو جو ایک اور نیا اہم مفید اور مؤثر تاریخی کام کرنے کی توفیق بخشی وہ آپ کے خطابات ہیں جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بڑے اور طاقتور ملکوں کے ایوانوں میں امن کے موضوع پر ارشاد فرمائے جن کے ذریعہ جماعت کا مثبت تعارف اور پیغام بھی پہلی دفعہ دنیا کے با اثر طبقہ میں پہنچا۔ ان خطابات کا مختصر ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔

برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنز میں خطاب

22 اکتوبر 2008ء کو امام جماعت احمدیہ عالمگیر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد نے برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنز میں خطاب فرمایا۔ یہ استقبالیہ جماعت احمدیہ کے ہیڈ کوارٹرز واقع مسجد فضل، پٹنی کی M.P جسٹن گریننگ (Justine Greening) کی طرف سے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر دیا گیا۔ جس میں برطانوی پارلیمنٹ کے ممبران، پریس کے معزز ممبران، سیاستدان اور مختلف شعبہ جات کے ماہرین شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کا عنوان ''عالمی بحران پر اسلامی نقطۂ نظر'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

ملٹری ہیڈ کوارٹرز کوبلنز جرمنی سے خطاب

30 مئی 2012ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملٹری ہیڈ کوارٹرز کوبلنز جرمنی میں حضور کے خطاب کا موضوع ''وطن سے محبت کے متعلق اسلامی تعلیمات'' تھا۔

کیپیٹل ہل واشنگٹن ڈی سی امریکہ میں خطاب

27 جون 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ میں کیپیٹل ہل واشنگٹن ڈی سی میں تاریخی خطاب فرمایا۔ جس میں اہم اراکین کانگریس وسینٹ، سفیروں، وائٹ ہاؤس اور سٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے سٹاف، غیر سرکاری تنظیموں کے مذہبی قائدین، اساتذہ کرام، مشیران، سفارتی

نمائندے، تھنک ٹینکس، پینٹا گان کے نمائندے اور میڈیا کے افراد شامل تھے۔اس خطاب کا موضوع ”عالمی بحران اور امن کی راہ“ تھا۔

یورپین پارلیمنٹ سے خطاب

4 دسمبر 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپین پارلیمنٹ سے وہ تاریخی خطاب فرمایا جس میں تیس30 ممالک کے 350 نمائندگان شامل ہوئے۔ ہال یورپی نمائندوں سے بھرا ہوا تھا۔ خطاب کا موضوع ”امن کی کنجی۔ بین الاقوامی اتحاد“ تھا۔

برطانوی پارلیمنٹ سے دوسرا خطاب

11 جون 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک بار پھر برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس لندن میں خطاب فرمایا۔ اس میں اڑسٹھ68 نمایاں شخصیات نے شمولیت کی جن میں تیس 30 ممبران پارلیمنٹ بارہ12 ممبران ہاؤس آف لارڈز اور چھ6 وزراء، شامل تھے اس خطاب کا موضوع ”اسلام۔ امن اور محبت کا مذہب“ تھا۔

نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ

4 نومبر 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ولنگٹن میں نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ سے ”امن عالم۔ وقت کی ضرورت“ کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ اس اجلاس میں ممبر آف پارلیمنٹ کے علاوہ مختلف ممالک کے سفارت کار، محققین اور دیگر معزز مہمان شامل ہوئے۔

ڈچ نیشنل پارلیمنٹ

6 اکتوبر 2015ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہالینڈ میں ڈچ نیشنل پارلیمنٹ میں ان کی امور خارجہ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس سے خطاب فرمایا جو سو 100 سے زائد معزز مہمانوں نے سنا، جن میں مختلف ممالک کے سفیر اور نمائندگان بھی شامل تھے۔ اس خطاب کا موضوع ”حالات حاضرہ اور اسلام کی پُر امن تعلیم“ تھا۔

پارلیمنٹ آف کینیڈا

17 اکتوبر 2016ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کینیڈا کی پارلیمنٹ میں خطاب کے لئے تشریف لے گئے۔ جس میں دوسوپچیس 225 سے زائد افراد نے شمولیت کی۔ ان میں چھ 6 وزراء، ستاون 57 ممبران نیشنل پارلیمنٹ گیارہ 11 ممالک کے سفراء کرام، مختلف NGOs کے سربراہان، مذہبی راہنماؤں، میڈیا کے افراد اور دیگر معزز ممبران شامل تھے۔ خطاب کا موضوع ”دنیامیں امن قائم کرنے کے لئے اسلامی تعلیم“ تھا۔

عالمی تنظیم یونیسکو میں خطاب

8 اکتوبر 2019ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یونیسکو بلڈنگ پیرس تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے ”دنیا کی سائنسی اور علمی ترقی“ کے عنوان پر خطاب فرمایا۔

الغرض حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ عالمی سطح پر درجنوں ایسے پروگرامز میں شرکت فرما چکے ہیں جن میں مختلف ممالک کے سربراہان، سفارتکار، سیاستدان، پریس و میڈیا کے نمائندے و دیگر شعبہ ہائے زندگی کے لوگ شامل ہوتے رہے ہیں۔

مذاہب عالم کانفرنس

گلڈہال(Guild Hall) لندن (11/فروری 2014ء)

مذاہب عالم کی یہ کانفرنس عہد خلافت خامسہ کا ایک ایسا تاریخ ساز واقعہ بن گئی جس کی معدودے چند مثالیں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ملتی ہیں۔ جلسہ مذاہب عالم 1896ء کے بعد خلافت ثانیہ میں 1924 میں ویمبلے کانفرنس اور خلافت ثالثہ میں 1977ءمیں کسر صلیب کانفرنس یورپ کی سطح پر ہوئی۔ مگر الٰہی تقدیر کے موافق 2014ء کی گلڈہال کانفرنس کو عالمی سطح پر غیر معمولی وسعت، ہمہ گیری اور اثر انگیزی کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی دیرینہ خواہش پوری ہونے کے سامان ہوگئے۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کے قیام کے سو سال پورا ہونے پر برطانیہ میں اظہار تشکر کے لئے منعقد ہونے والی یہ عظیم الشان تقریب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خواہش کے مطابق لندن میں ایک عالمی نوعیت کے ”جلسہ مذاہب“ کی صورت میں منعقد ہوئی جس میں 11 فروری 2014ء کو گلڈ ہال میں چھبیس26 ممالک سے مختلف نو مذاہب (مسلمان، یہودی، عیسائی، بدھ مت، دروزی، ہندومت، زرتشتی، سکھ اور بہائی مذہب) کے دوسواسّی280 نمائندگان کے علاوہ سیاسی لیڈرز، حکومتی و سفارتی اہلکاروں، علمی و ادبی حلقوں کے افراد، میڈیا نیز مذہبی آزادی کے لئے کام کرنے والے اداروں سے تعلق رکھنے والے چارسوپچاسی485 افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس کا عنوان ”اکیسویں صدی میں خدا کا تصور“ تھا۔ یہ اہتمام لنڈن کے گلڈ ہال کی اس مشہور و معروف عمارت میں تھا جہاں یاجوج ماجوج نام کے دو مجسمے بھی ہیں۔ گزشتہ کئی صدیوں سے اس عمارت میں ملکہ برطانیہ کے شاہی خاندان کے علاوہ دیگر اہم ترین ملکی و عالمی تقریبات کا انعقاد ہوتا رہا ہے۔ عمارت کے نچلے حصہ East and West Crypt میں جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل ایک تعارفی نمائش کا بھی انتظام تھا۔

مشہور شخصیات کے پیغامات

دنیا کی اہم ترین شخصیات نے کانفرنس کے لئے اپنے پیغامات بھجوائے۔ ملکہ برطانیہ جو چرچ آف انگلینڈ کی سربراہ اور Defender of the Faith ہیں کے پرائیوٹ سیکرٹری نے لکھا کہ ملکہ عالیہ انگلستان کے لئے جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے اپنے صد سالہ جشن کے موقع پر Guildhall میں اس عظیم الشان جلسہ ہائے مذاہب عالم کا انعقاد باعث مسرت ہے۔

عزت مآب وزیر اعظم برطانیہ David Cameron کا یہ پیغام انگلستان کے اٹارنی جنرل Rt Hon Dominic Drieve QC MP نے پڑھا کہ ”مَیں احمدیہ مسلم جماعت کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کے لیے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔“

گھانا کے صدر مملکت John Dramani Mahama کا پیغام لندن میں گھانا کے ہائی کمشنر HE Prof Kwaku Danso Boafo نے پڑھتے ہوئے کہا کہ ”ہمیں اس موقع پر ایک مرتبہ پھر یہ باور کرایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر دنیا میں بھیجے جنہوں نے دنیا میں موجود تمام رنگ و نسل کے لوگوں کو بلا تفریق یہ پیغام دیا کہ انسان کو پُر عزم، منظم اور باہمی رواداری کے طریقوں سے زندگی گزارنی چاہیے۔“

عزت مآب جناب دلائی لاما کا پیغام ان کے نمائندہ Geshe Tashi Tsering نے پڑھتے ہوئے کہا کہ ”میں جماعت احمدیہ کی طرف سے برطانیہ میں 11 فروری 2014ء کو منعقد ہونے والی مذاہب عالم کی اس کانفرنس کو منعقد کرنے کے جرأت مندانہ اقدام کو سراہتا ہوں، مین یقین رکھتا ہوں کہ اس قسم کے جلسے بہت دوررس نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔“

کانفرنس کی اہم تقاریر

چیف ربائی اسرائیل کے نمائندے Rabbi Professor Daniel Sperbe نے کہا کہ ہم جس معاشرے میں رہ رہے ہیں وہاں ظاہری ترقی کو ایک بہت بلند کامیابی تصور کیا جاتا ہے۔ سینئر منسٹر آف اسٹیٹ Saeeda Warsi Rt Hon Baroness نے کہا کہ یہ کانفرنس جماعت احمدیہ کی وسعتِ حوصلہ، کشادہ دلی، کشادہ نظری اور اعلیٰ ظرفی کی آئینہ دار ہے کہ آپ لوگوں نے عالمی نوعیت کی ایک ایسی تقریب کا انعقاد کیا ہے جس میں صرف اپنی جماعت کے عقائد پیش کرنے کی بجائے تمام مذاہب کے نمائندگان کو اپنا اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی دعوت دی ہے۔

امریکہ سے خاص طور پر اس کانفرنس میں شریک ہونے والی USCIRF کی وائس چیئرمین Dr Katrina Lanto Swett نے کہا کہ ”آج آپ کے ساتھ شامل ہونے کا جو موقع مل رہا ہے اس پر میں بہت خوشی اور اعزاز محسوس کر رہی ہوں۔“

دروز کمیونٹی اسرائیل کے روحانی پیشوا Sheikh Muawafak Tareef نے کہا کہ ”ہم ایک ایسی قوم ہیں جن کے ارضِ مقدس میں بسنے والے تمام مذاہب کے ساتھ مضبوط تعلقات ہیں۔

مَیں امام جماعت احمدیہ کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اور اُن کی جماعت نے مجھے اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی۔"

کیتھولک چرچ کے آرچ بشپ Kevin Mcdonald نے کہا کہ "مجھے مذاہبِ عالم کی اس کانفرنس میں شمولیت کرکے اور کیتھولک چرچ کی نمائندگی میں اپنی تقریر پیش کرکے انتہائی خوشی ہو رہی ہے۔" انہوں نے پوپ کی کیبنٹ میں شامل Council for justice and peace کے صدر Cardinal Peter Turkson کا پیغام سنایا کہ اس محفل کی خاص بات یہ ہے کہ دنیا بھر سے مختلف مذاہب کے نمائندگان اکٹھے ہو کر دنیا میں امن کے قیام کے لئے بات کر رہے ہیں۔

ہندو کونسل یو کے کے چئیر مین Umesh Chandar Sharma نے کہا کہ "آج کا عنوان بہت دلچسپ ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سب اس پر متفق ہیں کہ اس کائنات میں خدا کا وجود ہے۔"

سیکرٹری آف اسٹیٹ فار کمیونیٹیز Rt Hon Eric Pickles MP، انگلستان میں قائم کردہ APPG on international religious freedom کی چئیر مین Borness Berridge نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

حضور انور کا صدارتی خطاب

جلسہ مذاہب عالم میں اسلام کے نمائندہ کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پینتیس 35 منٹ کے صدارتی خطاب میں اسلام کی پر امن تعلیم کو نہایت پر حکمت انداز میں پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی تمام جنگیں دفاعی تھیں۔ کسی گروپ کی شدت پسندانہ سرگرمیوں کو اسلام سے منسوب کرنا درست نہیں۔ آج دنیا کی اہم ترین ضرورت امن کا قیام اور خدا کی معرفت حاصل کرنا ہے۔ دنیا ایک ناقابل تصور تباہی کے دہانے پر ہے جس سے بچنے کا واحد حل صرف خدا کی طرف رجوع کرنا ہے۔ جلسہ مذاہب عالم میں حضور انور کے اس اہم دلنشین اور اثر انگیز خطاب کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر فرمایا:

”سب سے پہلے تو اس موقع پر میں تمام معزز مہمانان کا اس تقریب میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ بالخصوص ان مہمان مقررین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے نہایت قلیل وقت میں اپنے عقائد اور نظریات بیان کئے۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ اتنے کم وقت میں اپنے عقائد بیان کرنا ناممکن ہے اس لئے ہمارے معزز مہمان شائد وہ سب کچھ بیان نہ کرپائے جو وہ کرنا چاہتے تھے۔ بہر حال مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا ثابت کرتا ہے کہ ہم سب جو مختلف مذاہب کے پیروکار ہیں مشترکہ مقصد اور آرزو کے باعث ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہیں۔ اور یہ مشترکہ مقصد یہی ہے کہ زمین و آسمان کے خالق کی مخلوق جس میں انسان کو اشرف المخلوقات سمجھا گیا ہے کی زندگیوں میں بہتری پیدا کرنے کیلئے کام کیا جائے۔

گزشتہ سال جماعت احمدیہ یوکے کی صد سالہ جوبلی منانے کیلئے مختلف تقریبات کا انعقاد ہوتا رہا ہے لیکن آج کی تقریب تمام تقریبات میں سب سے بہتر ہے۔ اس دور میں لوگوں کو خدا تعالیٰ کی اہمیت کے متعلق بات کرنے کیلئے ایک مشترک پلیٹ فارم مہیا کرنے کیلئے یہ تقریب ایک بہترین ذریعہ ہے۔ پس جنہوں نے اس تقریب کا انتظام کیا ہے وہ بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ میں بالخصوص ذاتی طور پر اس لئے بھی مشکور ہوں کیونکہ آج شام کی اس تقریب کے ذریعہ مجھے بہت سے نئے لوگوں کا تعارف حاصل ہوا ہے۔۔۔

تشکر کے یہ جذبات میری توجہ اس خدا کی طرف لے جاتے ہیں جس نے میرے مذہب کی تعلیمات کے مطابق انسان کو ہر موقع پر اپنے ساتھی کا شکریہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر کوئی آپ کے ساتھ رحمدلی کا سلوک کرے تو ضروری ہے کہ آپ تشکر کا اظہار کریں کیونکہ خدا تعالیٰ کی شکرگزاری کا ایک لازمی تقاضا انسان کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ پس اسلام خدا تعالیٰ کا یہ تصور پیش کرتا ہے۔ یقیناً وہ شخص جو اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہے اور خدا تعالیٰ پر حقیقی ایمان رکھتا ہے اگر وہ مخلص ہو کر صرف اسی تعلیم پر عمل کرے تو اسے علم ہو گا کہ اس کا شکریہ ادا کرنا معاشرہ میں پیار اور محبت پھیلانے کا ذریعہ ہے بالکل اسی طرح جیسے ایک شگفتہ پھول ہر آن اپنے گردونواح میں خوبصورتی اور خوشبو بکھیرتا ہے۔۔۔

اگر ہم میں سے ہر یک اس طریق پر عمل کرے تو عین ممکن ہے کہ دنیا میں مختلف ادوار اور واقعات پر طرح طرح سے پیدا ہونے والی جلی کٹی نفرتیں اور اختلافات یکسر ختم ہو جائیں۔ اور محبت اور امن ہمیشہ کیلئے ان نفرتوں کی جگہ لے لے۔

بعض لوگ شاید گمان کریں کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ صرف خیالی باتیں ہی ہیں اور عملی طور پر اس کا حصول ناممکن ہے۔ لیکن جب ہم مذہب کی طویل تاریخ دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس قدر محبت اور شفقت سے بھرپور معاشرہ دیکھنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ ہم انہی مقاصد کو حاصل کرنے والے بنیں اور اخلاق کی بلندیوں کو چھو لیں۔ انہی باتوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ دنیا میں ہر جگہ مسلسل اپنے راستباز انبیاء اور خلفاء بھیجتا رہا ہے۔ یہ انبیاء بنی نوع انسان کی اصلاح اور تمام لوگوں کے بیچ محبت، پیار اور بھائی چارہ پیدا کرنے کیلئے بھیجے گئے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے خلفاء اسی غرض سے بھیجے کہ لوگ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں۔۔۔

خدا تعالیٰ کے انبیاء ،اور برگزیدہ لوگوں نے اپنے گرد ایسے لوگوں کی جماعتیں اکٹھی کیں جنہوں نے اللہ کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کی جبکہ ان انبیاء کو قبول نہ کیا ان کا افسوسناک انجام ہوا۔ جب بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر مبعوث فرمائے تو ہر ایک نے انہیں قبول نہ کیا بلکہ بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے مذہب کی مخالفت کی اور اس سے انحراف کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ نبوت کا مدعی صرف لوگوں کے دلوں میں خوف ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے جبکہ اصل میں کسی ایسے خدا پر ایمان لانے کی کوئی ضرورت نہیں جو تمام طاقتوں کا مالک ہے۔ لیکن ایسے تمام لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کا انکار کیا اور انبیاء کی مخالفت کی ہمیشہ کیلئے تباہ و برباد کر دیے گئے۔۔۔

قرآن کریم نے ایسے لوگوں کے واقعات بیان کئے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے دور ہونے کی وجہ سے بے شمار مصائب و آلام میں گرفتار ہو گئے اور بالآخر تباہ و برباد ہو گئے لیکن اس کے مقابلہ پر وہ لوگ جنہوں نے خدا کے ساتھ قریبی تعلق پیدا کیا وہ ہمیشہ کامیاب و کامران رہے۔ ایسے واقعات کا بیان صرف قرآن کریم میں نہیں بلکہ دیگر مذاہب کے صحیفوں میں بھی موجود ہے۔ ان واقعات کو پڑھ کر یا سن کر ہم یہ سوچنے اور سوال کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ کیا یہ واقعات محض قصے اور کہانیاں ہی

ہیں یا ان واقعات کی بنیاد واقعی حقیقت پر قائم ہے؟ کیا واقعی وہ نتائج سامنے آئے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ لوگوں نے خبر دار کیا تھا؟ کیا وہ نشان پورے ہوئے جن کا اللہ تعالیٰ کے انبیاء نے اعلان کیا تھا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو واقعی انعامات اور اپنی رحمتوں سے نوازا؟ کیا انبیاء کی تعلیمات کے نتیجہ میں وہ لوگ جو خدا پر ایمان لائے ایک ایسے راستہ پر گامزن ہوئے جو دوسروں کے لئے محبت اور شفقت سے مرصع تھا؟

میں اتنے مختصر وقت میں ہر ایک پہلو کو گہرائی میں جاکر تو بیان نہیں کر سکتا لیکن اس حقیقت کی گواہی دیتا ہوں کہ مذاہب کی تاریخ میں ان تمام سوالات کے جوابات حتمی طور پر ''ہاں'' میں دیے ہیں۔ وہ مقدس کتاب جس پر میں ایمان رکھتا ہوں واضح طور پر ہمیں بتاتی ہے کہ یہ تمام واقعات سچے ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو ایک مقصد سونپ کر مبعوث فرماتا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک قریبی تعلق قائم کر کے انہیں ممکنہ اعلیٰ روحانی معیاروں پر فائز کر دیں۔ تعلق باللہ کے ذریعہ انسان نہ صرف حقوق اللہ کی ادائیگی کرتا ہے بلکہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں انسان کو اشرف المخلوقات کہا ہے۔۔۔

پس یہ دونوں بنیادی تعلیمات ایسی ہیں کہ جس معاشرہ میں بھی ان کا قیام ہو گا اور جو لوگ ان پر عمل کریں گے وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے بلکہ پیار، محبت اور بھائی چارہ کو فروغ دینے والے بھی ہوں گے۔ بطور مسلمان میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی اصلاح اور بنی نوع انسان میں ان عظیم اقدار کے قیام کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔۔۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی اصلاح کی خاطر اس مقدس پیغام کی تبلیغ کیلئے دن رات ایک کر دیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوششیں صرف تبلیغ تک محدود نہ تھیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات اپنے خدا کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس قدر گریہ وزاری کے ساتھ دعا کرتے کہ سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ کیا وجہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر اخلاص کے ساتھ دعا

مانگتے؟ اس کے پیچھے دولت اور طاقت کے حصول کی کوئی ذاتی غرض نہ تھی۔ یہ دعائیں کسی حکومت کے انتظام و انصرام پر قابض ہونے کیلئے نہ تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے کی جانے والی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دعا میں یہی گریہ وزاری ہوتی کہ کیا وجہ ہے کہ لوگوں کی روحانی و اخلاقی اصلاح نہیں ہو رہی؟ لوگ گناہوں اور برائیوں کو کیوں ترک نہیں کر رہے؟ اور ان برائیوں اور گناہوں کی وجہ سے لوگ کیوں اپنے آپ کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا اس قدر گہرا غم اور صدمہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اضطراب اور بے چینی اتنی بڑھ چکی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم میں براہ راست مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے غم سے کہ لوگ آپؐ کے پیغام کو سنتے نہیں اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اپنی جان کو ہلاک کر لیں گے؟۔۔۔

مگر اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو دل سے نکلی ہوئی اور خلوص سے بھری ہوئی دعاؤں کو سنتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو بھی سنا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جاہل، گنوار، شرابی، زانی، قمار باز، چور اور ہر قسم کی برائی میں مبتلا لوگ ان تمام برائیوں سے چھٹکارا حاصل کرنے والے بن گئے اور اعلیٰ اخلاقی اقدار نے ان برائیوں کی جگہ لے لی۔ وہ تمام لوگ بدل گئے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کبھی نہ ٹوٹنے والا تعلق قائم کر لیا۔ کوئی بھی دنیا ی طاقت اس قسم کا روحانی انقلاب پیدا نہیں کر سکتی۔۔۔

دنیاوی اعتبار سے دیکھا جائے تو ابتدائی مسلمان نہایت کمزور تھے اور جو تھوڑی بہت طاقت حاصل کی بھی تو بہت بعد میں۔ ابتدائی دور میں مسلمان انتہائی غریب نادار اور بے سروسامان تھے لیکن اس کے باوجود اپنے پرجوش اور خالص ایمان اور خدا تعالیٰ کے ساتھ قریبی تعلق کی وجہ سے اس کی راہ میں زندگیاں قربان کرنے کیلئے ہمیشہ تیار تھے۔ انہوں نے قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور ان کو خدمت انسانیت کا شوق اس قدر تھا کہ دوسروں کی مدد کے لئے اپنے گھروں میں موجود تمام تر سازوسامان ان کو دینے کے لئے تیار ہے۔۔۔

اگر ہم ان کی ایمان لانے سے قبل اور ایمان لانے کے بعد کی زندگیوں کا موازنہ کریں تو بلاشبہ ان کے دلوں میں ایک عظیم الشان انقلاب رونما ہوا جو خدا کو سمجھنے اور اس کا ادراک حاصل کرنے کی وجہ سے تھا۔ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واضح نشانات دیکھنے لگے۔ یہ روحانی انقلاب محض ایک اتفاق نہ تھا یا یہ کسی دنیاوی مقصد کے حصول کی خاطر نہ تھا بلکہ انہوں نے از خود مشاہدہ کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں دوسروں کیلئے محبت کے فقید المثال جذبات موجود ہیں حتیٰ کہ اسلام کے شدید ترین اور سفاک ترین مخالف بھی اس سچائی پر ایمان لانے کیلئے تیار ہو گئے۔ وہ اس صداقت پر گواہ ٹھہرے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ظلم نفرت اور سفاکانہ حملوں کا جواب صرف اور صرف عفو، رحم اور شفقت سے دیا۔ وہ اس صداقت پر گواہ ٹھہرے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے ان مخالفین پر جنہوں نے اسلام کو نیست و نابود کرنے کیلئے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی فتح حاصل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی متانت اور درگزر کرتے ہوئے ان سے فرمایا کہ میری تم لوگوں سے کوئی ذاتی دشمنی نہ ہے۔ میں تمہارے اس ظلم و ستم کا بدلہ نہیں چاہتا جو ماضی میں تم ہم پر کرتے رہے۔ اگر اس بات کی یقین دہانی کراؤ کہ امن و سکون کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارو گے تو تمہیں مکہ میں رہنے کی کھلی آزادی ہے اور عقائد اور مذہبی اختلاف کی وجہ سے تم سے ظلم اور ناانصافی نہیں کی جائے گی۔۔۔

جب اسلام کے ان گنت مخالفین نے اس عدیم المثال سخاوت کو دیکھا تو ان کے پاس سر تسلیم خَم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ صرف ایک مثال دیتا ہوں۔ عکرمہ نامی اسلام کا ایک مخالف جس نے مسلمانوں پر بے انتہا ظلم ڈھائے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو دیکھ کر بے اختیار کہنے لگے کہ صرف وہی شخص اس قدر شفقت کا اظہار کر سکتا ہے جو فی الحقیقت خدا کی طرف سے ہو اور جس کا پیار بنی نوع انسان کیلئے عدیم المثال ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ کو دیکھ کر دشمنانِ اسلام نے بار بار اور کھلے عام اظہار کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی شریعت بلاشک وشبہ سچی ہے اور قرآن کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رحمۃ للعالمین کا خطاب دیا ہے وہ بالکل برحق ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کے ذرے ذرے

سے انسانیت کیلئے محبت اور رحم چھلکتا ہے۔ انہوں نے کھلے عام اس بات کا اظہار کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل رحم کے اعلیٰ معیاروں کی تمثیل ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام کی سچائی کا ثبوت ہے۔۔۔

رحم کی ان تعلیمات کے حوالہ سے ایک سوال یا اعتراض بھی پیدا ہو سکتا ہے بلکہ بعض غیر مسلموں کی طرف سے اکثر یہ اعتراض اٹھایا بھی جاتا ہے کہ اگر اسلام دوسروں سے ہمدردی اور پیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحقیقت رحمۃ للعالمین تھے تو پھر مذہبی جنگیں کیوں لڑی گئیں؟ اس کا جواب جاننے کیلئے ضروری ہے کہ اسلام کی ابتدائی تاریخ سے واقفیت ہو۔۔۔

اس حوالہ سے دواہم باتیں ذہن میں رکھیں۔ اول یہ کہ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے جسے انصاف پسند مستشرقین بھی مانتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کے بعد ابتدائی سالوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مکہ میں لا مذہب اور بت پرستوں کی جانب سے انتہائی سفاکانہ اور بہیمانہ مظالم کا سامنا کرنا پڑا۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ کے صحابہ بشمول مرد، عورتوں اور بچوں نے اپنی زندگیاں گنوار دیں۔ بعض ایسی مثالیں ملتی ہیں جہاں مسلمان عورتوں کی ایک ٹانگ کو ایک اونٹ اور دوسری ٹانگ کو دوسرے اونٹ کے ساتھ باندھ کر ان اونٹوں کو مخالف سمتوں میں بھگایا گیا جس کی وجہ سے ان کے جسموں کو ٹکرے کر کے دو علیحدہ علیحدہ حصوں میں کاٹ کر رکھ دیا۔ فی الحقیقت ان مظالم کی تو ایک لمبی فہرست ہے لیکن میں ان سب کا یہاں ذکر نہیں کر پاؤں گا۔ مگر مسلمانوں نے اس قدر بہیانہ ظلم و بربریت سے گزرنے کے باوجود نہ تو کھلے عام اور نہ ہی پوشید طور پر کسی قسم کا بدلہ لینے کی کوشش کی۔ بلکہ سالوں اس ناختم ہونے والے اور اذیت ناک مظالم سہنے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ کرام مکہ سے ہجرت کر کے چلے گئے۔ بعض مسلمان رہنے کیلئے مدینہ چلے گئے اور بعض دوسری جگہوں کی طرف ہجرت کر گئے۔ مدینہ میں جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے گئے ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ مگر کفار مکہ

سے یہ بات بھی برداشت نہ ہوئی کہ مسلمان آرام و سکون سے رہنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ ہجرت کے صرف اٹھارہ ماہ بعد ہی انہوں نے مدینہ کے مسلمانوں پر جنگی ساز و سامان سے لیس ایک ہزار فوجیوں کے لشکر کے ساتھ حملہ کر دیا۔ ان کے مقابلہ پر مسلمانوں کی فوج صرف تین سو افراد پر مشتمل تھی اور سوائے چند ایک تلواروں اور کمانوں کے ان کے پاس کچھ بھی سامان حرب نہ تھا۔ اگر ان دونوں فوجوں کی طاقت کا باہمی موازنہ کیا جائے تو بلا شک و شبہ مسلمانوں کے پاس سب سے بہترین راستہ یہی تھا کہ وہ مقابلہ کرنے اور اپنا دفاع کرنے کی بجائے پیچھے ہٹ جاتے اور اپنی زندگیوں کو بچاتے۔ لیکن اس وقت اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن سے لڑنے کا حکم دیا۔ اس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیات 40-41 میں ملتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسرے سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔“۔۔۔

ان آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جب ان لوگوں کو جنہیں نہایت سنگدلی کے ساتھ نشانہ بنایا گیا تھا۔ جنگ کی اجازت دی گئی تو یہ اجازت صرف ان کے اپنے دفاع کیلئے تھی بلکہ تمام مذاہب کی حفاظت کیلئے تھی۔ یعنی دوسری وجہ جس کیلئے جنگ کی اجازت دی گئی تھی وہ یہ تھی کہ اگر ظالموں کو زبردستی روکا نہ جاتا تو مذہب کے مخالفین نہ تو عیسائیوں کو سکون سے رہنے دیتے، نہ یہودیوں کو، نہ مسلمانوں کو اور نہ ہی کسی اور مذہب کے ماننے والوں کو۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلام کے مخالفین تمام امن پسند لوگوں کو ختم کرنا چاہتے تھے اور ذاتی اغراض کی بناء پر دنیا کو فتنہ و فساد میں ڈالنا چاہتے تھے۔۔۔

یہی وہ پس منظر تھا جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فرمایا کہ وہ خوف نہ کھائیں۔ مکہ کی طاقتور فوج شکست کھا جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ چند ایک نہتے مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی تائید سے اپنے ان مخالفین کو شکست سے دوچار کر دیا جو دنیا کا امن تباہ کرنا چاہتے تھے۔ جہاں ایک طرف یہ مسلمانوں کی فتح تھی تو دوسری طرف یہ ہر اُس شخص کی بھی فتح تھی جو دنیا میں امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ یہ ہر اُس شخص کی فتح تھی جو انسانی اقدار کو ہمیشہ قائم رکھنا چاہتا ہے اور بیان تمام لوگوں کی فتح تھی جو یقین رکھتے ہیں کہ مذہب دنیا میں قیام امن اور بھلائی کا محرک ہے۔۔۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دوران اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلفائے راشدین کے ادوار میں جو جنگیں لڑی گئیں وہ صرف ظلم کے خاتمہ اور دنیا میں امن کے قیام کی خاطر لڑی گئیں۔ ان جنگوں کا مقصد ہرگز دوسروں پر ظلم و ستم کرنا اور دوسروں کے ساتھ ناانصافی کرنا نہیں تھا۔ جب خلفائے راشدین کا دور ختم ہوا تو ان کی جگہ بادشاہت قائم ہوگئی۔۔ بدقسمتی سے اس بادشاہت کے دور میں اکثر جنگیں سیاسی اور دنیاوی مقاصد کی خاطر لڑی گئیں۔ لیکن یہ واضح رہے کہ ایسی جنگیں جو سلطنتوں کو وسعت دینے اور طاقت بڑھانے کیلئے لڑی گئیں وہ کسی بھی طور پر قرآن کریم میں دی گئی۔ اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہ رکھتی تھیں۔۔۔

اسی طرح آج کل مسلمان حکومتوں یا مخالف باغی گروہوں کی حرکتوں کے بارہ میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کسی بھی طرح یا کسی بھی رنگ میں اسلامی تعلیمات کی عکاسی کرتی ہیں۔ میں بغیر کسی تردّد کے کہہ رہا ہوں کہ آجکل بعض شدت پسند مسلمانوں کے اعمال جو وہ اسلام کے نام پر کرتے ہیں نہ صرف اسلام کا نام بلکہ مذہب کا نام بھی بدنام کر رہے ہیں۔ اگر لوگ اس قسم کے مذہبی نظریات کو ماننے لگ جائیں تو پھر صاف ظاہر ہے کہ مذہب یا خدا کا نام دنیا میں قیام امن کیلئے مثبت کردار ادا نہیں کر سکتا۔ بلکہ ہمیں تو یہ ماننا پڑے گا کہ وہ لوگ صحیح ہیں جو کہتے ہیں کہ مذہب دنیا میں فساد پھیلانے کی وجہ ہے۔۔۔

تاہم جب میں آخری زمانہ کے متعلق پیشگوئیوں اور قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی رہنمائی کو دیکھتا ہوں تو میرا اپنے مذہب پر یقین بڑھ جاتا ہے۔ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب مسلمان اسلام کی اصل تعلیمات کو بھول جائیں گے اور قرآن کی پیروی نہیں کریں گے۔ مزید فرمایا کہ ایسے مسلمان جو اپنے آپ کو عالم اور رہنما کہتے ہوں گے وہ حقیقت میں فتنہ وفساد اور بدعنوانی کا ذریعہ ہوں گے۔ آج ہم بعینہٖ یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ جب میں ان سب باتوں کو دیکھتا ہوں تو میرے ایمان میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہوتا ہے۔ میں نہ تو مایوس ہوتا ہوں اور نہ ہی ناامید۔ کیونکہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دور کی خوفناک حالت کی پیشگوئی فرمائی تھی تو اسکے ساتھ بشارت بھی دی تھی کہ حقیقی اسلام کے احیائے نو کیلئے مسلمانوں میں سے ہی ایک ایسا شخص مبعوث کیا جائے گا جو مسیح موعود اور امام مہدی (یعنی ہدایت یافتہ) ہوگا۔ وہ ہر قسم کی مذہبی جنگ کو موقوف کرنے کیلئے بھیجا جائے گا اور وہ معاشرے کی ہر سطح پر موجود ہر قسم کے ظلم وستم کو امن اور ہم آہنگی سے بدل دے گا وہ ان عظیم مقاصد کے حصول کیلئے انتھک محنت کرے گا اور اپنے پیروکاروں میں اسلام کی سچی روح پھونکے گا۔ اور وہ سچی روح قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے: ”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔۔۔

پس یہ آیت ہمیشہ عدل وانصاف پر قائم رہنے کی ضرورت کو بیان کرتی ہے۔ عدل وانصاف کے جس معیار کا تقاضہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر آپ کو اپنے خلاف یا اپنے والدین یا پیاروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو آپ بغیر کسی تردّد کے دو کیونکہ انصاف ہی قیام امن کا ضامن ہے۔ پس یہی وہ معیار ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تعلیم دی۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اتنا عظیم معیار واقعی حاصل کیا جاسکتا ہے؟۔۔۔

جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے دور کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی ہے جب فتنہ، فساد اور بد عنوانی دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ یہ پیشگوئی کس طرح من وعن پوری ہو چکی ہے۔ در حقیقت یہ ایک کھلا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی صداقت واضح طور پر آشکار ہو گئی ہے۔ پس اسی طرح جہاں مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ ایمان کا احیائے نو ہو گا وہاں انصاف کا یہ اعلیٰ معیار بھی دنیا میں قائم ہو جائے گا جس کے مطابق کسی قوم کی دشمنی عدل و انصاف کے قیام میں کوئی روک ثابت نہ ہو گی۔۔۔

ہم احمدی مسلمان خوش قسمت ہیں کہ ہم ان پیشگوئیوں پر نہ صرف یقین رکھتے ہیں بلکہ ہمارا پختہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس شخص نے آنا تھا وہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی صورت میں آچکا ہے۔ ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے احیائے نو کا جو آغاز فرمایا تھا وہ نظام خلافت جو ایک روحانی نظام ہے کے ذریعہ آج بھی جاری ہے۔۔۔

خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور آپ کے حق میں ان گنت آسمانی نشانوں کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت ہو چکی ہے۔ ان نشانوں میں ایک نشان یہ بھی تھا کہ انسان کے اپنے خالق کو بھلا دینے کی وجہ سے اور دنیا میں وسیع پیمانے پر فتنہ و فساد پھیلنے کی وجہ سے زلزلوں اور دیگر قدرتی آفات میں اضافہ ہو جائے گا۔ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ گزشتہ صدی میں آنے والی قدرتی آفات کی تعداد پہلی صدیوں میں آنے والی آفات کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ ایک اور نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زار روس کے بارہ میں پیشگوئی کا تھا۔ یہ پیشگوئی کی گئی کہ زار کے ظلم وستم کی وجہ سے اس کا تختہ الٹ جائے گا۔

چنانچہ تاریخ نے ثابت کر دیا کہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ پھر تیسری پیشگوئی دنیا کی جنگوں کے بارہ میں تھی۔ ہم دو عالمی جنگیں تو دیکھ چکے ہیں۔ پس اگر ہم نے اپنی حالتوں کو درست نہ کیا اور اپنے خالق کو نہ پہنچانا تو ہم اس قسم کی مزید جنگیں اور ان کے ہولناک نتائج دیکھیں گے۔ ان تمام

پیشگوئیوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نذیر تھے جو انسان کی اصلاح اور اس کو صراط مستقیم پر چلانے کیلئے مبعوث ہوئے۔

پھر یہ بھی واضح ہے کہ ہندوستان کے ایک چھوٹے اور دور دراز قصبے میں رہنے والا ایک دعویدار ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بغیر شہرت حاصل نہ کر پاتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر وہ اپنے بعد اتنی کامیاب جماعت چھوڑ کر نہ جاتا۔ ایک ایسی جماعت جو نظام خلافت سے مضبوطی کے ساتھ جڑے ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ اور آپ علیہ السلام کا مشن یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ اور بنی نوع انسان کے درمیان ایک رشتہ قائم کیا جائے اور انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی جائے۔ احمدیہ مسلم جماعت کے پاس وسائل بہت محدود ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی تائید کے بغیر یہ پیغام دنیا کے کناروں تک نہ پہنچ سکتا تھا۔

پس ایک طرف جہاں یہ ساری باتیں ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت ہیں وہاں دوسری طرف ان باتوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت عطا کی گئی ہے۔ آج یہ جماعت احمدیہ کے لوگ ہی ہیں جو دوسروں کی مدد کیلئے عظیم مالی قربانیاں کر رہے ہیں۔ بلکہ دنیا میں امن کے قیام کی کوشش میں اپنی جانیں بھی قربان کر رہے ہیں۔ بعض ممالک میں ہماری جماعت پر شدید ظلم کیا جاتا ہے اور ہم پر انتہائی سفاکانہ مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ لیکن ہم کسی طرح بھی ایسا ردعمل نہیں دکھاتے یا بدلہ نہیں لیتے جس سے معاشرہ کا امن خطرہ میں پڑ جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سب صرف اس لئے ہے کہ ہم قرآن کریم کی الٰہی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں جن کی تفصیل اور اہمیت ہماری جماعت کے بانی علیہ السلام نے انتہائی کمال کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔

پس میری دعا ہے کہ دنیا وقت کی ضرورت کو سمجھے۔ مجھے امید ہے اور دعا کرتا ہوں کہ ہم جو اس وقت مختلف مذاہب اور عقائد کی نمائندگی کر رہے ہیں اور جو عملی طور پر ان تعلیمات کا مظاہرہ کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں ایک خدا کی عبادت کریں گے اور انصاف کے ساتھ اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کریں گے۔ یقیناً تمام مذاہب کی یہی حقیقی تعلیم ہے۔

ہمیں اپنے تمام تر ذرائع اور قابلیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک بہتر معاشرہ کو فروغ دینا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق کی مدد کرنی ہوگی اور ہر سطح پر پیار، محبت اور امن کو عام کرنا ہوگا۔ آج دنیا کی اہم ترین اور فوری ضرورت یہی ہے کہ امن کا قیام کیا جائے اور خدا کو مانا جائے۔ اگر دنیا نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تو پھر تمام چھوٹے بڑے ممالک دفاع کے نام پر اپنی جنگی صلاحتیوں کو بڑھانے کیلئے لاکھوں کروڑوں ڈالرز نہ خرچ کریں گے بلکہ وہ یہ پیسہ بھوکے کو کھانا کھلانے تعلیم عام مہیا کرنے اور ترقی پذیر ممالک میں معیار زندگی کو بہتر بنانے کیلئے خرچ کریں گے۔

اگر ہم موجودہ دور کا منصفانہ جائزہ لیں تو ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ ترقی یافتہ ممالک کی معاشیات بھی تذبذب اور غیر یقینی صورتحال کا شکار ہیں۔ عام لوگوں کی قوت خرید بہت کم رہ گئی ہے۔ حتیٰ کہ یہاں مغربی ممالک یا ترقی یافتہ ممالک میں بھی ٹیلیویژن پر انٹریوز نشر کئے جارہے ہیں جس میں کہا جارہا ہے کہ ماضی میں فیملیاں بڑی باقاعدگی کے ساتھ باہر جاکر کھانا کھاتی تھیں لیکن اب باہر جاکر کھانا دور کی بات، لوگ بعض اوقات اپنے گھروں میں بھی بھوکے رہنے پر مجبور ہیں۔ ان کیلئے اب پہلے کی طرح کھانا پینا اور آرام دہ زندگی بسر کرنا ممکن نہیں رہا اور میں سب اسی لئے کہ ممالک اپنے رفاہ عامہ کے بجٹ پر دفاعی اور جنگی بجٹ کو زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔ اپنے ہی گھر میں موجود مسائل اور اپنی قوم کے لوگوں کے مسائل حل کرنے پر توجہ دینے کی نسبت ہزاروں میل دور ممالک میں افواج بھجوانے کی طرف رغبت زیادہ ہے۔

چنانچہ میں سارا فساد مذہب نہیں پھیلا رہا بلکہ یہ تو سیاسی چالوں اور سیاسی مقاصد کے نتیجہ میں پھیل رہا ہے اور اس وجہ سے ہے کہ مختلف قومیں ایک دوسرے پر اپنی برتری ظاہر کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ پس یہ وقت کا اہم تقاضا ہے کہ تمام لوگ اور تمام قومیں اس طرف توجہ کریں ورنہ دنیا ایک ناقابل تصور نقصان کے دہانہ پر کھڑی ہے۔ جو تباہی آج ہم دیکھ رہے ہیں اس میں سے کچھ تو ہماری اپنی پیدا کردہ ہے اور کچھ قدرتی آفات کے ہولناک نتائج کی وجہ سے ہے۔ پس اپنے آپ کو بچانے اور بنی نوع انسان کی حفاظت کی خاطر ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے اور اس زندہ خدا کے ساتھ تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے جس نے نہ تو موسیٰ علیہ السلام اور اس کی

قوم کو فراموش کیا اور نہ عیسٰی علیہ السلام اور اس کے حواریوں کو فراموش کیا۔ اور نہ حقیقی مسلمانوں کو اللہ کی رحمتیں حاصل کرنے سے محروم رکھا گیا اور نہ قبولیت دعا کے مشاہدے سے محروم رکھا گیا۔ یہ ماضی کے قصے کہانیاں نہیں ہیں بلکہ خدا کی ہستی تو ہمیشہ رہنے والی ہے اور آج بھی زندہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے اور انہیں اپنے سچے نشانات دکھلاتا ہے۔ پس ہماری ذمہ داری ہے کہ اس دور کے امام کی باتوں کی طرف توجہ کریں اور حقیقی رنگ میں اپنے خدا کو پہنچانے والے بنیں۔ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نشانات دکھلائے اور آج بھی دکھا رہا ہے۔

آخر پر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اپنی غلطیوں کا الزام اللہ اور اپنے مذاہب پر ڈالنے کی بجائے ہمیں آئینہ دیکھنا چاہئے اور اپنی خامیوں کی تشخیص کرنی چاہئے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں تمام مہمانوں کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو وقت نکال کر اس تقریب میں شامل ہوئے اور میری باتوں کو سنا۔ آپ سب کا شکریہ۔"

(الفضل انٹرنیشنل 11/اپریل 2014ء صفحہ 1-2اور10-11)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 3 جون 2022ء)

پریس میں کانفرنس کا چرچا اور شاملین کے تاثرات

اس مذاہب عالم کانفرنس کو لندن اور یورپی ممالک کے میڈیا میں زبردست پذیرائی حاصل ہوئی جن میں حضور انور کی طرف سے کی گئی قیام امن کی کوششوں کو سراہا گیا۔ چند شاملین میں سے تاثرات یہ ہیں:

Stein Villumstad یورپین کونسل فار ریلیجس لیڈرز کے جنرل سیکرٹری نے کہا کہ "اس طرح مل جل کر بیٹھنا اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا ایک دوسرے کی بات کو حوصلے سے سننا اور پھر سب کا یہ تسلیم کرنا کہ ہم سب امن کے خواہاں ہیں۔"

انگلستان میں گریناڈا (Grenada) کے ہائی کمشنر He Joselyn Whiteman نے کہا کہ "یہ بہت زبردست تقریب تھی۔ یہ بات کہ اتنے سارے مذاہب ایک ہی چھت کے نیچے اس طرح اکٹھے ہو سکتے ہیں جہاں ہمارے ایمانوں میں اضافہ کا باعث ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ آج کل دنیا کے مسائل کے حل کے لئے لوگوں کو اکٹھا کس طرح کیا جاسکتا ہے۔"

Mak Chishty، جو لنڈن میں میٹروپولیٹن پولیس میں کمانڈر ہیں نے کہا کہ "مجھے آج کی تقریب میں یہ بات اچھی لگی کہ ہر کسی نے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیں۔"

یورپین پارلیمنٹ میں لندن کے نمائندے Dr. Charles Tannock MEP نے برملا کہا: "مستقبل میں اس رستہ کو اپنانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ ہم سب خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم یہ نہیں مان سکتے کہ خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ہم مذہب کے نام پر ایک دوسرے سے لڑتے چلے جائیں۔"

Berridge انگلستان کی پارلیمنٹ کی "آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ" (APPG) آن انٹرنیشنل فریڈم آف ریلیجن کی چیئر پرسن ہیں نے کہا: "مجھے آل پارٹی گروپ برائے مذہبی آزادی کی چیئرمین ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ میں جانتی ہوں کہ احمدیہ کمیونٹی کس طرح دوسروں کی فلاح و بہبود کے لئے خدمات کرتی چلی جا رہی ہے۔"

Kay Carter جو انگلستان کی پارلیمنٹ کے آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ (APPG) آن انٹرنیشنل فریڈم آف ریلیجن کے ممبر ہیں نے کہا کہ "امام جماعت احمدیہ نے جو کہا کہ تمام مذاہب میں بنیادی بات ایک ہی نظر آتی ہے یعنی محبت، رواداری اور امن۔"

ناروے کی ایک سیاسی پارٹی Christian Republic کے Billy Tranger نے کہا کہ "امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطاب کے آخر میں ایک بہت ہی اہم پیغام دیا ہے کہ ہم سب کو مل کر امن کے قیام کے لئے کام کرنا چاہیے۔ یونیورسٹی آف ایمسٹرڈم کے پروفیسر Prof. Dr. T. Sunier نے کہا کہ "امام جماعت احمدیہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام اور قرآن کی تعلیمات تشدد کی بجائے امن کے قیام پر زور دیتی ہیں۔"

آئر لینڈ سے ایک شامل ہونے والے نے کہا کہ "میں اس کانفرنس میں شامل ہوا اور یہاں پر جو پیغام مجھے ملا ہے اس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔"

جہانگیر سارو صاحب جو یوروپین کونسل آف ریلیجیس لیڈرز سے تعلق رکھتے ہیں نے کہا کہ ”میں مذہباً زرتشتی ہوں۔ میں اس تقریب سے بہت متأثر ہوا ہوں۔“

رابن ہسّی جو (مذہبی تعلیمات کے استاد ہیں) نے کہا کہ ”اس قدر روحانیت سے پُر یہ تقریب ہو گی مجھے نہیں معلوم تھا۔“

Canon Dr. Cane نے کہا: ”کچھ عرصہ پہلے لوگ یہ سمجھنے لگ گئے تھے کہ ہمیں مذہب کی ضرورت نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ یہ بات سراسر بے بنیاد ہے۔“

بیلجیم کی یونیورسٹی آف Antwerpen سے Dr Lydia نے کہا کہ ”اسلام اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیمات کے حوالہ سے امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے وہ بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ Santiago Catala Rubio (سنتی آگو کتالہ روبیو) صاحب (میڈرڈ یونیورسٹی میں ریلجنز کے پروفیسر اور کئی کتابوں کے مصنف) نے کہا کہ ”احمدیہ مسلم جماعت کا نعرہ ”محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں ”تمام مذاہب کا خلاصہ ہے۔“

میگِل گارسیا (Miguel Garcia) نے کہا کہ ”یہ انتہائی مثبت قدم تھا۔ مَیں جماعت احمدیہ کو اس تقریب کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔“

خلافت خامسہ میں تحریک وقف نو کے بابرکت پھل

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی جاری فرمودہ واقفین نو کی تحریک اپنے آغاز 3اپریل 1987ء سے بلوغت کے بعد خلافت خامسہ میں ایک باشعور ذمہ دار عمر کو پہنچ چکی ہے اور یہ پودا اپنے پھل دینے لگا ہے۔

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خلافت کے آغاز سے خلافت رابعہ کے اس پودے کو خوب سینچا اور اس تحریک کے نونہالوں کو اپنی آغوش میں لے لیا اور بلوغت میں قدم رکھتی اس نسل کی پرورش اور تربیت کے لیے ہر لمحہ نگرانی اور رہ نمائی فرمائی۔

الغرض اس تحریک کا بچہ بچہ اپنے دو محبوب خلفاء کی پدرانہ شفقت کے سایہ تلے پل کر جوان ہوا ہے جنہوں نے بے پناہ مصروفیات کے باوجود ان واقفین نو پر توجہ کرتے ہوئے اپنی صحبت میں ایسی رہ نمائی کی ہے کہ وہ اپنے حقیقی مقصد کو پانے والے ہوں اور وقف کی اہمیت کے ساتھ آئندہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے صحیح رنگ میں خلافتِ احمدیہ کے سلطان نصیر اور جماعتِ احمدیہ کے خدمت گار بننے والے ہوں۔

اس کے لیے خطبات جمعہ، بر اجتماعات وقف نو اور پھر دیس بدیس وقف نو کلاسز میں ان واقفین نو کو برکت بخشی اور بیش بہا قیمتی نصائح سے نوازا بلکہ ہر موقع پر واقفین نو کا ایک علیحدہ تشخص قائم فرمایا ان پر شفقت کی نظر ڈالی اور انفرادی ملاقاتوں میں بھی ان پر خصوصی توجہ فرمائی تا وہ اپنے اصل مقام کو سمجھنے والے ہوں اور جماعت کے ہر طبقہ اور ہر ملک سے آنیوالے یہ واقفین اس صدی کے لیے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کیا جانے والا بہترین تحفہ ثابت ہوں۔ آمین

27جون 2003ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں واقفین نو کے والدین کو توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آئندہ۔۔۔ مبلغین کی بہت بڑی تعداد کی ضرورت ہے

اس لیے اس نہج پر تربیت کریں کہ بچوں کو پتہ ہو کہ اکثریت ان کی تبلیغ کے میدان میں جانے والی ہے۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 22 اگست 2003ء صفحہ 5 تا 8)

چنانچہ اس وقت دنیا بھر میں کل پچھتر ہزار پانچ سو بائیس 75522 واقفین نو میں سے چوالیس ہزار چھ سو ستانوے 44697 واقفین نو لڑکے اور تیس ہزار آٹھ سو پچیس 30825 واقفات نو لڑکیاں ہیں۔ اس وقت پاکستان بھر میں ایک سو آٹھ 108 شعبہ جات میں اٹھارہ سو بتیس 1832 واقفین نو اور سات سو ستائیس 727 واقفات نو کل دو ہزار پانچ سو انسٹھ 2559 اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میدان عمل میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ جن میں سے آٹھ سو اکاون 851 جامعہ احمدیہ میں، اٹھاسی 88 مدرسۃ الظفر میں، ایک سو اناسی 179 اکاؤنٹس کے شعبہ میں، ایک سو چوون 154 کمپیوٹر سائنس میں، ایک سو چھبیس 126 ایجوکیشن میں، چورانوے 94 حفاظ قرآن، بانوے 92 میڈیکل کے شعبہ میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

صرف (ربوہ) پاکستان میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد میدان عمل میں کام کرنیوالے واقفین نو کی تعداد ایک ہزار پانچ سو پچانوے 1595 ہے جن میں آٹھ سو انیس 819 مربیان سلسلہ، ستاسی 87 معلمین سلسلہ، سات 7 نائب وکیل یا نائب ناظر، دو سو آٹھ 208 اساتذہ، بتیس 32 ایم اے انتظامیہ، تین سو ساٹھ 360 کارکنان دفاتر، بتیس 32 نرسنگ پیرا میڈیکل سٹاف، اٹھارہ 18 ڈاکٹرز و سائیکالوجسٹ، دو 2 ہومیو ڈاکٹرز، آٹھ 8 فارماسسٹ، چھ 6 انجنیئرز، دو 2 ڈسپنسر، ایک 1 ڈینٹسٹ، پانچ 5 فزیوتھراپسٹ، سات 7 لیبارٹری ٹیکنیشن، سات 3 لائبریری سائنس میں خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

دنیا کے ایک سو بارہ 112 مختلف شعبہ جات میں دو ہزار چار سو اٹھہتر 2478 واقفین نو زیر تعلیم ہیں جو آئندہ جماعت احمدیہ کی خدمت کے لیے تیار ہو رہے ہیں۔

پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک میں تین ہزار ایک سو نواسی 3189 واقفین نو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اہم شعبہ جات میں سرگرم عمل ہیں اور تین ہزار دو سو ستاون 3257 واقفین نو مختلف شعبہ جات میں زیر تعلیم ہیں۔

نئے جامعہ احمدیہ (یونیورسٹیز) کا قیام

احباب جماعت کی تعلیم و تربیت وہ اہم پہلو ہے جس کے لئے مربیان سلسلہ کی تیاری کے لئے قادیان میں پہلے مدرسہ احمدیہ اور پھر جامعہ احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ تقسیم پاک وہند کے بعد دوسرا جامعہ احمدیہ ربوہ میں قائم ہوا۔ خلافت رابعہ میں تیسرا جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش میں شروع ہوگیا۔ خلافت خامسہ کا بابرکت دور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تحریک وقف نو کے پھل تیار ہونے کا بھی دور ہے اس میں واقفین نو کی فوج ظفر موج کثیر تعداد میں دینی و تعلیمی تربیت کے بعد میدان عمل میں آنے لگی اس سلسلہ میں جماعتی ضرورت کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے 19 سالہ عہد میں دنیا بھر میں آٹھ 8 نئے بڑے جامعات قائم ہونے کے بعد اب ان کی تعداد گیارہ 11 ہو چکی ہے۔ نئے جامعات کینیڈا۔ یوکے، جرمنی، گھانا انٹرنیشنل سیرالیون، بنگلہ دیش، ، بورکینا فاسو، یوگنڈا کے ممالک میں قائم ہوئے ہیں۔

ان جامعات سے ایسے مربی اور مشنری فارغ التحصیل ہوتے ہیں جو دنیا بھر میں پھیلے افراد جماعت کی تعلیم و تربیت اور اشاعت اسلام کی ذمہ داری بھی ادا کرتے ہیں۔

خلافت خامسہ میں خدمت انسانیت

حضرت مسیح موعودؑ نے شرائط بیعت میں نویں شرط یہ رکھی تھی کہ ”عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔“

جس پر جماعت احمدیہ اور اس کے افراد خدا کے فضل سے صدق دل سے عمل پیرا رہتے ہیں۔ خلافت خامسہ میں خدمت انسانیت، تعلیم اور صحت وغیرہ کے شعبوں میں بھی غیر معمولی مساعی عمل میں آچکی ہیں۔

نصرت جہاں سکیم

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی جاری فرمودہ نصرت جہاں سکیم کے تحت بھی مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں گزشتہ 19 سالوں میں بھی دکھی انسانیت کی امداد کی جارہی ہے چنانچہ اس کے تحت بارہ12 ممالک میں سینتیس 37 ہسپتالوں اور کلینکس میں پچاس50 سے زائد ڈاکٹرز خدمت خلق کا مقدس فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ خلافت خامسہ میں تین سو300 سے زائد نئے سکول کا قیام عمل میں آیا اور اب اس سکیم کے تحت چھ سو اسی680 سے زائد سکولز غریب ممالک میں علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ

ہیومینٹی فرسٹ کا آغاز خلافت رابعہ میں 1995 میں ہوا تھا خلافت خامسہ کے انیس19 سالوں میں اس ادارہ نے بھی خدمت انسانیت میں نئی منازل طے کی ہیں۔ IAAAE جہاں امدادی اور فنی ضروریات مہیا کرتی ہے ہیومنٹی فرسٹ ان منصوبوں کے لئے وسائل فراہم کرتی ہے۔ اس وقت ہیومنٹی فرسٹ ساٹھ60 ممالک میں رجسٹر ہو کر خدمت انسانیت کے کاموں میں عالمی سطح پر غیر معمولی خدمت کی توفیق پا رہی ہے چنانچہ اس عظیم الشان ادارہ کے ذیلی 8 شعبہ جات 1۔ نالج فار لائف 2۔ واٹر فار لائف 3۔ فوڈ سیکیورٹی 4۔ گلوبل ہیلتھ 5۔ آرفن کیئر 6۔ دنیاوی آفات میں

امداد 7۔ گفٹ آف سائٹ 8۔ کمیونٹی کیئر کے تحت لاکھوں کی تعداد میں دنیا بھر کی دکھی انسانیت کی مدد کی جاچکی ہے۔ جس کا مختصراً جائزہ درج ذیل ہے۔

1۔ نالج فار لائف:

نالج فار لائف پروجیکٹ کے تحت دنیا بھر میں انسٹھ 69 سکول، بائیس 22 ٹریننگ سنٹرز، قائم کیے جا چکے ہیں جن سے دولاکھ چھتیس ہزار چار سو 236400 بچے اور ستاسٹھ ہزار پانچ سو 67500 نوجوان علم کی روشنی حاصل کر چکے ہیں۔ ان ٹریننگ سنٹرز سے مختلف قسم کے ہنر سیکھ کر نوجوان اپنے کاروبار شروع کر کے اپنے روزگار کا انتظام کر رہے ہیں۔ اسی طرح اس شعبہ کے تحت ورچوئل یونیورسٹی کے قیام کا منصوبہ بھی جاری ہے۔ اس پروگرامکے تحت پاکستان میں ضلع تھرپارکر کی تین 3 تحصیلوں میں اب تک پانچ 5 پرائمری سکولز کا اجراء کیا گیا جس کے ذریعہ کل پانچ سو پچھتر 575 بچوں کو پندرہ 15 اساتذہ کے ذریعہ بنیادی تعلیم کی سہولت مہیا کی جارہی ہے۔

2۔ واٹر فار لائف

اس شعبہ کے تحت مختلف ممالک میں چار ہزار ایک سو اکسٹھ 4161 کنوئیں، واٹر پمپس اور سولر پول نصب کیے گئے ہیں جن سے پینتالیس 45 لاکھ سے زائد افراد فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پاکستان میں تھرپارکر اور چترال کے اضلاع میں اب تک ایک ہزار پچھتر 1075 میٹھے پانی کے کنوئیں لگائے گئے جس سے کل آٹھ لاکھ چوراسی ہزار سولہ 884016 افراد اور ستائیس لاکھ اٹھہتر ہزار آٹھ سو پینسٹھ 2778865 مویشی مستفیض ہورہے ہیں۔

پاکستان کے پانچوں صوبوں کے اٹھارہ 18 اضلاع میں نوسو سینتالیس 947 نلکا جات لگائے گئے۔ جن سے چھ لاکھ ستاسی ہزار نو سو پندرہ 687915 افراد اور دولاکھ انچاس ہزار چار سو اکاسی 249481 مویشی استفادہ کر رہے ہیں۔

آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی میں چھبیس 26 واٹر الیکٹرک پمپ لگائے گئے اور اس علاقہ کے احمدی وغیر از جماعت تمام لوگ اور مال مویشی استفادہ کر رہے ہیں۔

سندھ میں ضلع عمر کوٹ میں احمدی اور ہندو آبادی پر مشتمل دو گاؤں صادق پور اور تحریک آباد میں خصوصی سولر واٹر پاور پمپس لگائے گئے جس سے دونوں دیہاتوں کے چار ہزار 4000 افراد اور آٹھ ہزار پانچ سو8500 مویشی مستفیض ہو رہے ہیں۔ جہاں پینے کو صاف پانی میسر نہیں وہاں واٹر فلٹریشن پلانٹ بھی نصب کیے گئے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے گاؤں چک نمبر58/3 ٹکڑا میں یہ منصوبہ زیر تکمیل ہے۔

3۔ فوڈ سیکیورٹی

اس پروگرام کے تحت 32 لاکھ سے زائد افراد کو فوڈ پیکس اور فوڈ بنکس قائم کر کے فائدہ پہنچایا گیا ہے۔

اس شعبہ کے تحت قربانی پراجیکٹ پر بھی جاری ہے چنانچہ سال 2021ء میں چھپن56 ممالک میں قربانی کا انتظام کیا گیا اور ساڑھے پانچ لاکھ 550000 لوگوں میں گوشت تقسیم کیا گیا ہے۔ گذشتہ 8 سالوں میں چھبیس 26 لاکھ سے زائد افراد نے اس پروگرام سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس پروگرام کے تحت لوگوں کو فصلیں اگانے میں بھی مدد دی جارہی ہے چنانچہ انہیں بیج کی فراہمی اور آبپاشی میں مدد کی جاتی ہے تاکہ وہ خون فصلیں کاشت کر کے اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہو سکیں۔

امسال فوڈ اینڈ سیکیورٹی پروجیکٹ کے تحت مستحق خاندانوں میں ساڑھے تین ہزر3500 راشن کے پیکٹ پاکستان کے چار4 صوبوں کے چودہ14 اضلاع کے دوسو دو202 دیہات میں تقسیم کیے گئے۔

4۔ گلوبل ہیلتھ

گلوبل ہیلتھ پروجیکٹ کے تحت پاکستان بھر کے اضلاع میں ماہر لیڈی ڈاکٹرز کی خدمت سے اب تک پینتالیس45 فری میٹرنٹی اینڈ چائلڈ میڈیکل کیمپس کے انعقاد سے کل پینتالیس ہزار پانچ سو اکہتر 45571 عورتوں اور بارہ12 سال سے کم عمر بچوں نے استفادہ کیا اور انہیں مفت معائنہ اور مفت ادویات کی سہولت دی گئی۔ اس شعبہ کے تحت نو9 ہسپتال اور میڈیکل کلینکس تعمیر کیے گئے ہیں جہاں لاکھوں لوگ اس سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت گوئٹے مالا میں

قائم ناصر ہسپتال ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔اس طرح کے دیگر ہسپتالوں کی تعمیر پر بھی کام جاری ہے۔اس پروگرام کے ذریعہ کرونا وائرس کی وبا میں اٹھہتر78 ممالک میں دس10 لاکھ سے زائد لوگوں کی خدمت کی جاچکی ہے۔

5۔تحفظ یتامیٰ(Orphan Care)

سیرالیون،لائبیریا،اور گنی میں یتیم بچوں کے رہائشی سنٹر قائم کیے گئے ہیں اس کے علاوہ یوگنڈا اور بینن میں ایسے کیئر سنٹر کی تعمیر جاری ہے جہاں مفلس اور نادار بچوں کو خوراک،رہائش اور صحت جیسی بنیادی ضروریات فراہم کی جارہی ہیں۔

6۔دنیاوی آفات میں امداد(Disaster Relief)

ہیومنٹی فرسٹ کے اس پروگرام کے تحت دنیا بھر میں آنیوالی آفات میں ریلیف کا کام کیا جاتا ہے۔اس پروگرام کے تحت بیس20 لاکھ سے زائد افراد کی مدد کی جاچکی ہے۔

7۔عطیہ بصارت(Gift of sight)

گفٹ آف سائیٹ منصوبہ کے تحت آنکھوں کے مسائل کا علاج کیا جاتا ہے چنانچہ دنیا بھر میں چالیس40 ہزار سے زائد لوگوں کو فائدہ پہنچایا جاچکا ہے۔اس پروگرام کے تحت ضلع تھرپارکر میں اب تک 8بڑے آئی کیمپس کے انعقاد کے نتیجہ میں کل آٹھ ہزار آٹھ سوچورانوے8894افراد استفادہ کرچکے ہیں جبکہ ایک ہزار دوسوچوالیس1244افراد کے موتیا کے کامیاب آپریشن کیے گئے۔

8۔کمیونٹی کیئر (Community Care)

کمیونٹی کیئر پروجیکٹ کے تحت احمدی مستحق افراد کے لیے کمروں،باتھ رومز،کچن،چاردیواری یا مکمل گھروں کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہے۔ جس میں اب تک بائیس22گھرانوں کو باتھ رومز اور ٹائلٹس بنا کر دیئے جارہے ہیں۔اسی طرح گھروں اور کمرہ جات کی تعمیر کا کام بھی جاری ہے۔اس پرگرام کے تحت شیلٹر بسوں اور اولڈ ہوم سنٹرز میں خوراک یا دیگر ضروریات زندگی کی فراہمی کی

جاتی ہیں چنانچہ اس پروگرام سے دس 10 ہزار کے قریب HYGIENE پروگرام کا انعقاد کیا گیا ہے نیز اس شعبہ کے ذریعہ ساٹھ 60 ہزار سے زائد لوگوں کی امداد کی گئی ہے۔

مرکز سلسلہ ربوہ میں صحت کے ادارے

خلافت خامسہ میں ربوہ بھی کئی ادارے صحت کے میدان میں اہالیان ربوہ کے علاوہ پاکستان بھر سے آنیوالے مریضوں کے لیے جن غیر معمولی خدمات کی توفیق پارہے ہیں ان کی وسعت بڑھ چکی ہے جس کا مختصر ذکر ضروری ہے۔ان میں سر فہرست طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ہے۔

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کی خلافت خامسہ میں غیر معمولی ترقی

فضل عمر ہسپتال میں دل کے مریضوں کے علاج کے لیے ایک الگ انسٹیٹیوٹ قائم کیا گیا۔طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی تقریب سنگ بنیاد کا انعقاد مورخہ 23 نومبر 2003ء بمطابق 27 رمضان المبارک 1424 ہجری بروز اتوار کو ہوا۔یہ ایک لاکھ 20 ہزار 547 مربع فٹ مسقف حصہ پر پھیلا ہوا ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی عمارت چھ 6 منزلہ ہے۔یہاں انجیو گرافی اور آپریشنز کے لیے دو الگ الگ تھیٹرز موجود ہیں۔یہ انسٹیٹیوٹ نہ صرف اپنے علاقہ بلکہ پورے پاکستان کے بہترین ہسپتالوں میں شمار ہوتا ہے۔ Daily Times اخبار میں مورخہ 23 اکتوبر 2017ء کو شائع شدہ مضمون کے مطابق طاہر ہارٹ اپنے معیار اور سہولیات کے اعتبار سے الحمدللہ پاکستان بھر میں کارڈیک سرجری کا بہترین ادارہ بن گیا ہے۔

اس کو ایک منفرد عالمی خصوصیت اس لحاظ سے بھی حاصل ہے کہ دنیا میں کسی شہر جس کی آبادی پچاس ہزار کے لگ بھگ ہو اس میں امراض قلب کے علاج کے لیے ایسی جدید سہولیات موجود نہیں جو مرکز سلسلہ ربوہ میں میسر ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ حقیقتاً ”انٹرنیشنل ہسپتال اور دارالشفا“ کا مرکز بن چکا ہے۔جس کے ایڈمنسٹریٹر جناب ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب بطور واقف زندگی چودہ سال سے زائد عرصہ سے بے لوث محبت کے ساتھ جذبۂ خدمت سے سرشار ہو کر خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا شعبہ آؤٹ ڈور یکم ستمبر 2007ء سے مریضوں کے لیے کھولا گیا۔ جس کے ساتھ ہی شعبہ ECG، شعبہ ایکسرے اور شعبہ Echocardiography کا قیام عمل میں آیا۔ اس وقت شعبہ او پی ڈی میں مریضوں کے ماہر ڈاکٹرز سے طبی معائنے کے ساتھ ساتھ امراض کی تشخیص کے لیے مختلف ڈائگناسٹک بھی کیے جا رہے ہیں اور مصروف او پی ڈی والے دن تقریباً 400 سے 600 مریض آتے ہیں۔

یکم اکتوبر 2007ء سے ان ڈور مریضان اور ایمرجنسی شعبہ کا آغاز ہوا۔ جنوری 2013ء میں مریضوں کے لیے مزید جگہ پیدا کرنے کے لیے لیول 4 پر میل وارڈ کو CCU-2 میں تبدیل کر دیا گیا۔ اگست 2014ء میں CCU-3 کے اجراء کے ساتھ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا شمار پاکستان کے صف اول کے Coronary Care Units میں ہو گیا۔ اس کے علاوہ شعبہ انڈور مریضان کے لیے اگست 2019ء میں DC Defibrillators اور ایک جدید ترین Echo Machine خریدی گئی جس سے مریضوں کے ایکو ٹیسٹ کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ اکتوبر 2019ء میں جدید ترین کارڈیک مانیٹرز اور انفیوژن پمپس خریدے گئے۔ کارڈیک مانیٹرز کے ساتھ سینٹرل مانیٹرنگ سسٹم بھی قائم کیا گیا ہے۔

15 نومبر 2007ء سے ڈائیگناسٹک اینڈ انٹر نیشنل پروسیجرز (اینجیو گرافی، اینجیو پلاسٹی اور پیس میکر) کی سہولیات کا آغاز ہوا۔ 6 جنوری 2013ء سی ٹی سکین کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

جنوری 2014ء میں شعبہ سلیپ لیب کا قیام عمل میں آیا اور مشین بھی لا کر انسٹال کی گئی۔

نومبر 2007ء میں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی پہلی Cath Lab مکمل تیار ہو گئی جس کے بعد اینجیو گرافی اور اینجیو پلاسٹی شروع کر دی گئیں۔ اس میں اب تک ایک محتاط اندازے کے مطابق سولہ ہزار 16000 سے زائد پروسیجرز ہو چکے ہیں۔ دسمبر 2010ء میں اس شعبہ کو ایک ہزار 1000 اینجیو پلاسٹیز مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ نومبر 2011ء میں کیتھ لیب 1 کے لیے خریدی جانے والی عصر حاضر کی جدید ترین اینجیو گرافی مشین ہسپتال کی تنصیب ہوئی۔ اس جدید ترین مشین کے ساتھ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا شعبہ کارڈیک پروسیجرز کا شمار حکومتی ادارے کی طرف سے کی گئی

درجہ بندی میں Level-1 میں شامل ہو گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ کارڈیک سرجیکل کا نام "Nuruddin Diagnostic& Interventional Laboratory" مقرر فرمایا ہے۔

جنوری 2014ء میں دوسری کیتھ لیب میں جدید اینجیو مشین کی تنصیب ہوئی جو Hybrid Angiography Machine کہلاتی ہے اور پاکستان میں پانی نوعیت کی پہلی مشین ہے۔

18/ فروری 2012ء سے شریف ڈائلاسس سنٹر کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنائیت کردہ ڈائیلیسز مشینوں سے کیا گیا۔ ہر ماہ اوسطاً نو سے 900 سے ایک ہزار 1000 ڈائلائسز سیشن کیے جاتے ہیں۔ فروری 2022ء تک سولہ 16 مشینوں سے اکہتر ہزار دو سو چوون 71254 سیشنز ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ شعبہ پین کلینک ہے جہاں فزیو تھراپی کی سہولت بھی موجود ہے۔

دسمبر 2014ء میں Masroor Diagnostic Center کا آغاز ہوا۔ طاہر ہارٹ کی لیبارٹری میں توسیع کے بعد اس کو Masroor Diagnostic Center Phase1 کا نام دیا گیا۔

اپریل 2021ء میں PCR لیبارٹری کے قیام کا منصوبہ بنا۔ اور اس مشین کی خریداری کے بعد اور لیبارٹری کے لیے ایک Bio-Hazard safety کمرے کی تیاری اور مشین کی تنصیب کے بعد فروری 2022ء میں حکومتی ادارے سے انسپیکشن کے بعد پی سی آر لیبارٹری قائم ہوئی۔ جہاں سے روزانہ کی بنیاد پر ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔

دسمبر 2010ء میں شعبہ اینڈوسکوپی کا آغاز ہوا اور پہلے ماہ اکتیس 31 اینڈوسکوپیز ہوئیں۔

شعبہ ایمبولینس و ٹرانسپورٹ کے تحت پانچ 5 کارڈیک ایمبولینس اور تین 3 گاڑیاں ہر وقت ٹرانسپورٹ کے لیے موجود رہتی ہیں۔

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لیے ایک نئے اور جدید طرز کے آکسیجن جنریشن پلانٹ کی انسٹا لیشن تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ یہ جدید پلانٹ اس خطے میں جدید ترین پلانٹ ہو گا اور پرانے آکسیجن پلانٹ سے تین گنا زیادہ آکسیجن پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اس کے علاوہ عصر حاضر کی جدید ٹیکنالوجی Server Virtualization VMwarev Sphere کامیابی سے لگادی گئی ہے۔

اس کے علاوہ شعبہ سپائرومیٹری،، شعبہ اینڈوسکوپی، شعبہ نیوکلیئر ریڈیالوجی، شعبہ انفارمیشن ٹیکنالوجی، شعبہ پاور جنریشن، شعبہ ٹیلی میڈیسن، شعبہ فارمیسی، شعبہ لیبارٹری، شعبہ کارڈیک الیکٹروفزیالوجی اور سرجیکل پروسیجرز میں غیر معمولی کام ہورہاہے اور کثیر خلقت اس سے مستفیض ہورہی ہے۔

طاہر ہارٹ میں ہاؤس جاب ٹریننگ بھی یہاں جاری ہے اور متعدد ڈاکٹرز اپنی ہاؤس جاب یہاں سے مکمل کرچکے ہیں۔

گزشتہ چودہ سال سے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک سے تربیت یافتہ اور تجربہ کار ڈاکٹرز وقف عارضی سکیم کے تحت یہاں تشریف لاکر خدمت انسانیت کرتے ہیں۔

2018ء میں امریکہ کی ہیلتھ کیئر ماہرین کی ایک ٹیم نے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کا دورہ کیا اور اپنی رضاکارانہ خدمات کے تجربے کا اظہار کیا۔ اس ٹیم نے اپنی تعطیلات میں سے نو دن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ، پاکستان، میں رضاکارانہ طور پر خدمات سرانجام دینے کے لئے گزارے ہیں۔ اس دوران اس ٹیم نے کُل 13 دل کے آپریشنز کئے جن میں دو minimal invasive valve replacements تھیں جو کہ پاکستان میں پہلی بار کی گئیں ہیں۔ اس ٹیم کے سفر کے اخراجات کے لئے یونیورسٹی آف پٹسبرگ میڈیکل سینٹر نے اپنی خدمات پیش کیں۔ جبکہ ہیومینٹی فرسٹ پاکستان نے اس ٹیم کے لئے پاکستان میں قیام کے لئے اخراجات میں خدمات پیش کیں۔

بیسیوں مختلف امراض کے تجربہ کار احمدی ڈاکٹرز ہر سال یہاں آکر وقف عارضی کرتے ہیں اور ہزاروں مریضان کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ گزشتہ سالوں میں بھارت، برطانیہ، امریکہ، سپین، ناروے، کینیڈا، آئرلینڈ، جرمنی، آسٹریلیا سے ڈاکٹرز وقف عارضی پر تشریف لاچکے ہیں۔ پھر اندرون و بیرون ملک سے جونیئر ڈاکٹرز اور میڈیکل طلباء و طالبات کی آمد کا سلسلہ گزشتہ کئی سالوں

سے جاری ہے۔ان تمام افراد کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں پروفیشنل ٹریننگ کے ساتھ ساتھ مختلف ریسرچ پراجیکٹس پر کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔

اس اعلیٰ اور معیاری انسٹیٹیوٹ میں پاکستان کے علاوہ بیرون ملک سے مریض بھی اپنے علاج کے لیے تشریف لارہے ہیں۔ان میں قادیان بھارت، انڈونیشیا، ماریشس، افغانستان، برطانیہ، امریکہ،غانا اور بینن کے مریض شامل ہیں۔

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کا مرکزی دفتر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں قائم ہے اور 2008ء سے 2019ء تک ہر سال اس ایسوسی ایشن پاکستان کی سالانہ کنونشن یہیں منعقد ہوتی ہے۔اس کے علاوہ میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے والے واقفین نو کی کنونشن کا انعقاد بھی ہوتا ہے۔ہیومینٹی فرسٹ کا مرکزی دفتر بھی یہیں قائم ہے۔اس کے علاوہ جنوری 2011ء سے نرسنگ ہاسٹل بھی قائم ہے جہاں قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کے لیے کلاس کا اجراء کیا گیا ہے۔

کسی بھی قسم کی ہنگامی صورتحال سے نبٹنے کے لیے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے احاطے سے باہر ایک ایمرجنسی ہسپتال قائم کیا گیا ہے جہاں طبی امداد سے لے کر سرجری تک کا مکمل سامان مہیا کیا گیا ہے۔نومبر 2014ء سے سال 2019ء تک ہر سال فلو ویکسینیشن کیمپ کا اہتمام بھی شعبہ او پی ڈی میں کیا جاتا رہا ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 4 جون 2022ء)

نور العین دائرۃ الخدمۃ الانسانیہ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام '' نور العین دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ '' کی بلڈنگ فضل عمر ہسپتال کے سامنے ربوہ لاری اڈہ کے ساتھ تعمیر کی گئی ہے۔اس بلڈنگ میں درج ذیل شعبہ جات ہیں۔بلڈ بینک، نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن، تھیلسیمیا و ہیمو فیلیا سنٹر، ڈینٹل کلینک وغیرہ

1۔بلڈ بنک ربوہ

خلافت خامسہ کے آغاز میں دسمبر 2004ء سے وسعت کے پیش نظر یہ بلڈ بنک ایوان محمود سے '' نورالعین دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ '' کی عمارت میں قائم کیا گیا ہے۔مطلوبہ بلڈ گروپ

کے مطابق خون کا انتظام کرنا، بلڈ گروپنگ اور عطیہ خون دینے والوں کا ریکارڈ وغیرہ جیسے انتظام و انصرام اس ادارہ کے فرائض میں شامل ہیں۔

2۔ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن اور آئی بنک

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن اور آئی بنک کا بنیادی مقصد کارنیا(آنکھ کے بیرونی پردے) کی بیماری کا شکار نابینا افراد کو بینائی فراہم کرنا ہے جس کے لیے دو امور ضروری ہیں:

i۔ احباب جماعت کو وصیّت عطیّہ چشم کی تحریک کے ذریعے آئی ڈونرز بنانا۔

ii۔ مرحوم آئی ڈونر کی وفات کے بعد ان کے کارنیا حاصل کرنا اور ان حاصل کردہ کارنیا کے ذریعے مستحق نابینا افراد کی آنکھوں کی پیوند کاری کرکے ان کی بینائی بحال کرنا ہے۔ آئی بنک کا عملی آغاز 23 اپریل 2001ء کو ہوا۔ سالانہ کئی مریضان اس سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

3۔ تھیلسیمیا و ہیمو فیلیا سنٹر

خلافت خامسہ میں یہ ادارہ اپریل 2005ء کو '' نورالعین دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ '' میں قائم کیا گیا۔ تھیلسیمیا خون کی ایک موروثی بیماری ہے۔ یہ اداراہ نور العین تھیلسیمیا و ہیمو فیلیا یونٹ خالصتاً خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار ہو کر اس بیماری میں مبتلا بچوں کا فری علاج کر رہا ہے۔ بار بار خون لگانے کی وجہ سے جسم میں فولاد کی زیادتی ہو جاتی ہے اور مختلف انفیکشنز ہو جاتے ہیں۔ ادارہ میں اس مرض کی بھی سہولت موجود ہے جو کہ بغیر کسی چارجز کے مہیا کی جاتی ہے۔

4۔ ڈینٹل کلینک

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں نورالعین دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ کی عمارت میں قائم کردہ اس ادارہ نے 11 دسمبر 2007ء سے عورتوں اور بچوں کے لیے ڈینٹل کلینک کا آغاز کیا۔

طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ

ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری سے طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا آغاز 2 مارچ 2000ء میں ہوا جس کی تعمیر کے لئے آپؒ نے چھ کنال آٹھ مرلے پر

مشتمل قطعہ عنایت فرمایا تھا۔ اس پر تعمیر ہونے والی عمارت بیسمنٹ سمیت چار منزلوں پر مشتمل ہے جس کا کُل رقبہ 58 ہزار مربع فٹ ہے۔

یہ ادارہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام کام کر رہا ہے۔ یہاں سے صرف ایک سال (2010ء میں) قریباً سوا لاکھ مریضوں نے استفادہ کیا جن میں ایک تہائی سے زائد غیر از جماعت تھے۔ اس ادارہ میں نئی ادویات کی تیاری کے علاوہ وسیع پیمانے پر پروونگ اور تجربات کئے جاتے ہیں۔ ادویات کی بڑے پیمانے پر تیاری کے لئے ایک جدید فارمیسی بھی قائم ہے۔ مکرم ڈاکٹر وقار منظور بسرا صاحب کی زیر نگرانی ڈاکٹروں کی ایک بڑی ٹیم یہاں خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔

ہومیوڈسپنسری و میڈیسن بینک انصاراللہ

دفتر وقف جدید کے علاوہ دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان میں ایک ڈسپنسری میں مفت ادویات دی جاتی ہیں۔ ایلوپیتھک ادویات کے لیے ایک میڈیسن بینک بھی موجود ہے جہاں مختلف قسم کی ادویات محلہ جات کے انصار کو تحریک کرکے اکٹھی کی جاتی ہیں اور بوقت ضرورت مستحقین کو فراہم کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ایمبولینس بھی موجود ہے جو انصار کے میڈیکل کیمپس اور نادار مریضوں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

نصرت جہاں ہومیوپیتھک کلینک ربوہ

لجنہ اماء اللہ کے زیر نگرانی اس کلینک کا افتتاح 30 دسمبر 1996ء کو ہوا۔ عہد خلافت خامسہ میں 19 فروری 2003ء کو اس کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ پاکستان میں رکھا گیا۔ اس کلینک کا افتتاح 16/ اپریل 2005ء کو ہوا۔ جس سے مریض خواتین استفادہ کرتی ہیں۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE)

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹ اینڈ انجینئرز کا قیام خلافت ثالثہ میں ہوا اور یہ ایسوسی ایشن بعض دوسری چیریٹی آرگنائزیشن اور کمپنیوں کے ساتھ مل کر خدمت خلق کے کاموں میں مصروف عمل ہے۔

عہد خلافت خامسہ کے 19 سالوں کے دوران اس تنظیم نے حیرت انگیز طور پر ترقی کی نئی منازل طے کی ہیں۔ جس کے تحت افریقہ بھر میں خدمت خلق کے کاموں کو انجام دینے کے لئے یوکے، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، گھانا، نائیجیریا، پاکستان اور دیگر ممالک سے انجینئرز اور آرکیٹکٹس، الیکٹریشنز، پلمبرز اور دوسرے مختلف شعبوں کے ماہرین اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔

اس ایسوسی ایشن کے تحت عہد خلافت خامسہ میں ہونے والی ترقیات کی ایک جھلک پیش ہے۔

(IAAAE) کی کمیٹیوں کا قیام

خلافت خامسہ میں باقاعدہ طور پر IAAAE کا ایک انتظامی ڈھانچہ تشکیل دے کر اس کی مختلف کمیٹیاں قائم کی گئیں۔

یہ ایسوسی ایشن 4 کمیٹیوں 1۔ آرکیٹکٹس 2۔ماڈل ویلج 3۔واٹر فار لائف 4۔متبادل انرجی (Alternative Energy) کے تحت افریقہ کے دور دراز علاقوں میں خدمتِ انسانیت میں فنی اور تکنیکی امداد مہیا کرنے کے لحاظ سے مصروف عمل ہے ان کمیٹیوں کے مختلف پراجیکٹس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ماڈل ویلج (MODEL VILLAGE)

IAAAE کے اس پراجیکٹ کے ذریعہ نئی بستیوں کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے گو یہ کام حکومتوں کے بجٹ اور ذمہ داری کا متقاضی ہوتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ وہ پہلی دینی جماعت ہے جس نے اس کام میں نئے تاریخی سنگ میل نصب کیے ہیں۔

عہد خلافت خامسہ میں جماعت احمدیہ نے اس خدمت خلق کے اس کام کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ اور ماڈل ویلیج کا یہ تصور روشناس کروایا ہے کہ انسان کی بنیادی ضرورتیں انہیں مہیا کی جائیں۔ چنانچہ افریقہ میں ان مخلص انجینئرز آرکیٹکٹس اور کارکنان کی محنت کے نتیجہ میں انیس19 ماڈل ویلیجز کا قیام ہو چکا ہے۔ جن میں شمسی توانائی کے ذریعہ بجلی اور پینے اور زراعت کے لیے پانی فراہم کیا جاتا ہے اسی طرح ان ولیجز میں شمسی و دیگر ذرائع سے بجلی پیدا کر کے علاقہ مکینوں کو بجلی کی سہولت دی جاتی ہے۔ اسی طرح ان علاقوں میں گلیوں اور سڑکوں کی مرمت اور تعمیر کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

2۔ واٹر فار لائف کمیٹی (Water For Life committee)

افریقہ کے دور دراز علاقوں میں صاف پانی علاقہ مکینوں کے لئے ایک بہت بڑی سہولت ہوتی ہے چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آغاز خلافت ہی میں براعظم افریقہ میں پانی کی سہولت کی فراہمی کے لئے 2005ء میں واٹر فار لائف کمیٹی کا اجراء فرمایا۔ اس کمیٹی کے تحت پانی کی سہولت کی فراہم کے لئے افریقہ کے دور دراز گاؤں میں نئے نلکے لگانے کا کام کیا جاتا ہے چنانچہ گزشتہ انیس19 سالوں میں اس کے تحت 2 ہزار 8 سو سے زائد پانی کے نلکے لگ چکے ہیں جن کے ذریعہ سے 2 لاکھ 50 ہزار سے زائد افراد مستفیذ ہوئے۔ اس کمیٹی کے تحت IAAAE کے انجینئرز شدید گرم موسم میں کام کرتے ہیں اور جب کسی علاقہ میں پانی کی سہولت فراہم کی جاتی ہے تو وہاں علاقہ مکینوں کی خوشی دیدنی ہوتی ہے۔

3۔ متبادل انرجی کمیٹی (ALTERNATIVE ENERGY COMMITTEE)

اس کمیٹی کا قیام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں 2005 کو ہوا۔ اس کمیٹی کے تحت شمسی اور بجلی کے دیگر ذرائع بروئے کار لا کر افریقہ کے پسماندہ علاقوں میں بجلی کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس کمیٹی کے تحت اڑھائی سو250 سے زائد گھانا، بینن، نائیجر، مالی، گیمبیا، سیرالیون، بورکینافاسو، میں بجلی کی سہولت فراہم کی جاچکی ہے اسی طرح ان تمام مقامات پر سولر سسٹم کی مینٹینینس (maintenance) کا کام بھی جاری ہے۔ اس اقدام سے علاقہ مکین جہاں بجلی

کی سہولت سے مستفیض ہوتے ہیں وہاں ان کے لئے MTA کی سہولت کا بھی انتظام ہوتا ہے اور وہ براہ راست اپنے پیارے امام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرسکتے ہیں۔

4۔ آرکیٹکٹس (ARCHITECTS) کمیٹی

IAAAE کی یہ کمیٹی افریقہ بھر میں ہونے والی تعلیم، صحت، کمیونٹی سنٹرز اور مساجد کی تعمیرات میں اپنی خدمات فراہم کرتی ہے۔ اس کمیٹی کے تحت بورکینا فاسو میں مسرور انٹر نیشنل ٹیکنیکل کالج قائم کیا گیا ہے۔

مسرور انٹر نیشنل ٹیکنیکل کالج(MITC)

اس کالج کے قیام کا مقصد نوجوانوں کو ٹیکنیکل کورسز کی تعلیم دے کر انہیں معاشرہ کا مفید وجود بنانا ہے۔ یہاں سے تعلیم حاصل کر کے نوجوان باعزت طور پر روزگار کا انتظام کر سکیں گے۔

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں
عالمگیر تنظیموں کی سطح پر غیر معمولی ترقیات

الٰہی تقدیر کے مطابق خلافت رابعہ کا دور عالمگیر وسعت (EXPENTION) کا حامل تھا تو خلافت خامسہ تنظیم و تنسیق (CONSOLIDATION) کا دور ثابت ہوا جس میں ہر پہلو سے کیا جماعتی نظام اور کیا تنظیمیں ہر لحاظ سے پہلے سے بڑھ کر منظم ہوئیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ عالمگیر

احمدی نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ مجالس عالمگیر نے بھی خلافت خامسہ کے زیر سایہ کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی ہے۔ بطور نمونہ چند بڑی مجالس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضور انور کی خصوصی نگرانی میں ہر ملک میں خدام الاحمدیہ کی تجنید از سر نو درست اور مکمل کر کے تنظیمی ڈھانچہ منظم کرنے کی کوشش ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں مالی قربانی میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوا۔ صرف مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے مجموعی بجٹ میں تین گنا سے زائد اضافہ ہے جبکہ بجٹ حصہ آمد دس لاکھ ڈالر تک پہنچ رہا ہے۔ امریکہ میں 17 نئی مجالس کا قیام عمل میں آیا اور نصف ایکڑ سے زائد وسیع و عریض سرائے خدمت کی تعمیر ہوئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے بھی خلافت خامسہ میں ہر میدان میں ترقی کی ہے۔ ساٹھ 60 نئی مجالس کا اضافہ ہوا۔ دو عظیم الشان عمارات کی تعمیر کے علاوہ خدمت خلق کے کاموں میں بھی خدام نے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔ کینیڈا میں خدام کی سترہ 17 چیریٹی واکس کے ذریعے تیس 30 لاکھ ڈالر سے زائد رقم حاصل ہوئی۔۔ مالی بجٹ خلافت خامسہ کے آغاز سے اب تک چار گنا ہو کر گیارہ 11 لاکھ ڈالر تک پہنچ رہا ہے۔

خدام الاحمدیہ برطانیہ بھی حضور انور کی قریب سے ذاتی نگرانی کے باعث نسبتاً زیادہ ترقی کر رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں چوبیس 24 ریجنز میں ستاون 57 مقامی قیادتیں وجود میں آئیں۔ ایک درمیانی

سائز کی مارکی میں اسلام آباد میں خدام الاحمدیہ کا ہونیوالا اجتماع برطانیہ کئی سال سے surrey کے وسیع و عریض میدانوں میں ہوتا ہے جہاں پانچ چھ شاندار مارکیز نصب کی جاتی ہیں۔ اور ہزاروں خدام اور اطفال اجتماع میں شامل ہوتے ہیں۔ دو خوبصورت عمارات سرائے خدمت خلق اور ایوان محمود خریدی گئیں۔ خدام الاحمدیہ یوکے کا چندہ 9لاکھ پونڈ تک پہنچ رہا ہے۔

جرمنی میں بھی خدام کی تجنید میں غیر معمولی اضافہ ہوا اور مجالس کی تعداد اڑھائی سو سے بڑھ چکی ہے۔ بجٹ تین گنا بڑھ کر ڈیڑھ ملین یورو کے قریب ہو گیا ہے۔

افریقہ میں بھی خدام الاحمدیہ نئی بیداری دیکھنے میں آئی ہے۔ بورکینا فاسو کی مجلس نے خون کے عطیات فراہم کرنے میں قومی ریکارڈ قائم کیا۔ اور خدام کو روزگار فراہم کرنے کے لئے صنعتی ورکشاپ کا قیام عمل میں آیا۔ 2008ء میں تین سو 300 خدام سائیکلوں پر کئی سو میل کا سفر کر کے اپنے پیارے امام کے دیدار کے لیے گھانا کے باغ احمد پہنچے۔

اسی طرح گیمبیا، بینن، یوگینڈا، نائیجیریا کی مجالس میں وسعت ہوئی۔ افریقہ کے فرانسیسی بولنے والے ممالک سینیگال اور آئیوری کوسٹ کی مجالس فعال ہوئیں اور باقاعدگی سے رپورٹس بھجوانے لگیں۔

خدام الاحمدیہ پاکستان میں بھی ہر شعبہ میں ترقی ہوئی۔ خاص طور پر طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال کی تکمیل ہوئی۔ دارالصناعۃ، بلڈ بنک، آئی ہسپتال اور فائر بریگیڈ منظم ہو کر کام کر رہے ہیں۔ اکتوبر 2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سروس کا نام ’’ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس‘‘ رکھنے کی منظوری مرحمت فرمائی جو خدمت خلق کے لیے فعّال ہے۔

اسی طرح بھارت کی مجالس میں بھی بیداری نظر آنے لگی۔ یورپ میں بیلجیم، ڈنمارک، ناروے کی چھوٹی چھوٹی مجالس اب مضبوط تنظیمیں بن چکی ہیں۔

الغرض حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی ذاتی توجہ کے نتیجہ میں گزشتہ اٹھارہ 18 سال میں مجالس خدام الاحمدیہ عالمگیر کا نقشہ ہی بدل چکا ہے۔

مجلس انصار اللہ عالمگیر

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسلسل راہ نمائی کے نتیجہ میں مجلس انصار اللہ عالمگیر بھی ترقیات کی منازل طے کرتی چلی آرہی ہے۔

- خلافت خامسہ کے دور میں باقاعدگی سے عالمگیر مرکز لندن میں ماہانہ رپورٹ ارسال کرنے والے ممالک کی تعداد 25 سے بڑھ کر 87 تک پہنچ چکی ہے، زیادہ تر ممالک دورِ خلافتِ خامسہ میں بفضلہ تعالیٰ فعال ہو گئے۔
- تقریباً پینتیس 35 نئے ممالک میں مجالس قائم ہوئیں۔

مجلس انصار اللہ یوکے

- مجلس انصار اللہ برطانیہ کی تجنید اٹھارہ سو 1800 سے بڑھ کر تین گنا سے زائد پانچ ہزار نو سو 5900 ہو چکی ہے۔
- مجلس انصار اللہ کا مالی بجٹ پچھتر ہزار 75000 پاؤنڈ سے بڑھ کر تقریباً چار گنا سے زائد سات لاکھ ستاسٹھ ہزار 767000 پاؤنڈ ہو چکا ہے۔
- چیرٹی واک کا مالی بجٹ پینتیس ہزار 35000 پاؤنڈ سے بڑھ کر تقریباً چار گنا سے زائد ایک لاکھ تینتالیس ہزار 143000 پاؤنڈ ہو چکا ہے۔
- انصار اللہ برطانیہ کی طرف سے ویلز مسجد کی تعمیر جس پر دو 2 ملین پاؤنڈ کے اخراجات متوقع ہیں۔
- انصار اللہ برطانیہ کی طرف سے Masroor Eye Institute بورکینا فاسو قائم کیا جا رہا ہے جس پر اب تک ڈیڑھ 1.5 ملین پاؤنڈز خرچ ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ انصار اللہ کو مندرجہ ذیل فلاحی کاموں میں مالی خدمات پیش کرنے کی توفیق ملی:

(i) منی ماڈل ویلج پراجیکٹ (Mini Model Village project) (ii) عطیۂ نظر (Gift of Sight)

(iii)واٹر پمپ افریقہ (Water Pump Africa) (iv) افریقہ میں مرمت واٹر پمپ (Water pump Repair Africa)

(v)نئے پانی کے کنوئیں پاکستان (New Water Well – Pakistan)

مجلس انصار اللہ جرمنی

مجلس انصار جرمنی کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کی بدولت بہت سی کامیابیاں نصیب ہوئیں:

- مجلس انصار اللہ جرمنی کی تجنید دوہزار پچاس 2,050 سے بڑھ کر چار گنا تک سات ہزار سات سو پچاس 7,750 تک پہنچ رہی ہے۔
- مجالس کی تعداد ایک سو چھیانوے 196 سے بڑھ کر ڈیڑھ گنا دوس واکیاسی 281 ہو گئی۔
- شجر کاری کے تحت مجلس انصار اللہ جرمنی کو آٹھ سو 800 شہروں میں ایک ہزار دو سو بتیس 1,232 درخت اور کچھ مقامات پر جنگل کی صورت میں دس 10 ہزار سے زائد پودے لگانے کی توفیق ملی۔ مساعی کی یہ خبریں تیرہ سو 1,300 مختلف علاقائی اخبارات میں شائع ہوئیں ایک اندازہ کے مطابق چار 4 ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔
- حضور اقدس کے ارشاد کی روشنی میں چھیاسٹھ 66 مقامات پر تیس سو پچانوے 395 چیرٹی واکس کرنے کی توفیق ملی ان چیرٹی واکس سے بارہ 12 لاکھ یورو جمع کر کے جرمنی بھر کی مختلف رفاہی تنظیموں اور ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کو عطیہ کیا گیا۔
- "احمدیہ لنگر" کے تحت سات سوانچاس 749 بار مختلف شہروں میں ڈیڑھ لاکھ 15,0000 بے گھر افراد کو کھانا مہیا کیا گیا یہ لنگر چالیس 40 مقامات پر مستقل جاری ہے۔ گذشتہ سال جرمنی میں سیلاب زدہ علاقہ میں مستقل دو 2 ماہ تک کھانا تیار کر کے مستحق افراد کو دیا گیا اس سے پچاس 50 ہزار سے زائد افراد مستفید ہوئے۔
- مجلس انصار اللہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال 2005ء میں دو 2 ملین یورو کی لاگت سے ایک وسیع و عریض مسجد "بیت الجامع" تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ علاوہ ازیں، سال

2015ء میں مجلس کے دفاتر اور گیسٹ ہاؤس کے لیے اڑھائی 2.5 ملین یورو خرچ کر کے ایک وسیع بلڈنگ بیت العافیت خریدی گئی۔

مجلس انصار اللہ ریاستہائے متحدہ امریکہ

- مجلس کی تجنید قریباً اڑھائی گنا اضافہ کے ساتھ چار ہزار اٹھائیس 4028
- مجلس کا بجٹ کئی گنا اضافہ کے بعد ساڑھے بارہ لاکھ
- مجلس انصار اللہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اشاعت کے شعبہ میں نمایاں خدمات کی توفیق دی۔
- 2005ء میں انصار اللہ امریکہ نے TAHIR SCHOLARSHIP PROGRAM کے نام سے تعلیمی وظیفہ جاری کیا، جس کے تحت پچھتر ہزار 75000 امریکی ڈالر سے زائد مالیت کے وظائف مستحق طلباء و طالبات کو دیئے جا چکے ہیں۔
- 2006ء سے 2013ء کے دوران انصار اللہ امریکہ کی جانب سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے لئے مجموعی طور پر دو 2 ملین امریکی ڈالر سے زائد رقم مہیا کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔
- چھہتر ہزار 76,000 امریکی ڈالر عطیہ سے افریقہ میں پانی کی قلت کے پیش نظر کنوئیں کھدوائے گئے۔
- افریقہ کے لئے ساڑھے تین سو 350 بائیسائیکل اور بیس 20 ٹرائی سائیکل عطیہ کئے گئے۔
- بورکینا فاسو میں مختلف رفاہی کاموں کی مد میں اڑتالیس ہزار 38,000 امریکی ڈالر کی رقم خرچ کی گئی۔
- افریقہ میں ماڈل ولیج کے قیام کے لئے اسّی ہزار 80,000 ڈالر عطیہ کئے گئے۔
- مختلف مساجد کی مرمت اور رنگ و روغن کے لئے پانچ لاکھ 500,000 امریکی ڈالر عطیہ کئے گئے۔
- ہیٹی میں مسجد کی تعمیر کی غرض سے ساڑھے چار لاکھ 450,000 امریکی ڈالر عطیہ دیا گیا۔

- تیرہ ملین13,000,000 امریکی ڈالرز کی لاگت سے اڑتالیس48 مکانات پر مشتمل ہاؤسنگ سوسائٹی قائم کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔

مجلس انصار اللہ کینیڈا

- عہد خلافت خامسہ میں مجلس انصار اللہ کینیڈا نے تین نئی عمارات کی تعمیر کی جن میں بیت الانصار، سرائے انصار اور عبد السلام شامل ہیں۔
- 2009ء میں انصار اللہ کی تجنید میں اضافہ سے پانچ ریجنز میں چار ریجنز کے اضافہ کے ساتھ کل نو ریجنز ہو گئے۔
- 2013ء میں مجلس انصار اللہ کینیڈا نے افریقہ میں دو کنوئیں لگانے کے لیے ہیومینٹی فرسٹ کو دس ہزار کینیڈین ڈالرز عطیہ دیئے۔
- 2014ء میں خدام الاحمدیہ کے دفتر بیت العطاء کی تعمیر کے لیے پانچ ہزار کینیڈین ڈالرز کی معاونت کی۔
- 2015ء میں مجلس انصار اللہ کینیڈا نے «سرائے انصار» کے لئے اونٹاریو میں ایک گھر کے لئے سوا پانچ لاکھ ڈالرز کی قربانی کی۔
- ستمبر2015ء میں کینیڈا کی نیشنل مجلس عاملہ، ریجنل ناظمین اعلیٰ اور زعماء کا ایک وفد انصاراللہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر لنڈن میں حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا اس موقع پر75000 ڈالرز بطور نذرانہ پیش کرنے کی سعادت پائی۔
- 2015ء میں شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں کی پندرہ سو کاپیاں شائع کیں۔
- 2016ء میں کنوئیں بنانے کے لیے 10 ہزار کینیڈین ڈالرز ہیومینٹی فرسٹ کو پیش کیئے گئے۔
- 2017ء میں مسجد بیت الفتوح کی تعمیر نو کے لیے ڈیڑھ لاکھ ڈالرز کی خصوصی مالی معاونت کی۔
- 2018ء میں ساڑھے سات ہزار کنوئیں لگوانے کے لیے ہیومینٹی فرسٹ کو اور تین ہزار ڈالرز ضرورتمند خاندانوں میں تقسیم کیے۔ اسی طرح مختلف چیریٹی واک کیں۔

- 2019ء میں پانچ ہزار ڈالرز ہیومینٹی فرسٹ کو کنوئیں لگانے کے لیے دیئے۔ ضرورتمند و خاندانوں میں رقم تقسیم کی۔ دو جگہیں قبرستان کے لیے خریدیں۔
- 2020ء میں میسی ساگا میں فوڈ ڈرائیو کا انعقاد کیا اور کووڈ 19 ہیلپ لائن کا اجراء کیا۔
- 2021ء میں 1044 کمبل پینسٹھ سال سے اوپر عمر والے انصار میں تقسیم کیے۔ 110 انصار میں عید گفٹس بانٹے گئے۔ کووڈ 19 میں 48600 فیس ماسک اور 8100 ہینڈ سینیٹائزر تقسیم کیے گئے۔ پانچ ہزار ڈالرز ہیومینٹی فرسٹ کو کنوؤں کے لیے دیئے اور دو ہزار ڈالر آئیوری کوسٹ ہسپتال کے لیے عطیہ کیے۔
- اس کے علاوہ ہر جمعہ کو رائل سٹی مشن کے لوکل کمیونٹی سنٹر میں 70 افراد کو لنچ دیا جاتا ہے۔
- 2022ء میں مجلس انصار اللہ کینیڈا نے احمدیہ مسلم جماعت کو جامعہ احمدیہ کینیڈا کی خریداری کے لیے ایک لاکھ گیارہ ہزار ڈالرز پیش کئے۔
- مجلس انصار اللہ کی تجنید کئی گنا اضافہ کے بعد اب بفضلہ تعالیٰ چھ ہزار ایک سو تیئیس 6123 ہو چکی ہے۔ مالی بجٹ کئی گنا اضافہ کے بعد اور اب بفضلہ تعالیٰ ساڑھے بارہ لاکھ کینیڈین ڈالر سے بھی تجاوز کر چکا ہے۔

مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ

- مجلس کو جنیوا میں اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کی تنظیم کے تحت مختلف آگاہی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی، ان پروگراموں میں جماعت کی نمائندگی کے لئے سر افتخار احمد ایاز صاحب اور نمائندہ ہیومینٹی فرسٹ زمبابوے کو ان پروگراموں میں خطاب کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔
- اڑتالیس ہزار 48000 سوئس فرانک کے عطیہ سے افریقہ میں کنویں کھدوانے کی توفیق ملی۔
- انصار اللہ اور سوئٹزرلینڈ کے تحت پیس سمپوزیم منعقد کیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت کامیاب رہا، کئی با اثر شخصیات نے اس سمپوزیم سے خطاب کیا۔

مجلس انصار اللہ افریقہ

- نائیجیریا کو ایک سکول کی تعمیر اور اس کو جاری رکھنے کی توفیق ملی۔
- گھانا کو اکرا میں ایک تین منزلہ عمارت تعمیر کرنے کی توفیق ملی جس میں دفاتر اور گیسٹ ہاؤس ہے۔
- 2005ء میں زیمبیا میں پہلے سیکنڈری سکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس کی تعمیر 2006ء میں مکمل ہونے پر اس میں تعلیم کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔اس وقت اس میں پانچ سو تک طلباء زیر تعلیم ہیں۔
- زیمبیا کے مشرقی صوبے پٹوکے شہر میں 2007ء میں چھ ہزار مربع میٹر کے پلاٹ کی خریداری کی آفر کی گئی اور مخالفت کے باوجود 2008ء میں کاغذات ملنے پر نقشہ بنوا کر وہاں مسجد کی تعمیر کا کام ہوا اور مسجد کی تعمیر کے بعد 2011ء میں مشن ہاؤس اور 2013ء میں لائبریری تعمیر کی گئی۔
- زیمبیا کے سنٹرل صوبہ کے قصبہ ننگوما میں 2009ء میں جماعت کا قیام ہوا اور مسجد تعمیر کی گئی۔
- زیمبیا کے جنوبی صوبہ پمبا میں مئی 2012ء میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا اور نومبر 2012ء میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور 5 جولائی 2013ء میں اس کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔
- زیمبیا کے شمالی صوبہ مکوشی Mkushi میں 2013ء میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا۔
- 2014ء میں مشرقی صوبہ کے شہر پیٹوکے کے ایک گاؤں کاوامبا اور Nseluka میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا اور مسجد تعمیر کی گئی۔
- 2015ء میں زیمبیا کے شمالی صوبہ کے قصبہ چشمبا chishmba اور شہر مپوروکوسو Mporokoso میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا۔

- جون 2015ء میں IAAAE کے تحت زیمبیا میں واٹر فار لائف پراجیکٹ کے تحت کام کا آغاز ہوا۔
- اسی طرح خلافت خامسہ میں اب تک زیمبیا کے مختلف صوبوں میں مزید بارہ جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے علاوہ مارچ 2019ء میں دوسرے احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول کی تعمیر بھی ہوئی جس میں 2020ء میں تدریسی عمل کا آغاز ہوا۔
- 2018ء میں جماعت کے پیغام کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لیے پٹوکے مشن ہاؤس میں ایک ہزار پھل دار پودوں پر مشتمل نرسری تیار کی گئی۔
- پھر 5 اکتوبر 2019ء کو پٹوکے سنٹر میں باقاعدہ نرسری کا قیام عمل میں آیا۔ کسانوں اور طلباء میں پھل دار پودوں کو تقسیم بھی کیا گیا۔
- 5 جون 2020ء کو عالمی یوم ماحولیات کی مناسبت سے مشرقی صوبے کے شہر پٹوکے میں ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ کے نمائندے کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس میں جماعت کا تعارف کروایا گیا اور ایک ہزار پودے شاملین میں تقسیم کیے گئے۔
- 2 اگست 2020ء کو وزیر اطلاعات و نشریات زیمبیا کے ساتھ مل کر پٹوکے اور مینگا ہسپتال کے مریضوں، مینگا پرائمری سکول اور ممبی سیکنڈری سکول میں 600 سے زائد مریضوں اور غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔
- سال 2020ء کے اوائل میں عالمی وبا کرونا میں جماعت احمدیہ زیمبیا نے 3500 فیس ماسک تقسیم کیے اور ہینڈ واش اور سینیٹائزر بھی کافی تعداد میں بانٹے۔

مجلس انصار اللہ آسٹریلیا

- مجلس انصار اللہ کی تجنید اب بفضلہ تعالیٰ آٹھ سو اٹھاون 858 ہو چکی ہے۔
- انصار اللہ کے مالی بجٹ میں بھی بفضلہ تعالیٰ کئی گنا اضافہ ہو کر اڑھائی لاکھ ڈالر بڑھ چکا ہے۔

مجلس انصار اللہ پاکستان کے تحت انصار اللہ ہال کی تعمیر

خلافت خامسہ میں انصار اللہ پاکستان کو پرانے بالائی ہال کو دوگنا کر کے وسیع ہال بنانے کی توفیق ملی۔

یہ تو چند بڑے ممالک کی کس قدر تفصیلی مساعی کا ذکر بطور نمونہ ہے۔ علاوہ ازیں بعض چھوٹے ممالک میں جن کی تجنید یک صدر انصار تک ہے بھی اسی طرح ذوق و شوق اور محنت سے اس عالمگیر تنظیم کے کاموں میں شریک ہیں جن میں خاص طور پر آئر لینڈ بھی قابل ذکر ہے جس کے یوٹیوب کے محض چینل کے اجراء سے ہزاروں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

خلافت خامسہ کے دور میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجلس انصار اللہ کو غیر معمولی ترقیات حاصل ہوئیں، مندرجہ بالا اعداد و شمار ان ترقیات کی ایک جھلک ہیں، ان تمام ترقیات اور برکات کو ضبط تحریر میں لانا ممکن نہ ہے، دنیا کی باقی مجالس بھی اسی طرح ترقیات کے منازل طے کرتی چلی جارہی ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 7 جون 2022ء)

عالمگیر تنظیم لجنہ اماء اللہ، کی توسیع و تنظیم اور ترقی

خلافت خامسہ کے دور میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم و ترقی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ اس دوران تقریباً پچپن 55 نئے ممالک میں لجنہ کا قیام عمل میں اور اب ایک سو پینتیس 135 ممالک کی لجنات فعال ہو چکی ہیں۔ خصوصاً الجیریا، کونگو، گنی کناکری، یونان، ہانگ کانگ، اردن، مالی، مراکو، پولینڈ، ساؤتھ کوریا، سرینام اور زیمبیا کے ممالک میں بیداری سے لجنہ کے کاموں میں بہت بہتری آئی۔

2003ء کے بعد جن ممالک کی لجنہ نے ترقیات کا اہم اہداف حاصل کئے ہیں ان میں جرمنی، بیلجیم، فرانس، سوئٹزر لینڈ، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، ہالینڈ، بنگلہ دیش، سری لنکا، میانمار، نیپال، مشرقی وسطی کے ممالک زیمبیا، یوگینڈا، برکینا فاسو، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، نائیجیریا، ماریشس، مصر اور نیوزی لینڈ شامل ہیں جو اب مضبوط لجنات بن چکی ہیں۔ جو حضور انور ایدہ اللہ کو براہ راست رپورٹ بھجوا کر رہنمائی لیتی ہیں۔

خلافت خامسہ کے دور میں پاکستان میں بھی باوجود نامساعد حالات کے لجنہ کی تجنید میں اضافہ ہوا جبکہ امریکہ کی تجنید دوگنا سے زیادہ اور برطانیہ میں تین گنا ہو چکی ہے۔ بعض عرب ممالک میں بھی تجنید میں خاطر خواہ اضافے ہوئے۔

لجنہ اور ناصرات کے ساتھ
حضور انور ایدہ اللہ کا مشفقانہ سلوک اور رہنمائی

حضور ایدہ اللہ تعالی نے اپنے قیمتی وقت سے لجنات سے ملاقات اور براہ راست خطابات اور عاملہ ممبرات سے میٹنگز کیں جس سے نہ صرف لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں بہتری کے ساتھ بہت سے درپیش مسائل بھی حل ہوئے ایسے درج ذیل مواقع قابل ذکر ہیں۔

- خواتین سے خطابات بر موقع جلسہ سالانہ و نیشنل اجتماعات وغیرہ
- مختلف ممالک کی لجنات کو اجتماعات، شوری، میگزین وغیرہ کے لئے پیغامات
- نیشنل صدر لجنہ اور اراکین عاملہ / وفود کے ساتھ مشفقانہ ملاقات اور رہنمائی
- طالبات اور واقفات نو کے وفود کے ساتھ ملاقاتیں
- آن لائن ملاقاتیں

خلافت خامسہ کے دور سے صدرات ممالک کو براہ راست رپورٹس پر تبصرے بھجوانے کا بابرکت سلسلہ شروع ہوا جس سے ان میں ایک نیا جذبہ اور ولولہ پیدا ہوا۔ حضور انور خود سالانہ بجٹ لجنہ ملاحظہ کر کے منظوری عطا فرماتے ہیں۔

عالمگیر لجنہ اماء اللہ کی تنظیم نو و دیگر خصوصی مساعی

خلافت خامسہ میں لجنہ کی تنظیم نو بھی ہوئی۔ معاونہ صدر، تربیت نو مبائعات اور شعبہ امور طالبات کے شعبہ جات کا اضافہ ہوا۔ براعظم افریقہ، ایشیا، فارایسٹ، یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں احمدیہ مسلم ویمن اسٹوڈنٹ ایسوسی ایشن قائم ہوئیں اور احمدی طالبات اپنے ملک کے علاوہ دیار غیر میں بھی منظم ہوئیں خصوصاً نو مبائعات کی تربیت میں لجنہ کی تنظیم کے قابل قدر حصہ ڈالنے کے مثبت نتائج مرتب ہو رہے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کی اپنی اپنی زبانوں میں ویب سائٹ حضور انور کی اجازت سے قائم ہوئیں۔

بیعتوں کے اہداف، پیس کانفرنس، سیمپوزیم، انٹر فیتھ پروگرامز، سوشل میڈیا پر ٹوئٹر کے ذریعہ لجنہ کی مساعی جاری ہے۔ سو100 سے زائد تجنید کے چالیس40 ممالک میں لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ کا قیام ہو چکا ہے۔ ہر ملک کی لجنہ اپنی مشاورت کے ساتھ لائحہ عمل تجویز کے دوران سال اس پر عملدرآمد کرتی ہے۔ تجاویز وسفارشات پر صدرات سے کی رہنمائی ومنظوری لیتی ہیں۔

لجنہ عالمگیر کے بجٹ اور چندہ دہندگان میں نمایاں اضافہ

خلافت خامسہ کے دوران جماعت اور خلافت سے مضبوط رابطہ کے نتیجہ میں لجنات کے چندہ دہندگان میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔

مثلاً کینیڈا کی لجنات وناصرات کے چندہ جات قریباً سو100 فیصد ہو چکے ہیں۔

پاکستان کے ناموافق حالات کے باوجود لجنہ کا بجٹ چار گنا تک پہنچ چکا ہے۔ برطانیہ کی لجنہ کا بجٹ حضور انور کی براہ راست راہنمائی میں قریباً سات گنا تک پہنچ گیا ہے۔

مشرقی وسطیٰ اور یورپ کے بیشتر ممالک میں خاص طور پر کام کرنیوالی خواتین چندہ دہندگان کا تناسب پچانوے95 سے سو100 فیصد ہے۔

دیگر مالی تحریکات وقف جدید وتحریک جدید میں بھی لجنات مردوں کے شانہ بشانہ قربانی کی توفیق پارہی ہیں۔ اور دنیا کے بیشتر ممالک میں انہیں نمایاں قربانیوں کی توفیق مل رہی ہے۔

لجنہ جرمنی نے ہی وقف جدید میں ایک 1 ملین یوروز اور تحریک جدید میں ڈیڑھ 1.5 ملین یوروز قربانی کی توفیق پائی۔

مساجد اور دیگر عمارت کے لیے لجنہ عالمگیر کی مالی قربانیاں

خلافت خامسہ سے لجنہ اماء اللہ یوکے نے برلن مسجد کی تعمیر کے اخراجات ادا کئے۔ لجنہ جرمنی آئندہ سال تک سو100 مساجد کی تعمیر کی تحریک میں سے دس10 مساجد تعمیر کروارہی ہے۔ اس سلسلہ میں آٹھ8 ملین یوروز کی خطیر رقم جمع کی جارہی ہے۔ لجنہ انڈونیشیا نے لجنہ لائبریری تعمیر کی جبکہ لجنہ برطانیہ امتہ الحئی لائبریری کے سارے اخراجات ادا کرتی ہیں۔

علاوہ ازیں لجنہ نے بیت الفتوح اور حدیقہ المہدی کے لئے گراں قدر مالی قربانی کی توفیق پائی اور مختلف ممالک میں قائم عائشہ اکیڈمی، دینیات اسکولز، کنڈر گارڈن، سمر اور ونٹر اسکولز، نصرت جہاں اسکیم کے تحت تدریسی دارے، بلڈنگز برائے لجنہ دفاتر اور اسپورٹس کمپلیس قائم کئے۔

فلاحی کاموں میں لجنہ کا کردار

انسانی خدمت کے دیگر کاموں میں بھی لجنہ برابر کی شریک ہیں جن میں کووڈ میں فیس ماسک مہیا کرنے کے علاوہ یتامیٰ کے لئے ربوہ میں گھر، آنکھوں کے عطیات، فوڈ بینک، یتیموں کو سپانسر کرنے جیسے فلاحی کام شامل ہیں یورپ کی لجنات نے افریقہ اور تھرپاکر میں کنوؤں کی کھدائی کے ذریعہ واٹر پمپز تعمیر کروائے۔ لجنہ جرمنی نے صرف 2019ء میں ٹیلی تھون کے ذریعہ ڈیڑھ لاکھ1,50,000 یورو کے عطیات اور پانچ ہزار5000یوروز لوکل چیریٹز(خیرات) کے لیے ادا کئے۔

لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ اشاعت لٹریچر

یورپ کے علاوہ دیگر کی بیشتر لجنات بھی اپنا رسالہ شائع کر رہی ہیں۔ پینتیس 35سے زائد ممالک میں میگزین کی باقاعدہ اشاعت جاری ہے۔ اس کے علاوہ کتب کے تراجم، سوشل میڈیا پر اسلام کا دفاع، آرٹیکلز اور ٹوئٹس پر بھی کام کیا جارہاہے۔ لجنات اپنے اپنے ملک کی تاریخ لجنہ مرتب کر رہی ہیں۔

امریکہ، کینیڈا، یوکے، جرمنی، ہالینڈ اور دیگر ممالک کی لجنہ اپنی اپنی زبانوں میں کتب کی اشاعت میں نمایاں کام کر رہی ہیں۔ مختلف زبانوں میں تراجم کرنے کی توفیق پا رہی ہیں۔ لجنہ سیکشن کی شائع کردہ کتب عائلی مسائل اور ان کا حل، پردہ اور سوشل میڈیا ٹوٹل چوالیس ہزار 44000 کی تعداد میں اشاعت ہوئی۔ اور جرمن، بنگلہ اور عربی کے علاوہ کئی ممالک نے ان کا ترجمہ کرکے فیض پایا۔ الاسلام ویب سائٹ پر لجنہ پاکستان، یو ایس اے، کینیڈا، یوکے کی لجنات کی کتب سے ساری دنیا کے احمدی فائدہ اٹھارہے ہیں۔ بچوں کے لٹریچر کے حوالے سے لجنہ یو ایس اے، یوکے، کینیڈا،

جرمنی، ہالینڈ، ناروے نے کام کیا جبکہ سوئٹزرلینڈ کی لجنہ نے سات سال سے کم عمر کی ماؤں کی تربیت کے لئے خاص مساعی کیں۔

افریقہ میں لجنہ اماء اللہ کے ریفریشر کورسز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں افریقہ کے چار 4 مختلف مقامات پر مرکزی لجنہ نے ریفریشر کورس کروائے جو اردو، انگلش اور فرنچ اور ان کی لوکل زبان میں ترجمہ کے ساتھ ہوئے۔ جس سے ان کی کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہوا۔ عہدیدارات کو چندے کا نظام اور لجنہ کے دستورِ اساسی کے قواعد وغیرہ سمجھائے گئے۔ شامل ہونے والے چوبیس 24 ممالک یہ تھے:

برکینا فاسو، بینن، الجیریا، مراکو، مالی، نائیجر، گھانا، ٹوگو، گیمبیا، گنی بساؤ، آئیوری کوسٹ، سیرالیون، ساؤ تومے، لائبریا، تنزانیہ، یوگنڈا، کینیا، ساؤتھ افریقہ، لیسوتھو، سوازی لینڈ، زمبابوے، ملاوی، ساؤتھ افریقہ، ایسواتینی شامل ہیں۔

صدسالہ جوبلی لجنہ کی تیاریاں

2015ء سے لجنہ صدسالہ جوبلی کی تیاریاں شروع ہوگئیں لجنات نے دینی علوم، تعلیم القرآن، ترجمہ وتفسیر میں ترقی کے لئے لجنات نے ترقیات کے لئے لائحہ عمل بنانے کے علاوہ حضور انور کی راہنمائی میں مساجد، بلڈنگز، ہسپتال، دفاتر لجنہ پر کام جاری ہے۔ کینیا کی مجنگو مجلس خلافت خامسہ میں قائم ہوئی۔ ممبرات نے صدسالہ جوبلی کے لئے چندہ دے کر وہاں مسجد تعمیر کروائی۔ اسی طرح یوکے کی لجنہ سیرالیون میں میٹرنیٹی ہسپتال قائم کر رہی ہے۔

لجنہ اماء اللہ کو ہنر سکھانے کا انتظام

شعبہ دستکاری کے تحت لجنہ کو ہنر سکھانے کی کاشیں بھی جاری ہیں۔ نائیجریا میں ممبرات کو پروفیشنل بیکنگ سکھائی گئی اور بیکری تعمیر کے مراحل میں ہے۔ اسی طرح لجنہ فیشن ڈیزائن اور کیٹرنگ کے کورسز کروائے گئے۔ لجنہ یوگنڈا چاول کی کاشت نیز فروٹ بیچنے کی سکیم پر کام کر رہی ہے۔

سلائی سکول کا قیام

عہد خلافت خامسہ میں لجنہ اماء اللہ پاکستان کی طرف سے سلائی سکول کے لیے تین منزلہ عمارت تعمیر ہو کر اس میں بچیوں کو سلائی سکھانے کے لیے کام جاری ہے جس میں کٹنگ کلاسز بھی ہوتی ہیں۔

طالبات کے لئے انعامات

انٹر نیشنل جلسہ سالانہ پر مختلف تعلیمی میدانوں میں نمایاں کامیاب لینے والی لجنات کو انعامات (awards) دیئے جاتے ہیں۔ مرکزی جلسہ سالانہ 2019ء یوکے میں پچاس50 سٹوڈنٹس کو ایواڈز دے کر حوصلہ افزائی کی گئی۔ جرمنی، امریکہ اور کینیڈا وغیرہ کے جلسہ ہائے سالانہ بھی ایسے انعامات دیئے جاتے ہیں۔

لجنہ کی والی بال اور بیڈ منٹن کی ٹیموں کے یورپین مقابلہ جات

خلافتِ خامسہ کے بابرکت دور سے یوکے میں یورپ کی بیڈ منٹن اور والی بال کی لجنہ کی نیشنل ٹیموں کے مقابلہ جات بھی کروائے جاتے ہیں۔ مختلف ممالک میں سپورٹس ڈے منعقد کیا جاتا ہے۔

عہدیداران کی نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک

خلافت خامسہ کے دور میں وصیت کرنے والی لجنات کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ صرف برطانیہ میں ہی 2022ء تک تین ہزار سات سو نواسی 3789 لجنات کو نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ لجنہ جرمنی کی کوشش ہے کہ وہ پچاس50 فیصد لجنہ کو امسال نظام وصیت میں اور جبکہ اگلے سال تک سو فیصد ی عہدیدارات کو شامل کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

ایم ٹی اے کے پروگرام

ایم ٹی اے کے پروگراموں کی تیاری میں یورپ کے ممالک کی ہر ٹیم سرگرم عمل ہے۔ لجنہ اماء اللہ یوکے، جرمنی، ہالینڈ، انڈونیشیا، گھانا، پاکستان۔ کبابیر لجنہ ایم ٹی اے العربیہ کے پروگراموں کی تیاری میں خاص کردار ادا کر رہی ہے۔

یورپ کی لجنات

معاشرے میں عورت کا تعمیری کردار، I am Muslim –Ask Me Anything، حجاب ڈے، خواتین کے حقوق، انٹر فیتھ پروگرامز، جہاد بالقلم، انٹر نیشنل وویمن ڈے، یومِ امہات و یومِ بنات کے پروگرام کا باقاعدگی سے انعقاد کرتی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کا صد سالہ لوگو

خلافت خامسہ میں جماعت کی مالی قربانی میں غیر معمولی ترقی

(i)وصایا

حضرت مسیح موعودؑ کا قائم فرمودہ نظام وصیت آپؑ کی زندگی کی آخری بابرکت تحریک ہے جو سارے جہاں کی دینی و دنیوی نجات کا ضامن ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو 2005ء میں نظام وصیت کے سو سال پورے ہونے پر موصیان کی تعداد پچاس ہزار اور خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی 2008ء تک کمانے والے افراد کے پچاس فیصد کو نظام وصیت میں شامل کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا جو اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے والے ہوں۔

خلافت خامسہ کے آغاز میں برصغیر (انڈیا، پاکستان، بنگلہ دیش) سے باہر موصیان کی تعداد چھ ہزار سے بھی کم تھی جو حضور انور کی تحریک کے بعد اب دس گنا بڑھ کر ساٹھ ہزار سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ اسی طرح کل موصیان کی تعداد اڑتیس ہزار سے بڑھ کر قریباً ڈیڑھ لاکھ چار گنا ہو چکی ہے اور موجود موصیان بشمول زیر کارروائی ایک لاکھ دس ہزار ہو چکے ہیں الحمدللہ۔ جماعت جرمنی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ بارہ ہزار چھ سو پچاس12650 موصیان کے ساتھ بیرونی ممالک میں اوّل نمبر ہے۔ نیز بڑی جماعتوں میں سے یہ وہ اولین جماعت ہے جس میں کمانے والوں کے پچاس فیصد نے نظام وصیت میں شامل ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کو پورا کرنے کا اعزاز پایا ہے۔ اس کے علاوہ لازمی چندہ جات میں احباب جماعت اپنی آمدنی کا چھ فیصد ادا کرتے ہیں اور اس قربانی میں بھی ہر جگہ خدا کے فضل سے کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔

(ii)تحریک جدید

تحریک جدید حضرت مصلح موعودؓ کی ساری دنیا میں تبلیغ اسلام پر مبنی تمنا کا وہ شجر سایہ دار ہے جو اب پھلوں سے لدرہا ہے۔

خلافت خامسہ کے عہد زریں میں دیگر طوعی قربانیوں میں تحریک جدید کی مالی قربانی میں بھی تائید الٰہی کی الگ شان نظر آتی ہے۔

خلافت خامسہ کے سال اول 2004 میں تحریک جدید چندہ کی کل وصولی اٹھائیس لاکھ اور بارہ ہزار 2812000 پاؤنڈ تھی اور شاملین کی تعداد تین لاکھ چوراسی ہزار پانچ سو 384500 تھی۔ چنانچہ خلافت خامسہ کے 19 سالہ دور میں چندہ تحریک جدید میں حیران کن حد تک اضافہ ہمیں نظر آتا ہے چنانچہ گزشتہ سال 2021 میں چندہ تحریک جدید کی وصولی قریباً چھ گنا اضافہ کے ساتھ پندرہ ملین پاؤنڈ سے زائد تھی۔ اسی طرح سال 2019 میں شاملین میں بھی چھ گنا اضافہ ہوا ان کی تعداد اٹھارہ لاکھ ستائیس ہزار 1827000 ہو گئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک

تحریک جدید میں احباب جماعت کی مالی قربانیوں کے نتیجہ میں دنیا بھر میں مساجد اور مشن ہاؤسز کا قیام اب 213 ممالک پر محیط ہو چکا ہے۔

(iii) وقف جدید

حضرت مصلح موعودؓ نے ابتداءً دیہات میں تعلیم و تربیت کے لیے یہ تحریک شروع فرمائی جو اپنے شیریں ثمرات عطا کر رہی ہے۔ اسی طرح عہد خلافت خامسہ کے آغاز میں 2004ء کے مالی سال جو وقف جدید کا سینتالیسواں 47سال تھا اس میں وقف جدید کی کل وصولی انیس 19 لاکھ چھہتر 76 ہزار پاؤنڈ اور مخلصین کی تعداد چار 4 لاکھ پندرہ 15 ہزار تک تھی۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ

”اس میں اگر کوشش کی جائے تو بچوں کے ذریعے سے ہی میرے خیال میں معمولی کوشش سے پوری دنیا میں چھ 6 لاکھ کی تعداد کا اضافہ کیا جا سکتا ہے تا کہ کم از کم وقف جدید میں دس 10 لاکھ افراد تو شامل ہوں۔ تحریک جدید کی طرح نئے آنے والوں کو بھی اس میں شامل کریں۔ بچوں کو شامل کریں، خاص طور پر بھارت اور افریقہ کے ممالک میں کافی گنجائش ہے۔“

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جنوری 2005ء)

چنانچہ حضور انور کی رہنمائی اور بابرکت تحریک ودعا کے نتیجہ میں دسمبر 2021ء تک وقفِ جدید کے چونسٹھویں 64 سال میں افراد جماعت کی مالی قربانی میں چھ گنا اضافہ ہو کر تعداد ایک کروڑ بارہ لاکھ ستتر ہزار 11277000 پاؤنڈز ہو گئی ہے۔ شاملین کی تعداد تین گنا ہو کر چودہ 14 لاکھ پینتالیس 45 ہزار ہو گئی ہے۔ دنیا کے اقتصادی حالات کو دیکھتے ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جنوری 2022ء)

آغاز میں وقف جدید کی مالی قربانی سے پاکستان کے دیہات میں خدمت کے جس سلسلہ کا آغاز ہوا تھا۔ خلافت خامسہ میں وہ بھارت اور افریقہ کے دیہاتوں تک ممتد ہو چکا ہے۔ عموماً وقف جدید کے چندے کا اکثر حصہ افریقہ کے ممالک پر خرچ کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"گزشتہ سال اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک سو ستاسی 187 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس کےع لاوہ افریقہ میں ایک سو پانچ 105 مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح ایک سو چوالیس 144 مشن ہاؤس قائم ہوئے جن کی اکثریت افریقہ میں ہے اور پینتالیس 45 مشن ہاؤس زیر تعمیر بھی ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں فوری طور پر ہم مشن ہاؤس بنا نہیں سکتے وہاں کرائے پر عمارتیں لی جاتی ہیں۔ افریقہ کے ممالک میں سات سو اکتیس 731 مشن ہاؤسز اور مربی ہاؤس کرائے پر لیے ہیں۔ دوسرے ایشین ممالک میں بھی چھ سو بتیس 632 مشن ہاؤسز کرائے پر ہیں تو بہت حال بتادوں کہ عموماً وقف جدید کے چندے کا اکثر حصہ افریقہ کے ممالک پر خرچ کیا جاتا ہے۔"

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جنوری 2022ء)

الغرض خلافت خامسہ کا دور جماعت کی ترقی کے لئے ایسا شاندار زمانہ ہے جو ہمیشہ تاریخ احمدیت میں یاد رکھا جائیگا۔

حضور کے عہد میں ہی تو ہم نے نامعلوم کتنی منازل طے کرنی اور چوٹیاں سر کرنی ہیں جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فلسطین کے احمدیوں سے ملاقات کے دوران جون 2021ء میں فرمایا تھا کہ

”جو ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو ہو رہی ہے اور جماعت جس طرح پھیل رہی ہے، ہر ملک میں اور ہر ملک کے کئی شہروں میں جماعت کی بنیاد پڑ گئی ہے، جماعت کا تعارف ہو گیا ہے، اور دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں بھی جماعت کا تعارف ہو گیا ہے جماعت کو پہلے سے زیادہ جانا، جانے لگ گیا ہے تو ہمیں امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ دس سال یا اگلے بیس پچیس سال جو ہیں جماعتی ترقی کے بہت اہم سال ہیں اور اس میں ہم دیکھیں گے کہ اکثریت حضرت مسیح موعودؑ کے جھنڈے تلے آجائے گی۔“
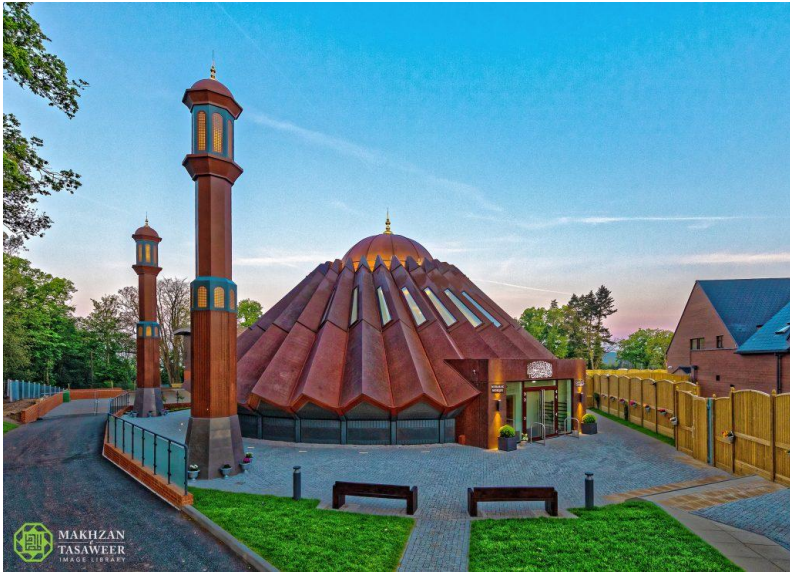
مرکز خلافت اسلام آباد اور ”مسجد مبارک“ کی تعمیر نو

پاکستان کے احمدیہ مخالف قوانین اور پابندیوں کی وجہ سے خلافتِ احمدیہ کو 1984ء میں ربوہ سے بیت الفضل لندن ہجرت کرنا پڑی جہاں جگہ کی تنگی کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کی رہائش اور مرکزی جماعتی دفاتر کے لئے جگہ کے کافی مسائل تھے۔ لندن میں دفاتر عارضی طور پر گھروں کو دفتر میں تبدیل کر کے تنگ کمروں میں مشکل سے گزارا ہو رہا تھا اور کام کی وسعت اور جگہ کی انتہائی کمی کے باعث نئی جگہ کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے اسلام آباد کی تعمیر نو کا یہ منصوبہ منظور فرمایا جو عہد خلافت خامسہ کا ایک تاریخ ساز کارنامہ ہے۔ جماعت برطانیہ کو اس منصوبہ کی تکمیل کی توفیق حاصل ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی لندن ہجرت کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اسلام آباد میں پچیس 25 ایکڑ زمین خریدنے کی توفیق دی تھی، بعد میں مزید چھ ایکڑ بھی اس میں شامل ہوگئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہاں باقاعدہ مرکز بنانے کا ارادہ تھا جس کی تکمیل کی سعادت 2019ء میں عہد خلافت خامسہ میں عطا ہوئی جو ایک تاریخ ساز کارنامہ ہے۔

ع کریں گے اہل نظر تازہ بستیاں آباد

الغرض اللہ تعالیٰ نے برطانیہ کی جماعت کو اسلام آباد میں ایک مرکز کی تعمیر کی توفیق دی اور حضرت خلیفۃ المسیح مورخہ 15 اپریل 2019ء کو بیت الفضل سے اسلام آباد اپنی رہائش منتقل فرمائی۔

اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح کی رہائش کے ساتھ یہاں مسجد مبارک کی نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب عمارت تعمیر ہوئی۔ اس کے علاوہ یہاں جدید سہولتوں سے آراستہ جماعتی دفاتر اور واقفینِ زندگی اور کارکنوں کے لیے گھر بھی تعمیر ہوئے ہیں۔

مسجد مبارک میں نمازیوں کی گنجائش کی جگہ تقریباً تین سو چودہ 314 مربع میٹر ہے جس میں پانچ سو 500 کے قریب نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح ہال میں ایک جگہ بارہ سو1200 اور دوسری جگہ ایک سو دس110 کے قریب افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ پھر ہال کے سامنے چھتا ہوا حصہ ہے جہاں تین سو300 افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یوں تقریباً دو ہزار کے قریب افراد کی گنجائش ہو گئی ہے۔

یہاں دفاتر کے لئے تین بلاکس (blocks) تعمیر کیے گئے ہیں جو پانچ دفاتر پر مشتمل ہیں ایم ٹی اے کا مرکزی دفتر بھی یہاں شفٹ ہو گیا ہے۔ جماعت کے مرکزی دفاتر جدید سہولیات سے آراستہ ہیں۔

اسلام آباد کے احاطہ میں جماعتی کارکنان کی رہائش کے لئے تیس 30 رہائشی کواٹرز کی تعمیر کی گئی ہے اسی طرح اس کے ساتھ ہی ارد گرد کے علاقوں میں احمدی افراد نقل مکانی کر رہے ہیں اور یوں بھی ''وسع مکانک'' کا الہام خلافت خامسہ میں بھی بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے۔

حدیقۃ المہدی کا قیام

خلافت خامسہ کے آغاز میں 2005ء میں یوکے میں جلسہ سالانہ کے لیے 208 ایکڑ پر مشتمل نئی مستقل جلسہ گاہ دو ملین پونڈز کی خریدی گئی جہاں ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ منعقد ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اس نئی جلسہ گاہ کا نام مورخہ 4 جولائی 2006ء کو ''حدیقۃ المہدی'' تجویز فرمایا۔

الحمد للہ کہ جماعت کی کامیابیوں کا یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ ترقیات آخری غلبہ کا عظیم الشان پیش خیمہ ثابت ہوں گی جن کی خبر دیتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے 1903 میں فرمایا تھا:

''تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰؑ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 67)

ہم وہ خوش قسمت ہیں جو تین صدیوں کے قریباً وسط کے زمانہ میں کھڑے ہو کر غلبہ دین حق کے یہ نظارے دیکھ کر کہہ سکتے ہیں

؎ ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
وعدے ہوئے وہ پورے کیے جو حضور نے

امر واقعہ یہ ہے کہ خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں تمکنت دین کا یہ وعدہ اس شان سے پورا ہوتے دیکھ کر ہر احمدی بے اختیار کہہ اٹھتا ہے:

؎ اگر ہر بال ہو جائے سخن ور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

پس ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ اس عظیم الشان خلیفہ کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے ہوں اور اپنی شبانہ روز دعاؤں اور ہر لحظہ ان کی صحت و عمر میں برکت کے لئے اور اس عہد میں مزید ترقیات اور کامیابیوں کے اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے لئے ان سے گہری دلی محبت کا تعلق قائم کر کے ان کے دامن سے وابستہ ہو کر ان برکات سے فیض پانے والے ہوں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

ع پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 8 جون 2022ء)

☼ ☼ ☼ ☼ ☼ ☼ ☼ ☼

مراجع و مصادر

خلافت خامسہ اور معیت الٰہی

قسط اول:

https://www.alfazlonline.org/11/06/2022/62505/

قسط دوم:

https://www.alfazlonline.org/23/06/2022/63233/

جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار

قسط اول:

https://www.alfazlonline.org/31/05/2022/61803/

قسط دوم:

https://www.alfazlonline.org/01/06/2022/61873/

قسط سوم:

https://www.alfazlonline.org/02/06/2022/61975/

قسط چہارم:

https://www.alfazlonline.org/03/06/2022/62012/

قسط پنجم:

https://www.alfazlonline.org/04/06/2022/62070/

قسط ششم:

https://www.alfazlonline.org/07/06/2022/62203/

قسط ہفتم:

https://www.alfazlonline.org/08/06/2022/62079/

ادارہ الفضل آن لائن لندن کی دیگر کتب

1. اسلامی اصطلاحات کا بر محل استعمال
2. ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک و شہر
3. جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کرداراور معیت الٰہی
4. کتاب تعلیم کی تیاری (زیر تکمیل)
5. ارشادات نور (زیر تکمیل)

☼☼☼☼☼☼☼☼